واعظین کے لیے لاجواب کتاب

اول

شانِ خطابت

مصنّف

مولانا عبدالرّسول چشتی

چشتی کتب خانہ جھنگ بازار ارشد مارکیٹ فیصل آباد

Marfat.com

شانِ خطابت

جلد اوّل

مولانا عبدالرسول چشتی صاحب

ناشر

نذیر احمد

Marfat.com

جُملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	شانِ خطابت اوّل
مصنّف	مَولانا عَبدالرسُول چشتی
پہلی بار	فروری سنہ ۱۹۹۳ء
تعداد	ایک ہزار
طابع	محمّد شفیق مجاہد
کتابت	خالد اقبال
صفحات	۳۲۰
ہدیہ	۱۰۵ روپے

ملنے کے پتے

خزینہ علم وادب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 7314169

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

آفس ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون: 646756 - 041

سب آفس: داتا دربار سونے کے دروازے کے بالمقابل گلی میں دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Marfat.com

فہرست

حضرت بابا فرید کا ذکر	۱۱
شہادت حضرت امام حسینؓ	۲۴
صغریٰ کا خط	۴۰
شوقِ شہادت	۴۰
عمرو بن سعد کی گستاخی	۴۱
علی کا شیر ظالموں کے نرغے میں	۴۳
العطش العطش	۴۴
امام کا گھوڑا بھی پانی نہیں پیتا	۴۵
تیروں کی بارش	۴۶
پیکرِ جلال	۴۶
صبر و استقامت	۴۷
خونِ اہلبیتؓ اور حدیث رسولؐ	۴۸
رُباعی	۵۱
معراج امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱
شہادتِ امام عالیؓ مقام	۵۳
حضرت امام حسینؓ کا گھوڑا	۵۷
شمر کی بے ادبی	۵۹
فریادِ زینب	۵۹
حضرت زینب کا پہرا	۶۰
ماہ صفر کا وعظ	۶۴
مصائب کا مہینہ	۶۵
ماہ صفر اور بیماری	۶۷
شکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۸
فراقِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۸
وصالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۷۰
مرضِ الموت	۷۰
اعرابی کی آمد	۷۳
اعرابی عزرائیل تھا	۷۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
جدائی حضرت فاطمۃ الزہراؓ	۷۵
حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری	۷۶
داتا دیتا ہے	۷۶
آپ کی لاہور میں آمد	۷۸
ولی اللہ سے ملا دیتا ہے	۷۹
راجہ کی پریشانی	۸۰
اصحابِ کہف کا کُتا	۸۲
دیوں کا پہرے دار	۸۳
جنید بغدادی اور مجوسی	۸۴
ابوالحسن نُوری کا واقعہ	۸۶
ربیع الاوّل شریف	۹۲
خلقتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۹۲
تخلیقِ اوّل	۹۳
روح بھی تو قلم بھی تو	۹۴
حضور کے نُور کے صدقہ سے نبیوں کو نبوتیں ملیں	۹۷

عنوان	صفحہ
نُورِ محمدؐ آدم سے پہلے	۹۸
عرش پر نامِ محمدؐ	۹۹
برکات نُورِ محمدؐ	۱۰۰
حضور کے نُور سے تمام دنیا بنی	۱۰۱
سراجاً منیرًا	۱۰۱
وہی اوّل وہی آخر	۱۰۵
حضرت عبدالمطلب کی پُشت میں حضورؐ کا نُور	۱۰۷
جانور بھی سجدے کرتے ہیں	۱۰۸
ہاتھی نے سجدہ کر دیا	۱۱۰
حضرت عبدالمطلبؓ کا خواب	۱۱۲
نُورِ محمدؐ ستر سورجوں سے زیادہ چمکدار	۱۱۲
نُورِ محمدؐ حضرت عبداللہ کی پُشت میں	۱۱۴
نُورِ محمدی کی برکت	۱۱۴
قریشی عورتوں کی آرزو	۱۱۶
حضرت آمنہ کے بطنِ پاک میں حضورؐ کا نُور	۱۱۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ایام حمل شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام	۱۱۸
حضرت آمنہ کو خوشخبری	۱۱۹
جانوروں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی	۱۲۰
نُوری بادل سایہ کرتے ہیں	۱۲۲
انبیاء اور فرشتوں کی مبارک باد	۱۲۲
نوبینوں میں جو معجزات ظاہر ہوئے	۱۲۴
اللہ نے سب کو لڑکے دے دیئے	۱۲۶
آتشکدہ ایران بجھ گیا	۱۲۷
بُت مُنہ کے بل گر گئے	۱۲۸
نُور کے آنے پر خدا کا حکم	۱۲۹
میلادِ مُصطفٰے پر شیطان کی آہ وزاری	۱۲۹
اللہ کا نُور	۱۳۰
نُور ہونے پر حضُور کا فرمان	۱۳۱
حدیثِ مُصطفٰے، تخلیقِ اوّل میرا نُور ہے	۱۳۱
سیدہ آمنہؓ کی گواہی	۱۳۲

عنوان	صفحہ
جبریل نے جھنڈے لگا دیئے	۱۳۲
دنیا نُور سے بھر گئی	۱۳۳
آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ کا عقیدہ	۱۳۳
جبرائیل علیہ السلام کا عقیدہ	۱۳۳
اُم المومنین حضرت عائشہ کا عقیدہ	۱۳۵
حضرت ابن عباسؓ کا عقیدہ	۱۳۶
حضرت حسان کا عقیدہ	۱۳۷
بنی نجار کی لڑکیوں کا عقیدہ	۱۳۸
مصر کی عورتیں اور نورِ محمدؐ	۱۴۰
اُم المومنین حضرت عائشہ کی عرض	۱۴۳
واقعہ حضرت یوسف بن حسین رازی	۱۴۶
مُلا علی قاری کا عقیدہ	۱۴۸
حضرت حلیمہؓ کا عقیدہ	۱۴۹
مولانا سعدیؒ کا عقیدہ	۱۵۱
مولانا رُومی کا عقیدہ	۱۵۱
مولانا غلام رسُولؒ کا عقیدہ	۱۵۲
پیر مہر علی گولڑوی کا عقیدہ	۱۵۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ	۱۵۳
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ	۱۵۴
عامر کا خواب اور اُسکی لڑکی کا عقیدہ	۱۵۵
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نُوری چاند دیکھا۔	۱۵۸
ابنِ زغر سوداگر نے یوسفؑ کو نُوری چاند دیکھا	۱۶۱
پھر حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نُور جانتے تھے۔	۱۶۲
نُور کے مُنکر	۱۶۳
حضرت عبدالمطلب کی دُعا	۱۶۵
خاص ولادت حضور پرنُور سید المرسلینؐ	۱۶۵
حضرت آمنہؓ کا بیان	۱۶۷
حضرت جبرائیل کا دُودھ کا پیالہ پیش کرنا	۱۷۰
حضرت عبدالمطلب کا حضُور کی زیارت کے لئے آنا،	۱۷۲

عنوان	صفحہ
پریشانی حضرت حلیمہؓ کی	۱۷۶
حلیمہؓ کا خاوند کو حضُور کی تعریف سنانا	۱۷۸
حلیمہؓ کو غائب سے مبارکباد	۱۸۰
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹنی پر سوار ہونا	۱۸۱
نعت شریف	۱۸۴
حضُور کا حلیمہؓ کے گھر آنا	۱۸۶
حضور کا بکریاں لے کر جنگل جانا	۱۸۹
حضرت حلیمہؓ کا حضُور کو واپس کرنا	۱۹۲
ابوجہل کو اُونٹنی کا جواب	۱۹۵
حضُور کے وسیلہ سے بارش	۱۹۶
حضرت عبدالمطلبؓ کی وفات	۱۹۸
حضُور کا ابوطالب کے پاس رہنا	۲۰۰
حضرت ابوطالب کا تجارت کیلئے جانا	۲۰۳
راہب کی دعوت	۲۰۴
حضُور کا خدیجہؓ الکبریٰ کے پاس نوکری کرنا	۲۰۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
راہب کا کلمہ پڑھنا	۲۰۸
راستے میں معجزات ظاہر ہوئے	۲۱۰
نکاح کی خواہش	۲۱۲
حضورؐ کے میلاد پر خرچ کرنے سے جنت ملتی ہے	۲۱۶
حضورؐ کے میلاد پر خرچ کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں	۲۲۲
میلاد پاک پر خرچ کرنے والے کے گھر آقائے دو عالم تشریف لاتے ہیں	۲۲۵
حضورؐ کا میلاد کرنے سے جنت ملتی ہے	۲۲۹
میلادِ پاک کے متعلق حضرت امام شافعی کا بیان۔	۲۲۹
ماہ ربیع الثانی کا وعظ	۲۳۱
غوثِ اعظم کی ولادت	۲۳۱
چھوٹی عمر میں غوثِ اعظم کی کرامت	۲۳۴
ایک لڑکی کو باپ سے ملانا	۲۳۷
ایک مریدنی کی مدد فرمانا	۲۳۹
ایک قافلے کی مدد فرمانا	۲۴۰
غوثِ پاکؓ نے ایک آدمی کی مدد فرمائی	۲۴۲
غوثِ پاکؓ کا نام مبارک قبر میں بھی کام آتا ہے	۲۴۷
غوثِ اعظم کا منکر اچھی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے	۲۴۹
حضرت غوث اعظم کا علم ظاہری باطنی	۲۵۲
حضرت غوث اعظم کی نظر پاک	۲۵۲
اسی طرح ایک عورت کی قسمت لوح محفوظ پر آپ نے دیکھی۔	۲۵۵
غوثِ پاکؓ نے ایک عورت کو سات لڑکے عطا کئے	۲۵۷
حضرت غوثِ پاک کی کرامت	۲۵۹
حضرت غوثِ اعظم کے والد ماجد۔	
کا نسب	۲۶۴
آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ	۲۶۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضرت غوث اعظم کے باپ کی پرہیزگاری	۲۶۵
عبادتِ غوث اعظم	۲۶۸
غوث اعظم سے محبت اور نسبت	۲۷۰
حضرت غوث اعظم کی بات دربارِ خداوندی میں فوراً منظور	۲۷۲
غوث پاک کی دعا سے لڑکی لڑکا بن گیا	۲۷۵
حضرت غوث پاک کے علم کے سامنے علامہ ابن جوزی کی حیرانگی	۲۷۷
غوث پاک کے علم کے سامنے بغداد کے فقہی حیران	۲۸۰
غوث الاعظمؓ کی نظر نے چور قطب بنا دیا	۲۸۱
غوث اعظم کا حکم ماننے والا ولی بن گیا۔	۲۸۳
حضرت غوث اعظمؓ کی کرامت	۲۸۹
غوث پاک کا علم اور سخاوت	۲۹۲
حضرت غوث اعظم کا نام لینے سے مشکل حل ہو جاتی ہے	۲۹۶
غوثِ اعظم نے زندہ کو مردہ کر دیا	۳۰۰
حضرت غوث اعظم مردے کو زندہ کر سکتے ہیں	۳۰۲
حضرت غوث اعظمؓ کی کرامت	۳۰۵
حضرت غوث پاک نے اپنے مرید کا لڑکا شیر سے بچا لیا۔	۳۰۸
ایک اور واقعہ ملاحظہ کریں	۳۱۰

Marfat.com

عنوانات فہرست

ماہِ محرّم	صفحہ
حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ تا ۲۳
شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام	۲۴ تا ۶۳

ماہ صفر

ماہ صفر کے واقعات	۶۴ تا ۷۵
حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	۷۶ تا ۹۱

ماہ ربیع الاوّل

خلقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲ تا ۹۱

ماہ ربیع الثانی

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	۲۳۱ تا ۳۱۲

Marfat.com

بہشتی دروازہ بابا فرید علیہ الرحمۃ تالکتن شریف

حضرت بابا فرید کا ذکر محرم المحرام کا وعظ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط.

واتبع سبیل من اناب الیّ : اے انسان تو اُس شخص کے راہ کی پیروی کر جس نے اپنا دل میری طرف پھیر رکھا ہے یعنی اُس کے مذہب وعقیدے پر چل اور اُس کے در پر حاضر ہوتا رہ کہ تمہیں میرے در تک رسائی ہو جائے.

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ.

اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور تلاش کرو وسیلہ میری طرف آنے کا. کیونکہ. ؎

یار نہیں ملدا کامل باجھوں لکھ کرے کوئی حیلے
رب نہ ملدا ہرگز یارو باجھوں نیک وسیلے
لکھیا دبستغوا وسیلہ قرآن اندر باجھ وسیلے نہ راضی رحمٰن ہووے
ہے حافظا قرآن بھاویں عالم فاضل باجھ وسیلے نہ کجھ عرفان ہووے
منکر پچھن گے دن حشر دے نوں باجھ وسیلے نہ رب پچھان ہووے

Marfat.com

عبدالرسول وسیلہ ہے جد بندہ تاں پھر اوہ متطور انسان ہووے

اسی لیئے جو انسان ایمان دار ہیں پانچ محرم شریف کو اپنا وسیلہ سمجھتے ہوئے پاکپتن شریف بہشتی دروازے کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں کیونکہ یہ بہشتی دروازہ ایک کامل کی زبان پاک سے نکلا ہوا ہے۔

یہاں پر واقعہ بیان فرمائیں ایک دفعہ بابا فرید شکر گنج رح پاکپتن والی سرکار طالب علموں کے لیئے روٹیاں پکوانے کو تنور پر گئے اور وہاں جاکر سنا کر منادی کرنے والا کہہ رہا ہے اے لوگو! آج شہر میں حضرت نجم الدین کبریٰ کی آمد ہے جس نے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ لیا اور زیارت کرلی وہ بہشتی بن جائے گا۔ حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ یہ سنتے ہی دائی سے کہنے لگے کہ آج مجھے بہت جلدی ہے لہذا روٹیاں جلدی لگا دے چنانچہ دائی نے روٹیاں لگا دیں اور آپ لے کر واپس آگئے۔

روٹیاں دے کر اپنے مرشد کی خدمت میں جاکر بیٹھ گئے تو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے فرید تو نے شہر میں کچھ سنا ہے عرض کی حضور میں نے سنا ہے آپ نے فرمایا کیا سنا ہے تو حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ نے عرض کی حضور منادی والا کہہ رہا تھا کہ آج شہر میں حضرت نجم الدین کبریٰ کی آمد ہے جس نے ان کا چہرہ مبارک دیکھا وہ بہشتی بن جائے گا یہاں پر حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اے فرید پھر آپ نے کیوں نہیں دیکھا یہ سنتے ہی حضرت بابا فرید کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تو جب آپکے مرشد پاک نے آپکی طرف دیکھا تو آپ رو رہے ہیں قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اے فرید تم رو کیوں رہے ہو میں نے تو صرف یہی کہا ہے کہ تم نے حضرت نجم الدین کبریٰ کا چہرہ مبارک کیوں نہیں دیکھا تو اسی وقت بابا فرید الرحمۃ نے عرض کی کہ حضور میں نے تو یہ آنکھیں صرف اپنے مرشد کو دیکھنے کے لیئے رکھی ہوئی ہیں نہ کہ غیر کے لیئے اور ساتھ ہی عرض کی حضور میرے دل

Marfat.com

میں تو یہ تمنا ہے کہ یہ آنکھیں ہی نہیں بلکہ تمام جسم آنکھ ہو اور میں اپنے مرشد پاک کو دیکھتا رہوں اور پھر یوں عرض کی۔

الف ایہ تن میرا چشمہ ہووے میں مرشد دیکھ نہ رجاں ہو
لوں لوں دے وچ ٹڈھ ٹکھ ٹکھ چشماں اِک کھولاں اِک کجاں ہو
اتناں ڈِٹھیاں مینوں صبر نہ آوے ہور کتے ول بھجاں ہو
مرشد وا دیدار یا حضرت بابو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

تو یہ سنتے ہی حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وجد میں آ گئے اور فرمایا اے فرید کیا کہتے ہو اے فرید اگر میرے متعلق آپ کا یہ عقیدہ ہے تو پھر سن جس نے حضرت نجم الدین کبریٰ کا چہرہ پاک دیکھا وہ بہشتی ہے تو جو آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ کے پاؤں مبارک کی طرف سے گزر گیا وہ بھی بہشتی ہے اور پھر ایک ہی نظر سے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا ہی بدل دی یعنی چودہ طبق آپ کے لئے روشن ہو گئے یہ دیکھتے ہی بابا فرید صاحب سے یوں کہا ہے۔ ؎

ک کامل مرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگن چھٹے ہو۔
نال نگاہ دے پاک کریندا وچہ سبھی صابون نہ رکھتے ہو
میلیاں تھیں کریندا چٹا وچہ ذرہ میل نہ رکھے ہو۔
ایسا مرشد ہووے بابو جیہڑا لوں لوں دا لوچہ جانے ہو

چنانچہ آج دیکھ لو پاکپتن شریف پانچ محرم کو لوگ بہت محبت سے پہنچتے ہیں کہ یہ واقعی بہشت کا دروازہ ہے کیونکہ ایک مردِ خدا حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ پاک سے نکلا ہوا ہے جنہوں نے اپنا دل خدا کی طرف پھیر رکھا ہے اور جن کی زبان پاک سے خدا بولتا ہے وَلِسَانُہُ الْحَقُّ یَنْطِقُ بِہَا۔ اس حدیث

Marfat.com

شریف کا ترجمہ مولانا رومی نے یوں کیا ہے؛ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ شود

ولی خدا دے بھانڈا ابھر سے پاؤن غیر حضوروں

نال نگاہ دے پاک کر ینڈے پُر کر دینے نوروں

کیونکہ اُن کی نگاہ میں خدا کی طاقت ہوتی ہے۔:

دَبَصَرَہ الَّتِیْ یُبْصِرُ بِھَا۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۱ ہندی شریف جلد ۲ ص ۹۶۳

ایک کرامت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائیں ایک دفعہ حضرت بابا فرید رح

ایک کسان کی زمین سے گزرے تو اُسی کسان نے آپ کو دیکھ لیا کہ حضرت بابا فرید رح

تشریف لائے ہیں جلدی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قدم بوسی کی بعد میں

عاجزی سے عرض کی کہ اے بابا فرید علیہ الرحمۃ میں غریب ہوں اور یہ میری زمین

کلر ہو گئی ہے اس میں کھیتی نہیں ہوتی آپ حضور اللہ تعالےٰ جل شانہ، کے ولی ہیں

میرے لیئے بھی دُعا فرمائیں کہ اس زمین سے مجھے فائدہ ہو تو آپ کو اُسکی عاجزی

پر رحم آگیا فرمایا بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اے اللہ تعالیٰ کے بندے کیا کہتے ہو اُس

نے عرض کی حضور مجھے اس زمین سے فائدہ ہو تو آپنے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اٹھایا

اور اس پر کلمہ طیب پڑھا جب آپ نے زمین پر پھینکا تو زمین فوراً سونا بن گئی ؎

ولی ربانے پاک زبانوں کلمہ پاک الایا

مٹی سونا بن گئی فوراً کلمے رنگ دیکھایا

بس آپ یہ کرامت دکھاتے ہوئے وہاں سے گزر گئے اور کسان بہت خوش

ہوا کہ اب سونا بنانا ہاتھ میں آگیا ہے۔ یہ کلمہ پاک تو مجھے بھی آتا ہے جو حضرت بابا

فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھ کر زمین کو سونا بنا دیا لہذا آزمائش کے طور پر زمین سے

ایک ڈھیلا اٹھایا اور کلمہ طیب پڑھنے لگا جب زمین پر پھینکا تو مٹی کی مٹی ہی رہی

Marfat.com

سونا زین سکی پھر دوبارہ اُسی طرح کیا تو مٹی سونا زین سکی تیری بار پھر اُسی طرح کیا مگر سونے سے محروم رہا ۵۔

ٹر گئے جد حضرت اوتھوں جٹ پھر سے تجربے کیدا۔

پر مٹی سونا ہووے نائیں بہتے کلے پڑھدا

جب زمین سونا زین سکی تو وہ دوڑا اور حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گرا اور عرض کی حضورؒ آپ نے کلمہ پاک پڑھ کر ڈھیلا زمین پر پھینکا تو زمین فوراً سونا بن گئی لیکن میں نے ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ کلمہ پاک پڑھ کر ڈھیلا زمین پر پھینکا مگر زمین سونا نہیں بنتی تو آپ یہ سن کر وجد میں آگئے اور فرمایا اگر تو بھی زمین کو سونا بنانا چاہتا ہے تو رب کے قرآن پر عمل کر و تبع سبیل من اناب الیی اسے انسان تو اس شخص کے راہ کی پیروی کر یعنی اُسکی غلامی اختیار کر جس نے اپنا دل میری طرف پھیر رکھا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ کسی اللہ والے کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال اور پھر دیکھ کہ زمین سونا بنتی ہے یا نہیں۔ ؎

جے توں چاہویں قرب حضوری بن کامل دا بردا۔

کامل دی اک پاک نگاہوں دور ہووے کلمہ پردا

اے اللہ تعالےٰ کے بندے کلمہ پاک وہی ہے جو آپ نے پڑھا ہے۔ لیکن وہ زبان فرید کی نہیں فرید کی زبان تو یہ ہے کہ جس کے متعلق حکم خداوندی یوں ہے ولسانہ اتبق وینطق بھا! میں ان کی زبان بن جاتا ہوں جس کے وہ بولتے ہیں اور پھر یوں فرمایا۔ ؎

بابا بے شک اکمل کامل مخزن نور الٰہی۔

زبان فریدی جیکر ہوندی دیر نہ لگدی کائی۔

خطبات رضویہ مصنف حافظ غلام مہر علی صاحب گولڑوی صفحہ نمبر ۱۵۔

Marfat.com

اسی طرح آپ کی ایک اور کرامت ہے کہ ایک دفعہ آپ کا لنگر ختم ہو گیا اور مہمان بہت آ گئے مریدوں نے عرض کی حضور مہمان بہت آ گئے ہیں لیکن لنگر میں کوئی چیز کھانے کے لیئے نہیں یہاں پر حضرت بابا فرید رح نے فرمایا آپ کوئی فکر نہ کریں جب کھانے کا وقت ہو تو مجھے بتانا یہ سنکر مریدین خوش ہو گئے جب کھانے کا وقت ہوا تو غلاموں نے عرض کی حضور اب کھانے کا وقت ہو گیا مگر ابھی تک کوئی چیز پکانے کے لیئے مہیا نہیں کی گئی آپنے فرمایا کوئی فکر نہ کریں دیگیں آپ چولہوں پر رکھیں اور آگ جلائیں جب پانی گرم ہو جائے تو مجھے بتانا غلاموں نے ایسا ہی کیا جب پانی گرم ہو گیا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی حضور اب تو پانی بھی گرم ہو گیا مگر کوئی چیز نہیں جو دیگوں میں ڈال دیں تو اُس وقت آپ حضور وہاں تشریف لے گئے اور سورہ اخلاص پڑھ کر ایک دیگ میں پھونک ماری یعنی دم کیا اور فرمایا بند کر دو۔ اسی طرح تمام دیگوں میں سورہ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری پھر جب دیگیں کھولیں تو قدرت سے تو کہیں گوشت پکا ہوا ہے اور کہیں حلوا تیار ہے اور کسی میں زردا پلاؤ پکا ہوا ہے، کیونکہ ؎

ولی ربانے پاک زبانوں پاک کلام الائی
سب مریدہماناں تائیں کرامت آن دیکھائی۔

یہ کھانا قدرتِ الٰہی سے پکا ہوا بہت لذیذ اور مزیدار خوشبو سے معطر تھا۔ مریدین کھا کر بہت خوش ہوئے ؎

قدرت تھیں وچہ دیگاں پکیا کھانا بہت لزیزاں۔
کھا کر کھانا قدرت والا کیتی خوشی مریداں۔

ہاں تو وہاں پر ایک مولوی صاحب بھی کھڑے تھے جو کہ اُس کسان کی طرح سمجھ رکھتے تھے جب مولوی صاحب گھر گئے تو اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ آج تمام محلے یا چک کی دعوت ہم کریں گے یہاں پر اُس کی بیوی کہنے لگی مولوی صاحب ہمارے

Marfat.com

گھر تو آٹا بھی نہیں دعوت کس کی لگائیں گے مولوی صاحب کہنے لگے تو کوئی فکر نہ کر تمام محلے والوں کی دعوت کہہ دو کہ آج تمہاری دعوت ہمارے گھر ہے یعنی مولوی صاحب نے آج دل بہت کھلا کیا ہوا ہے لہذا ہمارے گھر کھانا کھانے کے لیئے تشریف لانا جب کھانا کھانے کا وقت آیا تو مولوی صاحب کی بیوی نے عرض کی حضور اب تو کھانا کھانے کا وقت ہو گیا۔ مگر اب تک آپ کوئی چیز نہیں لائے یہاں پر مولوی صاحب نے کہا تم فکر نہ کرو چولھے پر دیگ رکھ دو۔ جب پانی گرم ہو جائے تو مجھے پکار لینا بیوی نے ایسا ہی کیا جب پانی گرم ہوا جا کر عرض کی حضور مولوی صاحب اب تو پانی بھی گرم ہو گیا مولوی صاحب یہ سن کر بڑی خوشی سے وہاں تشریف لے گئے اور سورہ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری پھر فرمایا بند کر دو۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دیگ کھولی تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں پانی کا پانی ہی پڑا ہے۔ ؎

ماری پھوک زبانوں اُس نے پڑھ کلام ربانی۔

کھولی دیگ جاں دیکھن کارن پانی وانہی پانی۔

ادھر سارا محلہ دعوت کھانے کے لیئے آ گیا مولوی صاحب کی بیوی کہنے لگی حضور جلدی کریں اُس نے پھر سورہ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری اور فرمایا بند کر دو۔ جب دیکھا تو پانی اسی طرح کئی دفعہ کیا مگر کھانا تیار نہ ہوا مولوی صاحب حیران ہو کر کہنے لگے ٹھہرو میں حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ کر ابھی آیا ہاں تو مولوی صاحب بابا فرید رح کی خدمت پاک میں بڑی پریشانی کے عالم میں حاضر ہوا اور جا کر عرض کی حضور آپنے تو اُس وقت دیگوں میں سورہ اخلاص پڑھ کر پھونک ماری تو سب میں کھانا تیار ہو گیا مگر میں نے تو ایک دفعہ ہی نہیں بلکہ بہت دفعہ سورہ اخلاص پڑھ کر دیگ میں پھونکا ہے جب دیکھا تو پانی ہی نظر آیا کھانا نہیں تیار ہوا ادھر سب محلے کے لوگ دروازے پر بیٹھے ہیں۔ حضور اب میں کیا کروں یہ سنتے ہی حضرت بابا فرید رح پر رقعت

Marfat.com

طاری ہوگئی اور فرمایا مولوی صاحب اگر آپ بھی ایسا کرنا چاہتے ہیں تو پہلے کسی اللہ والے کی غلامی اختیار کرو۔ ؎

اگر تیری تمنا یہ ہے تو کر خدمت فقیروں کی
حالات بدل دیتی ہے دُعا روشن ضمیروں کی۔

پھر دیکھو کہ ایسا ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ۔

ولی خدا دے مجانڈا بھر کے پاون خیر حضوراں
حالت بدل بندے دی دیندے پُر کر دیتے نوراں

یہاں پر علامہ اقبال یوں فرماتے ہیں؛

کیمیا پیدا کن از مشت گلے!
بوسہ زن بر آستانے کاملے

یعنی اے انسان اگر تو بھی ایسا کرنا چاہتا ہے تو اللہ والوں کی چوکھٹ پر بوسہ دے یعنی ان کی غلامی اختیار کر پھر دیکھ کہ تم سے بھی ایسا ہوتا ہے یا نہیں ضرور ہوگا۔ کیونکہ۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی۔

اس لیے آپ کو بابا فرید رح گنج شکر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ آپ باہر تشریف رکھتے تھے وہاں پر ایک سوداگر گزرا جس نے اونٹوں پر شکر کی بوریاں لادی ہوئی تھیں اور آپ شکر کے بہت شوقین تھے آپ نے اس تاجر سے پوچھا اونٹوں پر کیا لدا ہوا ہے اس نے یہ سمجھ کر کہا کہ یہ فقیر آدمی ہے سوال ضرور کرے گا۔ کہنے لگا کہ نمک بوریوں میں بھرا ہوا ہے آپ نے جب یہ سُنا تو فرمایا اچھا نمک ہی ہوگا وہ شکر بوریوں میں نمک ہوگئی ؎

عجب کلام اولیاء اللہ قضاء کا تیر ہوتا ہے۔

Marfat.com

نکل جاتا ہے جب منہ سے تو وہ اکسیر ہوتا ہے۔

جب وہ سوداگر گھر گیا اور بوریوں کو کھولا کیا دیکھتا ہے کہ شکر کی بجائے نمک نکلا اور پھر وہاں سے ہی دوڑتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر عرض کی حضور میں نے غلطی کی اور اپنی کوشش سے محروم ہوا اور آپ میری مدد فرمائیں ؎

بے آسے جو در پر آون پاون آس مراداں
کدی نہ خالی مڑیا کوئی جو کرے فریاداں

آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور پھر فرمایا اچھا اسی طرح یہاں سے آپ اونٹوں پر بوریاں رکھ کر گزریں۔

جب میں پوچھوں کہ اونٹوں پر کیا لدا ہوا ہے تو تم نے کہنا ہوگا کہ شکر لدی ہوئی ہے تو انشاء اللہ میرے رب کی قدرت سے اور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تمہاری مراد پوری ہو جائے گی۔

چنانچہ اس تاجر نے ایسے ہی کیا جب آپ نے پوچھا کہ اونٹوں پر کیا لدا ہوا ہے تو وہ کہنے لگا۔ حضور شکر آپ نے فرمایا اچھا شکر ہی ہوگی چنانچہ کھول کر دیکھا تو شکر ہی تھی یہ کرامت آپ کی دیکھ کر تاجر دل میں بڑا خوش ہوا اور آپ کے حق میں یوں لکھا ؎

خوش ہویا اور دلوچہ دیکھ اپنا خزانہ
کہن لگا اے لوکو بابا ہے شہر دا خزانہ
شکر دوں لون تے لونوں شکر بابے جد آلایا
ایہہ رتبہ ہے گنج شکر نے رب اپنے بھیں پایا۔

اور پھر اس سوداگر نے دل سے توبہ کی کہ آج کے بعد میں اللہ والوں سے ایسا کبھی نہ کہوں گا۔ کیونکہ یہ سب کچھ جانتے ہیں؟

Marfat.com

اِتَّسَوَّمَ بِهٰذَا اُسْوَۃُ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ

نُورِ حق ظاہر بود اندر ولی ! ؎

نیک بیں باشی اگر اہلِ ولی

اور پھر بابا فرید رح یہیں سے ہی گنج شکر کے نام سے مشہور ہو گئے یہ واقعہ لوگ مختلف الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

ایسے رتبے آپ کو کیسے حاصل ہوئے۔

حضرت بابا فرید رح نے وَتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ پر عمل کیا ہوا تھا ایک دل تو کیا آپ پورے رب کی طرف رجوع کر چکے تھے آپ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی اس قدر عبادت کرتے تھے کہ آپ کو لوگ کہتے ہیں زہد الانبیاء چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی عبادت کنوئیں میں کچی سوت کی تندیر لٹک کر کرتے رہے

باراں سال ایسے عبادتِ خداوندی کی پھر آواز آئی اے فرید ابھی منظوری نہیں تو آپ پھر باراں سال لٹکے رہے۔ ؎

باراں تے باراں جوگی سالاں لٹکیا کچی تند پا کے

دربار حاجی شیر تندر بور سے دُسے کھوہ ویکھیا اکھیں جا کے

میں نے سنا ہے کہ اسی وقت آپ کے ساتھ ایک ایالی بھی پاؤں میں بہت موٹا رسہ ڈال کر کوئیں میں لٹک گیا کیونکہ اس نے بھی وَتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ پر عمل کیا جس وقت حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ کی منظوری ہوئی تو آپ نے اس ایالی کے بارے میں عرض کی یَا اللّٰہ اے خالق و مالک یہ بھی آپ کے حکم کے مطابق میری راہ پر یعنی مرے طریقے پر چلا اس کو بھی منظور کر بعد میں آپ نے اسکی طرف دیکھا تو اسکی پہلی حالت ہی بدل دی کیونکہ وہ یقین کامل کے ساتھ ہی لٹکا رہا اور بابا فرید رح کی طرف دیکھتا رہا۔

Marfat.com

؎ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اُسکی زنجیر ایسی کٹی کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے بابا فرید علیہ الرحمۃ کے صدقہ سے اُسکو ولایت عطا کردی

میں سنیا پاؤں کھڑ پا کے لٹکیا ایک ایالی ۔
صدقہ بابے گنج شکر دا ولایت رب تھیں پالی نے پالی

مَعلوم ہوا کہ اللہ والوں کی راہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ بڑے اِنعام کرتا ہے ۔ اور پھر اللہ والوں کی نظر سے اِنسان کی حالت بدل جاتی ہے جو کچھ اِن اللہ والوں سے مِلتا ہے بڑے بڑے بادشاہوں سے بھی نہیں مل سکتا یہ اللہ والے ایک ہی نظر سے ولایت دے دیتے ہیں اور مدینے والی سرکار کی زیارت سے مشرف فرما دیتے ہیں اور پھر بندہ پرہیز گار بن جاتا ہے یہ چیزیں بادشاہوں سے نہیں مل سکتیں

نہیں ملتا یہ گوہر — بادشاہوں کے خزینے میں ۔
نظرِ اک سے ہی دیتے ہیں پہنچا سوہنے مدینے میں

یہ نعمت گر تو چاہتا ہے تو کر خدمت فقیروں کی
ہے حالت کو بدل دیتی۔ نظرِ روشن ضمیروں کی

یہاں پر ایک کرامت بابا فرید علیہ الرحمۃ کی ملاحظہ فرمائیں ۔
بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی کی شادی ایک ایسی عورت سے ہوئی جو کہ قرآنِ پاک کی حافظہ تھی جب اُن کی ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگی دیکھ میں قرآن پاک کی حافظہ اگر تو بھی حافظ ہوتا تو کتنی اچھی بات تھی ہم دونوں اسکی برکت سے جنت میں جاتے کیونکہ ۔ ؎

Marfat.com

ایہ قرآن نورانی شیشہ رب وا راہ دکھاوے
جو کوئی اُس پر عمل کماوے سِدّھا جنّت جاوے

بس یہ بات اُسکو تیر کی طرح لگی اسی وقت واپس ہوگیا بڑی کوشش کی یہ قرآن پاک حفظ ہو جائے مگر محروم رہا آخر پریشانی کی حالت میں اور بڑی عاجزی سے بابا فرید رح کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور روتے ہوئے یوں عرض کی۔ ؎

بے آسے جو در پر آون پاون اُس مراداں
کدی نہ خالی مڑیا کوئی جو کرے فریاداں۔

بابا فرید علیہ الرحمۃ نے پوچھا اے اللہ کے بندے تم کیا چاہتے ہو۔ تب عرض کی اس نے حضور میں نے قرآنِ پاک نہیں پڑھا اور میری بیوی قرآن پاک کی حافظہ ہے اور اُس نے مجھے ایسے کہا ہے میں نے بڑی کوشش کی ہے مگر کامیاب نہیں ہوا عاجز ہو کر آپ کی خدمت پاک میں حاضر ہوں آپ حضور کرم کریں ؎

کرم کرو تسی میرے اُتے رو کر آکھ سنایا۔
تاں بھر دریا ولائت والا جوشاں اندر آیا۔

آپ نے فرمایا اُسکو جب میں صبح کی نماز پڑھاؤں تو تم نے پہلی صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا ہوگا۔ چنانچہ اُس آدمی نے ایسے ہی کیا حضرت بابا فرید رح نے دائیں طرف سلام پھیرا تو دائیں طرف والے آدمی سارے حافظ ہوگئے اور بائیں طرف والے آدمی ناظرے ہوگئے اور پھر وہ آدمی حفظِ قرآن سے اپنی جھولی بھر کر یوں بولا۔

اللہ والے کرم تھیں بھرن جھولیاں۔
سجدی اوتھے نہ جاوے تے میں کی کراں

Marfat.com

۵. نظر اِک تھیں ایہہ دیندے نے سب نعمتاں
ملاّں اوتھے نہ جاوے تے میں کی کراں

بس وہ قرآن پاک حِفظ کر کے گھر واپس ہوا معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے در پر سب کچھ ملتا ہے۔

Marfat.com

شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہادت کا اگر مکمل واقعہ پڑھنا ہو تو بندہ کی کتاب مشہادتِ شبیر بتصویر بدرِ منیر پڑھیں اس میں مفصل واقعہ ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ط۔

کہہ دو اے میرے پیارے محبوب میں اس پر تم سے کچھ مزدوری اور اُجرت نہیں طلب کرتا۔ مگر قرابت کی محبت یعنی میں تم سے وعظ و نصیحت کرنے پر کچھ مانگتا نہیں مگر اپنی اہل بیت کی محبت چاہتا ہوں یعنی میری آل اور اولاد سے محبت کرنا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ، کا فرمان اور نبی اکرم حبیب اکرم شفیع معظم کی نصیحت آپ نے سُن لی لیکن جس امت نے آپ کی اہل بیت آل اور اولاد کے ساتھ محبت کی وہ آپ سب کو معلوم ہے اور یہاں پر بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

جب میدانِ کربلا میں بظاہر کوئی مددگار نہ رہا سوائے ایک بیٹے زین العابدینؒ کے وہ بھی بخار سے جل رہا ہے باقی لُٹی پٹی مستورات وہ بھی تین دن کی بھوکی پیاسی زندہ ہیں مگر زندگی اُن کے حال پر رو رہی ہے۔ اچانک شمر لعین کی آواز آئی حسینؓ میدان میں آؤ اب کس کا انتظار ہے اب تمہارے لیئے جان ضائع کرنے والا

Marfat.com

کوئی باقی نہیں اب سہارے تلاش نہ کرو۔ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے شمر کی یہ بات سُنی تو اپنی بہن سیّدہ زینبؑ کو نصیحت کرنی شروع کر دی اور پھر یوں فرمایا اے میری پیاری بہن سیّدہ زینبؑ جب میں اہلِ جفا سے بعالمِ بقا کو رحلت کروں تو گریبان چاک نہ کرنا اور مُنہ نہ نوچنا واویلا نہ کرنا بال نہ کھینچنا اور اونچی آواز سے رونا نہ کیونکہ ؎

کوئی کہنے نہ پائے بھائی کو ہمشیر روتی ہے
کوئی نہ نام لے کہ زینبؑ دیگر روتی ہے۔
کھلے سر لاش پر میری اگر کلثومؑ روئے گی۔
تو آلِ مصطفےٰ کے صبر کی توہین ہوئے گی
مگر دیکھو بلند آواز سے رونا نہیں بھیّا
پریشان بال میرے واسطے کھونا نہیں بھیّا

پ۲۵۔ سودہ شوریٰ۔

جلاء العیون جلد ۲ صفحہ ۴۶۴ - ۴۶۵

آخر آپ نے گھوڑے پر سوار ہو کر میدانِ جنگ کی طرف رُخ کیا تو پردے کے پیچھے سے ایک رونے کی آواز آئی اے میرے آقا رُک کر میری عرض سن جائیے یہ آواز حضرت شہر بانو رضؓ کی تھی آپ رُک گئے تو شہر بانو آگئی آپ نے فرمایا اے شہر بانو اب اس غریب الوطن مسافر کو کسی نئے امتحان میں نہ ڈالنا جو زندگی اور موت کی سرحدوں پر پہنچ چکا ہے میں تم سب کو خداوند کریم کے سپرد کرتا ہوں میرے بعد تم صبر و استقامت سے کام لینا میرے صرف چند سانس باقی ہیں کیونکہ جمعہ کے وقت میں نے شہید ہو جانا ہے اور پھر یوں فرمایا!
میرا وقت معیّن ہے جمعہ پیشی ہونا پیش دربار حضور دے میں۔

Marfat.com

تازہ زخم تنے دسنڈرے خون لاتنے بوہے سکھنے رب غضور دے ہیں

ہاں تو حضرت شہر بانوؓ نے عرض کی حضور گھوڑے سے اتر کر میری صرف ایک بات سن لیں میں آپ کو خاتون قیامتؑ کا واسطہ دیتی ہوں کربلا کا دولہا ماں کے نام کا واسطہ مسترد نہ کر سکا آپ گھوڑے سے اترے اور خیمے میں آ گئے۔

حضرت شہر بانوؓ آپ کو بیمار بیٹے کے قریب لے گئی آپ نے حضرت زین العابدینؑ کو بخار کی شدت میں بے ہوش دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے پر صبر و رضا کے تاجدار نے دل کو سنبھالا اور حضرت زین العابدینؑ کو تسلی دی اور فرمایا بیٹا صبر کرو کوئی بات نہیں۔ ہر صبح کی شام ضرور ہوتی ہے زندگی کے لیئے موت ضرور ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے خاص بندے موت کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا میں جانیں دے رہے ہیں

میرے نانا پاکؐ نے جان کے دشمنوں کو بھی حق کا راستہ بتایا اور آخر دم تک یہی کہتے رہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور اسلام سچا دین ہے آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور میرے بابا جان بھی یہی لوگوں کو بتاتے گئے اور خود بھی حق پر چل کر دکھایا۔ کیونکہ۔

بناں عمل دسے زندگی موت لعنت عمل نال ہمیش بقا بچہ۔

خوشبو جنہاندی رہیگی سدا تازہ شہید انوردی باد صبا بچہ

بیٹا جو بہت بڑی مشکل بات تھی وہ میرے باپ حسینؑ کے ذمے لگا گئے وجہ یہ تھی کہ جب لوگ دین کو مٹانا چاہیں اور قرآن کی عزت و قدر چھوڑ دیں تو حسینؑ کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن کی حفاظت کرے اور اسلام کو قائم رکھے۔ سو بیٹا میں نے آج قرآن کی حفاظت اور اسلام کی خاطر سب کچھ لٹا دیا یعنی حضرت قاسم عون و محمدؑ

Marfat.com

علی اکبر جوان بیٹا علی اصغر معصوم بچہ بھائی عباس اور تمام ساتھی قربان کروا دیئے
اب میں خود بھی جان دینے کے لیئے جا رہا ہوں۔ کیونکہ ظالم میرے سر کو کاٹنے
کے لیئے مجھے میدان میں بلا رہے ہیں سو اب میں نے میدان میں ضرور جانا ہے
اور خداوند کریم کی رضا کے لیئے اپنا سر کٹوانا ہے بیٹا یاد رکھ آج ماہ محرم کی
دس تاریخ ہے اور جمعہ کا دن ہے قیامت تک اس روز کو دنیا میں ایک
حشر برپا ہو گا مسلمان لوگ اس روز کو حضرت علی اصغر کا پیاسا تڑپنا اور
اس کے حلق میں تیر کا پیوست ہونا حضرت قاسم کا مہندی لگے ہوئے ذبح ہو
جانا علی اکبر کا تلواروں اور نیزوں کے زخموں سے چور چور ہونا بھائی عباس
کے بازو کٹوانا اور میرے لاشے پر دشمنوں کے گھوڑے دوڑانا اور پھر سر آثار
کر نیزے پر چڑھانا پاک دامنوں کو شہر بہ شہر پھرانا اور ان کا قید ہو جانا یاد کر کے
آنسو بہائیں گے غمگین ہونگے اور پھر یوں فرمایا ؎

ہر ہر سال اسلام دی وچہ دنیا ہوسی حشر اس روز برپا بچہ
دردمند درود سلام پڑھ پڑھ دلین اکھیوں نیر وگا بچہ
دردمنداں نوں آکھنا دردمند و ہوندے دردا ندی دسو وا بچہ
مرن جنہاندے پتر جوان بچے کرن یاد مینوں جا بجا بچہ

بیٹا علی عابدؑ آپ کے ساتھ دشمنوں نے بہت کچھ کرنا ہے سو تم نے
صبر کرنا ہو گا اس وقت اپنے بابا حسینؑ کا صبر یاد کر لینا زبان پر کوئی شکایت
نہ لانا میری یہی خواہش تھی کہ آخری بار آپ کو دیکھ لوں اور پھر یوں فرمایا ؎

کوئی شکوہ شکایت نہ موہنوں نکلے پالیں لج نہ جائیں گھبرا بچہ
نقشہ رکھ اگے کربلا والا لیئیں اپنا آپ بچا بچہ

اور پھر روتے ہوئے فرمایا بیٹا بابا کی یہ آخری ملاقات ہے اللہ تعالےٰ

Marfat.com

جل شانہٗ آپ کو بہت جلد صحت یاب فرمائے۔ مجھے اَب جانے دو دشمن
بار بار بلا رہے ہیں علی اصغرؓ تیرا اس شہادت میں پورا پورا حصّہ شامل ہے مگر
تم شہید نہیں کیئے جاؤ گے میرے لال تم نے ابھی زندہ رہنا ہے کیونکہ نسلِ
حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم سے ہی جاری ہو گی مگر زندہ رہ کر آپ کو بڑی بڑی مشکلیں
پیش آئیں گی آپ کو ان پر صبر کرنا ہو گا۔ تم صابر کے بیٹے ہو دوستو اسی وقت حضرت
زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی پریشان ہیں اور حضرت شہر بانوؓ کا رنگ اس طرح زرد
ہو چکا ہے جیسے خون کا ایک قطرہ بھی جسم میں موجود نہیں حضرت سکینہؓ بے ہوش پڑی
ہیں امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کو صبر کی تلقین فرمائی اور
حضرت سکینہؓ کو گود میں اٹھا لیا روتے ہوئے فرمایا بیٹی سکینہؓ ہوش کر ابا کی
آخری زیارت کر لو پھر ساری عمر بابا کا چہرہ دیکھنے کے لیئے ترس جاؤ گی صغریٰؓ کی
طرح ساری زندگی جدائی میں تڑپ تڑپ کر ہی گذارنا ہو گی اٹھو بیٹی سکینہؓ
اب بابا بھی علی اکبرؓ کے پاس جا رہا ہے جب حضرت سکینہؓ کو ہوش آیا تو
خود کو باپ کی گود میں دیکھا تو تین دن کی پیاسی بچی تین دن کے پیاسے بابا کے
گلے سے لپٹ کر رونے لگی امام مظلوم نے روتے ہوئے فرمایا بیٹی صبر کرو تم
صابروں کی اولاد ہو۔ اَب مجھے جانے دو افسوس کہ تھوڑی دیر کے بعد تم یتیم
ہو جاؤ گی مگر صابرہ بن کر رہنا یہ سن کر بی بی سکینہؓ کے آنسو جاری ہو گئے اور روتے
ہوئے کہنے لگی ہائے آباجی آپ جا رہے ہیں تو سکینہؓ اب یتیم ہو جائے گی میرے
سر پر شفقت کا ہاتھ کون پھیرے گا ہائے بابا میں روتی ہی مر جاؤں گی؟ آپ کے
بعد مجھے بیٹی کہہ کر کون پکارے گا؟ مجھے اپنی گود میں کون بٹھائے گا یہ سنکر سیّد
مظلوم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر صبر کرتے ہوئے بیٹی کو دلاسا دیا
فرمایا بیٹی سکینہؓ صبر کرو شہر بانوؓ ہر طرح سے تمہارا خیال رکھے گی اور پھوپھی زینبؓ

Marfat.com

بہنیں یتیمی کا احساس نہ ہونے دیں گے پھر آپ نے حضرت سکینہؓ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور روتے ہوئے یوں فرمایا بیٹی یہ ہماری قسمت میں دھوکا لکھا ہوا ہے مجھے آپ کے بچھڑ جانے کا بہت افسوس ہے مگر کیا کریں۔ قلم الٰہی کا لکھا ہوا نہیں مٹایا جا سکتا ؎

بابل ہتھ سر اُتے پھیرے کریں تحمل بیٹی۔
قسمت قلم حضوراں دی کس بھتیں جاندی بیٹی۔
جاں فرزند پیارے وچھڑن کون روسے مر ہتھوں
سب روگاں سر روگ محمدؐ جدا نام وچھوڑا۔

اور پھر اپنی پیاری بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا میری پیاری ہمشیرہ میں جانتا ہوں کہ میرے بعد آپ پر بڑی بڑی مصیبتیں آئیں گی مگر دیکھنا نانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر میں کوئی فرق نہ آئے دوسرا یہ کہ میری بیٹی سکینہؓ اور یہ ہے میرا عابدؓ بیمار اور یہ ہے، مسلمؓ یتیم شہید کی بچی ان کا خیال رکھنا ان کو اداس نہ ہونے دینا۔ جب میں شہید ہو جاؤں تو ثابت قدمی سے کام لینا رونا پیٹنا نہ بال نہ نوچنا نہ واویلا نہ کرنا بے پردہ نہ ہونا پردہ میں بیٹھ کر ہر دکھ کو مسکرا کر برداشت کرنا جس طرح میں نے دنیا کو علیؓ کی شان دکھائی ہے۔ اسی طرح تم بھی زمانے کو ماں فاطمہؓ خاتون جنت کی آن دکھانا پھر جب مدینے پاک جاؤ تو درود پڑھتے ہوئے پہلے مسجد نبوی میں جانا اور نانا پاکؐ کے روضۂ انور کی جالی کو چوم کر عرض کرنا نانا جان آپ کا حسینؓ سب کچھ لٹا کر آپ کو سلام کہتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ آپ کا روضہ پاک سدا قائم رہے اور آپ کی اُمت آ کر زیارت کرتی ہے میں مسافر واپس نہیں آ سکتا اور پھر یوں کہا۔

Marfat.com

میرے بعد شہزادیو بے وطنوں صبر پرور صبر کماونا جے
بے سر دیکھ کے تڑ فدی لاش میری اُف تک نہ مونہوں لاونا جے
عزت صابر شہید دی رکھ لینا میری عزت نوں داغ نہ لاونا جے
میری کچلی ہوئی لاش تے نام ربدے نائیں رونا تے نائیں کرلاونا جے
جدوں حد مدینے دی وچ پہنچو پہلے وچہ مسجد نبوی جاونا جے
پردے چم کے رومنے دے ادب سیتی نال عاجزی آکھ سناونا جے
کربلا والا حسینؑ سلام کردا نانا پاک قبول فرماونا جے
اللہ کرے قبول قربانیاں نوں رحمت کرم دا مینہ برساونا جے
ساوا روضہ حضور دا سداوے نائیں پرت مسافراں آونا جے
لٹ گیا قافلہ فاطمہ بتول والا آکھیں روندیاں نوں سمجھاونا جے

روایت ہے کہ اس کے بعد آپ نے پوشاک عربی زیب تن کر کے عمامہ بنوی سر پر دھر کے سب ہتھیار لگا کر ڈھال حضرت امیر حمزہ کی زیب پشت فرمائی۔ تیر و ہاتھ میں لیا اور ذوالفقار حیدری دوش مبارک پر لٹکائی اور گھوڑے کے قریب آ گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اس خیال سے کہ جب میرے نانا پاک کو معراج پاک ہوا تو حضرت جبرائیل نے گھوڑے کی رکاب تھامی تھی جب میرے بابا جان جنگ کو جاتے تھے تو ان کے گھوڑے کی رکابیں میں اور بھائی حسن اور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھام لیتے تھے اور جب علی اکبرؑ جنگ کو جانے لگا تو ان کی رکاب بھائی عباسؑ نے تھامی تھی اب میری باری آئی ہے تو کوئی مرد بھی موجود نہیں جو رکاب اور لگام گھوڑے کی تھام لے اور پھر یوں کہا۔ ؎

جدوں معراج نبی نوں ہویا جبرائیل براق لیایا۔

Marfat.com

جدوں علی دل خیبر چلیا نبی پاک نے آپ چڑھایا
اج کوئی نہیں رہ گیا واگاں پکڑن والا جدوں وار حسین دا آیا

آخر صبر شکر کر سید آپ پشت گھوڑے پر آیا۔

یہاں پر حضرت زینب رضؓ نے رکاب تھامنے کی پیش کش کی تھی۔ مگر آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا تھا کہ میرے ہوتے ہوئے پردے سے باہر آئیں جب گھوڑے پر سوار ہو گئے تو گھوڑے کو میدان کی طرف چلاتے ہیں مگر گھوڑا چلتا نہیں یہاں پر آپ حیران ہو گئے کیا وجہ ہے کہ گھوڑا میدان کی طرف جاتا نہیں روتے ہوئے دعا کی یکہ الٰہا کہیں میں اپنے امتحان اور پرچے سے فیل تو نہیں ہو رہا جب گھوڑے نے دیکھا کہ میرا سوار رو رہا ہے اپنی گردن اوپر اٹھائی اور روتے ہوئے زبانِ حال سے عرض کی حضور میری کیا مجال ہے کہ میں میدان کی طرف نہ جاؤں مگر میرے پاؤں تو کسی نے پکڑے ہوئے ہیں حضور اگر اٹھاتا ہوں تو بے ادب ہوتا ہوں یہ سنتے ہی امام مظلوم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے سے نیچے اتر آئے دیکھا تو بیٹی سکینہ رضؓ نے گھوڑے کے پاؤں پکڑے ہوئے رو رہی ہیں۔ اور یوں پکار رہی ہیں۔ ؎

تسی بابل سکینہ یار دے جتھے دت گھوڑے نوں مارے
نے چل بابل میناں اوتھے جتھے پڑ گئے ویر پیارے

آپ نے بیٹی سکینہ کو سینے سے لگایا سر چوما اور فرمایا بیٹی صبر کرو تم صابر حسین رضؓ کی بیٹی ہو صبح ہوتے ہی چلی جانا۔ یہاں پر حضرت سکینہ رضؓ نے روتے ہوئے عرض کی ابا جان کہاں جاؤں اور پھر یوں کہا۔ ؎

جس عورت دا مر جائے خاوند اوہ پڑ جائیے سوہریوں پکے
دھی حسین رضؓ دی کتول جاوے جہدے نہ سوہرے نہ پیکے۔

Marfat.com

روندی ہی مَر جاسی الویں دچہ جُدایاں بابا
نہ قاسم نہ حسن ہیں تایا نہ سرتے ہے دادا۔

اَبا جان! کہاں جاؤں تایا حسن بھی شہید ہوگیا۔ سہریاں والا قاسم بھی شہید ہوگیا میرے ویر علی اکبر علی اصغر بھی شہید ہوگئے۔ میرا ماشکی بابا عباس عملدار بھی شہید ہوگیا اور میرا دادا شیر خدا بھی شہید ہوگئے تھے۔ اب آپ بھی جا رہے ہیں میں کس کے پاس جاؤں یہ سن کر امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے اور فرمایا بیٹی کوئی بات نہیں ضائے خداوندی ایسے ہی ہے صبر کرو آپ صبر کی تلقین فرما رہے ہیں لیکن اپنے سینے میں غم کے ہزاروں طوفان اُٹھے ہوئے ہیں۔ جنکو اپنی قوتِ صبر سے دبا رکھا ہے۔ کسی نے خوب لکھا ہے کہ باپ کی محبت کا جذبہ بھی موجود ہے اولاد کی محبت بھی دل میں طوفان برپا کر رہی ہے۔ مگر فرض پھر بھی ادا ہو رہا ہے کہ صبر کی تلقین فرمائے جا رہے ہیں۔ ؎

پکا کرتی ہیں اُن کے دل میں لاکھوں آندھیاں غم کی۔
بظاہر جن کے چہروں پر غبار غم نہیں ہوتا۔

پھر آپ نے بڑی مشکل سے بچی کو خیمے میں پہنچا کر پاک دامنوں کے سپرد کیا اور وداع ہو کر گھوڑے پر سوار ہوگئے۔ اور میدانِ کربلا کی طرف رُخ کیا اور ادھر مدینے پاک سے آپ کی بچھڑی ہوئی بیٹی بیمار حضرت صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قاصد نے کربلا کی طرف رُخ کیا اور دعا کی کہ یا اللہ میں منزلِ مقصود پر جلدی پہنچ جاؤں تو اسی وقت اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرت جبرائیل کو حکم دیا کہ میرے پیارے حسینؑ کی بیٹی کا خط لے کر یہ قاصد کربلا جا رہا ہے زمین کی طنابیں کھینچ لو یہ خط کا واقعہ اس لیئے درپیش آیا کہ حضرت صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات کو

Marfat.com

کسی وقت سوگئیں آپ کو جواب آیا کہ میرے باپ کو شامیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے جب بیدار ہوئیں تو ایک خط لکھوایا جس کا مضمون یہ تھا باپ کے نام۔

اے میرے پیارے ابّا جان آپ کی بچھڑی ہوئی بیٹی صغریٰ عرض سلام کرتی ہے۔ ابّا جان آپ نے فرمایا تھا کہ جب تو تندرست ہوگئی تو علیؑ اکبر تیرا ویر تجھے آکر لے جائے گا مگر اب تک علیؑ اکبر مجھے لینے نہیں آیا۔ چھ مہینے گزر چکے ہیں میں بہت اُداس ہوں مجھے ننھّے ویر علی اصغر کی یاد بہت ستاتی ہے اب میں تندرست ہوں خدا کے لیئے مجھے اس طرح ترسا ترسا کر نہ ماریں مجھے فینسہ کی طرح غلام ہی سمجھ کر بلا لیں مجھے اپنے گھر کا گدا ہی سمجھ کر بلا لو میرا کلیجہ آپ کی جدائی سے پھٹ رہا ہے اور پھر یوں عرض کی ؎

دلّہ قدماں دے وچہ سر کار رکھو مینوں سمجھ کنیز گدا یا یا
مُڑ مُڑ ہوک کلیجیوں اُٹھدی اے مارو نہیں ترسا ترسا یا یا

ابّا جان میں علیؑ اصغر کو لوریاں دیا کروں گی مجھے خُدا کے واسطے معاف فرما دو اگر کوئی غلطی ہو تو معاف کر دو میں نے علیؑ اصغر کے لیے ایک کُرتہ تیار کیا ہے وہ میں اُسکو خود پہناؤں گی خدا کے لیئے کرم فرما کر مجھ غریب کو اپنے پاس بلا لو میں آپ کا بہت کام کروں اور امی جان کا بھی کام کروں گی اور پھر یوں عرض کی ؎

بھیّا اصغر نوں لوریاں دیوساں گی نالے لواں گی کول سُلا یا یا
ایسا صغریٰ دا غریب نوں بھل گئے ہو بخشو چاہے کوئی خطا یا یا
کُرتہ اصغر لئی اک تیار کیتا ہتھیں دیوساں آپ پہنا یا یا
ملن واسطے بہت اداس ہاں میں کرو کرم بنامِ خدا یا یا

Marfat.com

ا آجان بھائی علی اکبر کو بھیج دو مجھے آکر لے جائے مجھ غریب کو تو سب بھول گئے ہیں اچھا میں آؤں گی شکایت کروں گی میں تو ہر وقت سب کی بھلائی یاد کرتی رہتی ہوں علی اصغر اور بھائی علی اکبر اور عون و محمد کی صورتیں ہر وقت میرے سامنے رہتی ہیں مگر کیا کروں کیسے آکر دیکھوں ہائے ابا جان میں ایسے ہی ویروں کی جدائی میں مر جاؤں گی ؎

سارا دن رووال ساری رات رووال میریاں اکھیاں دوریا بابا
میریاں اکھیاں دے وچ وسدینے اصغر اکبر سجاد بھرا بابا
دساں جدوں مدینوں کوچ کیتا دساں کی ورتی میرے بھابابا
چڑھیا نوال نجار نجارا تے دتے مار حواس اڈا بابا!

دوسرا ویر علی اکبر کو کہنا کہ ویرا اپنی بہنوں کے ساتھ ایسے ہی وعدے کیا کرتے ہیں اس نے تو مجھے کہا تھا کہ میں تھوڑے دنوں کو یعنی ایک مہینے کو آ کر تمہیں سے جاؤں گا مگر اب تو چھ مہینے ہو چکے ہیں میرا ویر علی اکبر ابھی تک نہیں آیا میں روزانہ اسکے انتظار میں سوتی نہیں ہوں صبح سے لے کر شام تک دروازے پر بیٹھی راہ دیکھتی رہتی ہوں سب مسافر اپنے اپنے وطن کو واپس آجاتے ہیں مگر میرا ویر علی اکبر نہیں آتا میں دروازے پر بیٹھی راہ دیکھتی رہتی ہوں سب مسافر اپنے اپنے وطن کو واپس آجاتے ہیں مگر میرا ویر علی اکبر نہیں آتا میں رو رو کر کہتی ہوں علی اکبر آجا بھائی جان آجا بہنوں کے ساتھ ویرا ایسے وعدے نہیں کرتے ہیں آپ کی یاد میں ہر وقت روتی رہتی ہوں آکر میرا حال دیکھ میں آپ کے فراق میں کس طرح کمزور ہو گئی ہوں میں آپ کو ہر وقت یوں پکارتی ہوں۔ ؎

سب پردیسی وطنی آئے اکبر توں وی آکر پھیرا
اکھیں ویکھیں بابل جایا حال فراقوں میرا

Marfat.com

ویر پیارے انج نہیں کردے نال بھینا ندے ویرا
ہر دم روندی وچہ یاد تیری دے سوہنیا بدر منیرا

آخر علی اکبر کو یہ لکھ کر ابا جان کو عرض کی اے میرے پیارے بابا میری طرف سے تمام کو سلام عرض کریں اور عون و محمد علی اصغر کو پیار دینا اب تو میرا ویر چلتا ہوگا باتیں کرنا ہوگا اچھا میں جب آؤں گی تو خوب دیکھوں گی اور اُس کا جھولا جھلاؤنگی ہائے ہائے دوستو یہ تو حضرت صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اپنا خیال تھا اُسے کیا پتہ کہ میرے ابا جان تو اصغر کو دفن بھی کر چکے ہیں یہاں پہ صحیح صاحب نے خوب لکھا ہے۔

ادھر بابل لال اپنے دی ڈھیری پیا بنا دے
وچہ خیالاں اوہ اصغر دا جھولا ای جھلا دے

چنانچہ یہ خط حضرت صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قاصد لے کر روانہ ہوا زمین تو سمٹ چکی تھی جلدی سے کربل کے میدان میں جا پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ کہیں تو عون محمد کی ریت میں قبریں بنی ہوئی ہیں اور کہیں علی اکبر جوان حضرت صغریٰ کے بھائی کی قبر بنی ہوئی ہے اور کہیں علی اصغر کی ڈھیری بنی ہوئی ہے اور کہیں حضرت امام قاسم دولہا کی قبریں بنی ہوئی ہے اور کہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی علمدار حضرت عباس کی قبر بنی ہوئی ہے اور خیموں میں ویرانی چھائی ہوئی ہے۔ اور حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ، بڑے پریشان سے میدان میں کھڑے ہیں جیسا کہ کسی کا انتظار ہوتا ہے یہ دیکھ کر قاصد حیران ہو کر رہ گیا یہاں پر کسی نے خوب لکھا ہے؟

ٹلے کر منزل جلدی کربل پہنچیا اوہ بے چارا
کی دیکھے کہ باغ علی دا اجڑیا ہویا سارا

Marfat.com

ہاں تو قاصد انتہائی مایوسی کے عالم میں آپ کو دیکھے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اے دوست ہم نہیں جانتے کہ تم کون ہو اور تم کس مقصد کے تحت یہاں آئے ہو اگر کوئی کام ہے تو جلدی بتاؤ ورنہ خدا حافظ مجھے دشمن بار بار آواز دے رہے ہیں اور پھر آپ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے فرمایا جلدی کرو تباؤ بھی نا اب بہت اچھے وقت میں آ گئے ہیں ؎

جھب مار کٹاری جو مارنی اے کھلی فوج میدان للکار دی اے
عین وقت تے دوستاں آن ملیوں ملاقات اہو جاندی اردی اے

یہ سن کر قاصد کی آنکھوں میں آنسو آ گئے روتے ہوئے عرض کی حضور آپ تباہیں اتنے پریشان کیوں ہیں آپ کے کپڑے بہت میلے ہو رہے ہیں اور سامنے یہ لشکر کسی کا ہے جو تیر اور تلواریں نکال کر کھڑے ہیں میں نے تو سنا تھا کہ کوفے کے لوگ آپ کے ساتھ ہیں پھر یہ لوگ کون ہیں اور پھر یوں عرض کی

؎ میرے اقدس دی کی سرکار حالت کیوں کھلے ہوا نج کر ما کے تے
کپڑے پھٹے ہوئے خاک آلود دِسن قاصد بولدا پیا گھبرا کے تے
لشکر سامنے کھڑینے کمر بستہ خنجر تیر تلوار اٹھا کے تے
میں سرکار مدینے ڈا ہاں راہی دسو گل کوئی کرم فرما کے تے

عرض کی حضور میں مدینے پاک سے آیا ہوں اور ایک بیمار کا قاصد ہوں حج کرنے کے بعد میں مدینہ پاک گیا تو روضۂ رسول کے ساتھ ہی ایک مکان خالی دیکھا اور اُس کے دروازے میں ایک دکھی بیمار ہوں۔ بلند آواز سے یا حسینؓ یا حسینؓ پکار رہی تھی حضور مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اُس کا پکارنا بیان کر سکوں لفظوں میں وہ آہی نہیں سکتا اور پھر یوں کہا! ؎

یا حسینؓ حسینؓ حسینؓ کردی یا حسینؓ حسینؓ پکار دی اے۔

Marfat.com

لفظاں وچہ اوہ سماں نہیں آسکدا حالت جویں غریب بیماردی اے

اُس کی جاں گداز آواز سن کر حضور میرے دل کا قرار جاتا رہا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے میں نے قریب ہوکر پوچھا بیٹی کیا بات ہے آپ اتنا کیوں رو رہی ہیں اور آپ کون ہیں آپ کا نام کیا ہے یہ سن کر وہ اور بھی زیادہ رونے لگی اور پھر روتے ہوئے یوں کہا؛

میں نچتن پاک دے گھر دی گولی اُس نے آکھ سُنایا
باپ حسین تے نام ہے صُغریٰ دکھاں گھیرا پایا
کہن لگی اے شُتر سوارا ویرا میں بلہاری
دو گھڑیاں توں اٹک کے میری سن لے گریہ زاری

اور پھر وہ مجھے رو کر کہنے لگی اگر تو کوفے کو جا رہا ہے تو مجھے بھی اپنے ساتھ لیچل اپنے بچوں کا صدقہ مجھ پر رحم کر میری فریاد قبول کر میں دُکھی ہوں میرا سہارا بن اگر آپ میرے دکھ سُنو تو آپ کو پتہ چلے کہ میں کتنی دکھی ہوں ویرا میرے ابّا جان اور امّی جان اور ویر علی اصغر مجھ سے جدا ہو گئے اب تک چھ مہینے گزر چکے ہیں مگر مجھے کوئی پتہ نہیں ان کا کیا حال ہے اور نہ ہی کوئی میری طرف آیا ہے اور پھر یوں کہا! ؎

سُنے بال بچے سکھ وسدیاں نوں گھر دوں پکڑ تقدیر نکالیا اے
عرصہ گذر گیا چھیاں مہینیاں دا کسے پرت نہ دکھی نوں بھالیا اے

یہاں پر حضرت امام حسین رضؓ نے روتے ہوئے فرمایا اے دوست جس بچی کا تم ذکر کر رہے ہو وہ میری بیٹی صُغریٰ ہے بتاؤ میری بیٹی کا کیا حال ہے تم نے میرے لیئے بہت تکلیف اٹھائی اور مجھ پر احسان کیا اس احسان کا بدلہ میں قیامت کے دن ادا کروں گا اب میں تمہاری کیا خدمت کروں گرمی کا موسم

Marfat.com

کہے تم دور سے آئے ہو تمہیں پیاس تو ضرور ہو گی مگر افسوس کہ میں تمہیں پانی بھی نہیں پلا سکتا اس لیے کہ عمرو بن سعد نے آج تین دن سے اہلِ بیت کا پانی بند کر دیا ہے آج حسینؓ بھی پیاسا ہی اپنے ساتھیوں کی لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک چکا ہے اور اصغر معصوم بھی پیاسے ہی حلق میں تیر کھا چکا ہے اور عون محمد حضرت قاسم اور میرا بیٹا جوان علی اکبر اور بھائی عباس علمدار اور تمام میرے ساتھی حق و صداقت اور نانا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر پیاسے ہی ذبح ہو چکے ہیں میری بیٹی کے قاصد آج نہیں تو کل قیامت کو جب کہ تمام مخلوقِ خدا پیاس ہی پیاس پکارے گی تو حسینؓ اُس وقت تجھے حوض کوثر کے جام پلائے گا اب بتا میری بیٹی صغریٰ کیا کہتی ہے عرض کی حضور میں اُس کا خط لے کر آیا ہوں امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ لاؤ میری دکھی بیٹی کا خط دے دو۔ قاصد نے اپنی جیب سے صغریٰ کا خط نکال کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھوں میں دے دیا اور آپ نے اُسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تم پر اپنی رحمت فرمائے اور تمہارے بچوں کی عمر میں اضافہ فرمائے تو نے میرے لیئے بڑی تکلیف اٹھائی ہے اور پھر یوں فرمایا۔ ؎

میری صغریٰ دے قاصدا بھلا ہودی آیوں جنڈی سفر وچہ رول کے تے۔

کرے اللہ رحمت تیریاں بچیاں نتے کہیا میری سرکار نے بول کے تے

پھر امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خط کھول کر دیکھا تو کیا تھا یہ خط کیا تھا تلوار تھی جس میں درد ہی درد فراق ہی فراق شکوے ہی شکوے اور اپنے بھائیوں کی یادوں سے بھرا ہوا تھا اُس میں لکھا تھا کہ ابا جان میرے رونے اور ترلیوں کی لاج رکھنا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ میں ہمیشہ کے لیئے اپنے ویروں اور ابا جان سے بچھڑ گئی ہوں۔ یہ بات میری جدائی کی ہر ملک اور ہر وقت قیامت تک تازہ

Marfat.com

رہے گی اور پھر یوں کہا۔ ——————

لاج رکھنی میریاں ترلیاندی اتے ہاڑیاں انت بے اوڑیاندی

قدرت دسیا نال اشاریاندے منزل آگئی سدا دھوڑیاندی!

ہر دیس ہر جگہ تے گل رہسی وطن دیس گھر بار نو چھوڑیاندی

وڈے بہت وڈی رمز تجھ لیندے سطراں نکیاں تے حرفاں تھوڑیاندی

ایک ایک جملے پر پیکرِ تسلیم و رضا امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور روتے ہوئے فرمایا میری بیٹی کے قاصد اب تو یہاں سے جلدی نکل جا کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن تجھے بھی شہید کر دیں اور پھر یوں کہا:

؎ ایتھے لائی شکاریاں گھات مینوں ایویں مفت نہ وتح شکار ہو جا

جھلتن لگا ای سخت طوفان خونی کربلا وچوں باہر وار ہو جا

اور میری بیٹی کو کہنا کہ جن کو تو یاد کرتی ہے وہ سب ختم ہو چکے ہیں اب تیرا باپ تنہا چند ساعتوں کا مہمان ہے اسے کہنا کہ تمہارے خط کو باپ نے بڑے ادب اور صبر کے ساتھ پڑھا ہے تم بھی صبر کرو اور پھر روتے ہوئے یوں کہا! ؎ ——

اکھیں صغریٰ نوں قاصدا باپ تیرا کربل وسدی جھوک لٹا بیٹھا

میرا باغیاں باغ اجاڑیا لے کر کے صبر میں تن تنہا بیٹھا!

میری یاد ستائے تے صبر کرنا بابا صبر تے شکر بجا بیٹھا!

ایتھے وگ گئیاں ندیاں خوندیاں اصغر اکبر عباس کہا بیٹھا،

چنانچہ آپ نے اپنی بیٹی کے قاصد کو روانہ کیا اور خط سے کر حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر رکھ اور پھر یوں کہا جسکو صاحبزادہ صاحب نے یعنی افتخار الحسن نے قلم بند کیا ہے؛ ؎ ——————

ے اکبرا ایہ خط صغریٰ دا تینوں ادھ یاد کریندی

اوہ اجے وی آس ملن دی رکھدی تیرا پتہ پچھیندی

Marfat.com

دیہہ جواب صغریٰ دیا ویرا حضرت آکھ سُنایا
کنب گئی قبر علی اکبر دی تے ایہہ آوازہ آیا۔

صُغریٰ کا خط: بابا جان بہن صغریٰ کو کہنا کہ مجھے معاف کردے میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا اُسے کیا پتہ کہ مجھے دشمنوں کے آنے کی مہلت ہی نہیں دی دوستو! اُس وقت امام مظلوم پر نامعلوم کیا گزری ہوگی بعد میں وہ خط خیموں میں سے گئے تو خیموں میں ایک حشر برپا ہوگیا آخر آپنے صبر کی تلقین کرتے ہوئے میدان کی طرف رُخ مبارک کیا تو عقل سامنے آگئی کہنے لگی حسین میدان میں موت کے سوا کچھ نہیں تمہارا گھر برباد ہو جائے گا بہت کچھ کہا مگر عشق حسینؑ غالب رہا پھر تو جیسے جیسے دن بڑھنے لگا نشۂ جام شہادت کا چڑھنے لگا آپ مشوق شہادت میں سرشار اور مست ہو گئے محو ساقی الست ہو گئے نہ گھر بار لٹنے کا ملال نہ خویش و اقارب کے لٹ جانے کا غم بہر حال آپ میدان میں آگئے اُس وقت آسمان و زمین تھرا گئے۔ شیر دلیر کی آمد سے کوفی لایوفی گھبرا گئے۔

شوق شہادت: آپ نے فرمایا لوگو ڈرو نہیں میں اپنے نانا جان کی سنت ادا کرنے لگا ہوں اُن پر کافروں نے بڑے بڑے ظلم کیئے مگر مگر آپ حق بات ہی بتاتے گئے میں بھی اتمام حجت کے لیئے ظلم و ستم سہہ کر بھی سچ اور حق بات بتاتا ہوں اب تک جو کچھ بھی ہوا ہو چکا اب بھی وقت ہے توبہ کر کے دینِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم پر قائم ہو جاؤ۔ ظلم و کفر توڑ کر سرکشی چھوڑ کر راہِ راست پر آؤ میرے ناحق خون سے ہاتھ مت رنگو میں وہ حسینؓ ہوں جن کے لیئے حضرت جبرائیل بحکم رب العالمین جنت سے میوے لا لا کر کھلاتے تھے نانا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم مجھے کاندھے پر اٹھا کر لیئے پھرتے تھے اور اِدھر اُدھر میرا جی بہلاتے تھے اماں جان کبھی دھوپ میں جانے نہ دیتی تھیں ابا جان کبھی رونے نہ دیتے تھے جن کو تم زدحانی

Marfat.com

پیشوا مانتے ہو میں اُس نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ ہوں جن کا تم کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلاتے ہیں ساقی کوثر کو قطرہ آب سے ترساتے ہو اب تم لوگوں نے میرے تمام ساتھی شہید کر دیئے ہیں اب بھی اگر خدا سے ڈرتے ہو نانا جان سے کچھ خوف کرتے ہو تو مجھے چھوڑ دو اور اگر تم نے ہمیں مارنے ہی کا ارادہ کیا ہے تو پھر بسم اللہ اکبر اور پھر روتے ہوئے یوں فرمایا۔ ؎

میں بے کس ہوں میں بے بس ہوں لب دریا پیاسا ہوں۔
ارے تم جس کی امت ہو اُسی کا میں نواسہ ہوں۔
کیا ہے قتل تم لوگوں نے میری جان اکبر کو۔
نشانہ تیر کا تم نے کیا نادان اصغر کو۔
میرے اصحاب بھی مارے میرے انصار بھی مارے
فدایانِ علیؓ مارے میرے غم خوار بھی مارے

پھر فرمایا لوگو! میں اپنی خواہش سے نہیں آیا بلکہ تمہارے بلاوے پر آیا ہوں اور تمہارے خطوں پر آیا ہوں تم نے تو لکھا تھا کہ ہم اہلِ بیت کے غلام ہیں مگر اب جبکہ میں آگیا ہوں تو تم نے وہ تمام وعدے بھلا دیئے ہیں آپ بیان کر ہی رہے تھے کہ عمرو بن سعد لعین بول اٹھا حسینؓ وعظ و نصیحت کا وقت نہیں ہے مرنے لڑنے کے لیئے تیار ہو جا اور اگر تو پیاسا مرنا نہیں چاہتا تو اب بھی یزید کی بیعت کا اقرار کرے اور پھر نہرِ فرات تیرے حوالے کر دی جائے گی۔

عمرو بن سعد کی گستاخی: عمرو بن سعد کی اس گستاخی سے ہاشمی خون جوش میں آگیا اور عمرو بن سعد اگر میں نے یزید کی بیعت کرنی ہوتی تو نانائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اقدس چھوڑ کر کوفے کے اس ریگستان میں نہ آتا عون و محمد قربان نہ ہوتے عباس کے بازو قلم نہ ہوتے قاسم کی جوانی نہ

Marfat.com

لٹتی علی اکبر کی لاش پر گھوڑے نہ دوڑتے علی اصغر میری گود میں دم نہ
توڑتا اور اب جبکہ یہ سب کچھ ہو چکا ہے اور میں کروا چکا ہوں صرف اس لیئے کہ
اسلام میں ایک فاسق و فاجر کی بیعت ایک سچے پکے مسلمان کے لیئے حرام ہے
تمہیں تو دنیا کی دولت نے اندھا کر دیا ہے اور پھر یوں فرمایا ؎

میں نے قدم مدینیوں چکیا سی بازی سراں تے دھڑ اندی لا کے تے
تیری دنیا مردار نے مت ماری مبھیٹوں دین ایمان دنجا کے تے
ساڈی رب رسول دنیال یاری ٹرے تلی تے جان ٹکا کے تے
بال بچے ترہائے شہید ہو گئے باہاں گیا عباس کٹا کے تے
ساڈی سدا جہان تے گل رہسی چلے حقدی شمع جگا کے تے
حائل نہیں ہوئی الفت بچاندی صاحب کھیا کرم کما کے تے

پھر آپ نے عمرو بن سعد کو فرمایا او ظالم قیامت کے دن میرے خون ناحق
کا کیا جواب دو گے ظالم عمرو بن سعد بولا کچھ بھی ہو جب تک آپ یزید کی بیعت کا
اقرار نہ کریں گے ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے یہاں پر آپ نے فرمایا مجھے انکار
ہے یزید کی بیعت سے ہم تو فرض پورا کر چکے پھر ساتھ ہی انس بن سنان شقی
کا تیر سر سراتا ہوا مظلوم کربلا کے سر کے اوپر سے گزر گیا پھر تو ہاشمی شہزادے
نے بھی شمشیر حیدری کو ہوا میں لہرایا اور جعفری نیزے کو جنبش دی انس بن
سنان بڑے تکبر و غرور سے میدان میں آیا آپ نے ایک ہی وار سے اُسے نارِ
جہنم میں پہنچا دیا پھر اس کا بھائی غصے میں کانپتا ہوا آیا اور کبر و ناز سے
بولا کہ شام و عراق کا میں شہسوار ہوں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے بڑے ہی جوش
سے فرمایا کہ میں بھی ابن حیدر ہوں۔ پھر کسی ظالم نے آپ پر وار کر دیا مگر آپ نے ڈھال
پر روک لیا جس وقت آپ نے وار کیا تو وہ ظالم ایک ہی وار میں فی النار ہو گیا اسی

Marfat.com

اسی طرح آٹھ دس آدمی آپ نے فی النار کر دیئے پھر تو عمر بن سعد گھبرا گیا اس طرح تو تمام فوج ختم ہو جائے گی۔

ایویں اٹھ دس آدمی دشمناں دے تیغ اجل دی ہوئے تیار جلدی
منڈا حال میدان دا ویکھ ہوندا عمر فوج وچہ کرے للکار جلدی
رل کے سارے بے ادبو کرو حملہ پکڑ تیر شمشیر کٹار جلدی
بھکھا تسا کمزور کئی ڈنا ہے ہو جاوسی ہنے شکار جلدی

علیؓ کا شیر ظالموں کے نرغے میں!

پھر ظالموں نے چاروں طرف سے آپ کو گھیر لیا وہ لوگ چاہتے تھے کہ جلد از جلد امام کو شہید کر کے ابنِ زیاد بدنہاد سے انعام حاصل کریں علیؓ کے اکیلے شیر پر ہزاروں نے حملہ کر دیا اُس وقت زمین تھرانے لگی عرش سے فرش تک جنبش آ گئی دشمنوں کے سر پر موت چھا گئی امام حسینؓ بھی ذوالفقار حیدری کو ہوا میں لہرا دیا اور دشمنوں پر چلا دی اور پھر ایسے جوہر دکھائے کہ فرشتے بھی حیران رہ گئے جس طرف چلتی گئی یزیدی خزاں کے پتوں کی طرح گرتے گئے اُس وقت ابن حیدر کی تلوار جلال حیدری کی تصویر اور لا سیف الا ذوالفقار کی تفسیر بنی ہوئی تھی سخت دوپہر ہو چکی تھی زمین آگ اگل رہی تھی آسمان آگ برسا رہا تھا اور تیغ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی گرم ہو چکی تھی جس کو چھو جاتی اُسے آگ لگا دیتی اور وہ آگ آگ کی پکار کرتا واصلِ جہنم ہو جاتا جہاں تھوڑی دیر پہلے قہقہے بلند ہو رہے تھے اب آہ و بقا کی صدائیں اُٹھ رہی تھیں اس وقت آپ کی تلوار کا یہ عالم تھا کہ جدھر جاتی کوفیوں کو فی النار کرتی جاتی سہ۔

اگاں آوندی خاک ملاوندی گئی پچھاں ہڈی بھی قہر کھڈی گئی۔

Marfat.com

سر پر نہ کسے دے ہتھ آیا سر پیر تائیں خون چیٹ دی گئی
اِک ہتھیں دو کیتے دو ہتھیں چار کیتے کر کے خاک در خاک پٹ دی گئی
نال غیرتاں چل دی بہت جلدی اگوں پچھوں کو جہیا کٹ دی گئی

العطش العطش؛

ان بدبختوں کی تعداد بائیس ہزار کی ہے اور امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے ہیں مگر پھر بھی آپ کی تلوار کے انگاروں سے یزیدی جل رہے ہیں آپ آگے بڑھ رہے ہیں تو ایک ظالم نے کہا حسینؑ اُدھر دیکھو کہ نہرِ فرات کا ٹھنڈا پانی چمک رہا ہے مگر تمہیں ایک قطرہ بھی نصیب نہیں ہوگا اور تم پیاسے ہی قتل کر دیئے جاؤ گے امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پیاسا ہی قتل کرے پھر تو وہ فوراً ہی العطش العطش پکارنے لگا پانی پیئے جا رہا تھا مگر پیاس اور زیادہ بھڑکتی جا رہی تھی آخر پیاسا ہی فی النار ہو گیا جب عمرو بن سعد نے دیکھا کہ اس طرح تو میری تمام فوج ختم ہو جائے گی تو کہنے لگا اور بہادر فوج کا ایک دستہ لے کر اہلِ بیت کے خیموں میں آگ لگا دو تاکہ پردہ دار عورتیں باہر نکل آئیں اور میں حسینؑ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ لوں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال نے ڈانٹ کر فرمایا اور عمرو بن سعد خبردار ابھی حسین ابن علیؑ زندہ ہے تیرا ایک دستہ تو کیا سارے لشکر میں بھی ہمت نہیں کہ وہ ناموسِ رسالت کی طرف آنکھ بھر کر بھی دیکھ سکے یہ کوئی بہادری نہیں ہے۔ یہ بزدلی ہے اگر ہمت ہے تو خود میرے سامنے آ تاکہ علی کا شیر تجھے باطل پرستی کا مزہ چکھا دے مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں حسینؑ کی جان ہے مجھے پورا پورا یقین ہے کہ میرے ایک قتل کے بدلے تم ہزاروں لاکھوں قتل ہو جاؤ گے مگر میرے خون کا انتقام ابھی باقی رہے گا دنیا میں اللہ تعالیٰ تم پر عذاب الیم مسلط کرے

Marfat.com

اور تم ذلیل و خوار ہو کر مارے جاؤ گے کیونکہ تم اہلِ بیت کے دشمن ہو اور یزید کے ساتھی ہو آج دنیا میں مال و دولت کا نشہ دیکھ لو اور کل قیامت کو رب تعالیٰ کا عذاب بھی دیکھ لینا

اہلِ بیت دے دشمنوں بے ادبو آں کا سنوں ایڈیاں چایاں نے
اَج دیکھ لو حشر بھی دیکھ لینا پیش اونیاں انت کمایاں نے
کر کے ذبح رسول دی آل نتھی تسّاں کیتیاں سخت خطایاں نے!
کافر دشمن بھی اِنج تے نہیں کردے اُمت کیتیاں جیویں بھلیایاں نے

امامؑ کا گھوڑا بھی پانی نہیں پیتا!

آپ ایک دفعہ زبردست جدال و قتال کرتے ہوئے ساحلِ فرات پر بھی پہنچ گئے مگر آپ تو پانی کو دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ آپ کے تمام ساتھی اور بچے پیاسے شہید ہو چکے تھے اور آپ کی بیٹی سکینہ پانی کے بغیر تڑپ رہی تھی آپ کی بہن زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حلق پانی کے بغیر سوکھ کر کانٹا بن چکا تھا۔ آپ کیسے پانی پیتے صرف دشمنوں کو بتانا مقصود تھا۔ کہ فرات حضرت امام حسینؓ کی زد میں ہے ایک فرات تو کیا اگر آپ چاہتے تو کوثر کا چشمہ کناروں سے بہتا ہوا کربلا کے میدان میں آجاتا مگر آپ کو تو پیاسے ہی اِمتحان دینا تھا مشیّت الٰہی بھی ایسے تھی مگر آپ نے گھوڑے کو پانی پلانا چاہا تو گھوڑا بھی پانی نہیں پیتا کیونکہ اُس کا اسوار پانی نہیں پی رہا اور اسوار اس لیئے نہیں پیتا کہ اُس کے سارے بچے اور گھر والے پیاسے ہیں۔ ؎

گیا پہنچ فرات تے بہت جلدی توڑے پانی ایہہ برق رفتار پیوے
گھوڑے منہ چایا پانی نہیں پیتا جدوں تک نہ میرا اسوار پیوے
روکھیا اسوار ہیں کویں پیواں جدوں تک نہ میرا پردار پیوے

Marfat.com

جہد سے بال شہید ہو جان تسے پانی کس طرح ادہ دکھیا رہیو ہے
یہاں پر عمرو بن سعد گھبرا کر بولا کوفیو دیکھنا کہیں امام حسین رض پانی نہ پی لے
اگر پانی پی لیا تو پھر سمجھو جدھر گھوڑے کو موڑیں گے واللہ کسی کو زندہ نہ چھوڑیں
گے۔

تیروں کی بارش: آپ پر تیروں کی بارش ہونے لگی مگر ابن علی شیرِ خدا کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ آپ حقیقتاً راہِ خدا میں لڑ رہے تھے دشمن چھپتے پھرتے ہیں مگر ذوالفقار علی تو اُن پر قہرِ خداوندی اور غضبِ الٰہی بن کر برس رہی ہے لشکرِ یزیدی میں ایک ہنگامہ برپا ہو رہا ہے اور امامِ مظلوم کو جیسے جیسے بے گناہ شہیدوں کی یاد آتی جاتی ہے

پیکرِ جلال: آپ پیکرِ جلال بنے جاتے ہیں کربلا کے دولہا کے رُخِ منور کی تابانیوں سے ریت کے ذرّے اس طرح چمک رہے ہیں جیسے آفتاب زمین پر اتر آیا ہو جلالِ حسینی دیکھ کر شامیوں کے چھکے چھوٹ گئے عراقیوں کو عرق آنے لگے کوفیوں کے دل ٹوٹ گئے ..... خون کے ندی نالے بہہ گئے لاشوں کے انبار لگ گئے اس وقت آپ کے جسم پاک پر بھی کئی زخم آچکے ہیں زخموں سے خون بہہ بہہ کر فاطمہؑ کے لال کا لباس سرخ ہو چکا ہے تصویرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ قبائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی تار تار ہو چکی ہے امام الانبیاء یہ ظلم و ستم دیکھ کر بڑے بے چین ہو رہے تھے۔

بے چین روح سید لولاک ہو گئی۔
تیغوں سے مصطفیٰ کی قبا چاک ہو گئی۔

اس وقت گھوڑے کی زین بھی خونِ حسین سے تر ہو چکی تھی اور گھوڑا بھی گردن سے لے کر پاؤں تک تیروں تلواروں سے چھلنی ہو چکا تھا مگر صابر کا مرکب تھا

Marfat.com

پیکرِ استقامت بن کر اپنے سوار کا ساتھ نبھا رہا تھا۔ صابروں کے امام کی سواری بھی صبر و شکر کا کامل نمونہ پیش کر رہی تھی پھر آپ پر ایسا وقت بھی آگیا کہ چاروں طرف سے حملے ہونے لگے۔ کوئی ظالم نیزہ مارتا ہے اور کوئی بدبخت تیر مارتا کوئی خنجر مارتا ہے کوئی برچھی لاکر مارتا ہے اور نقشہ یوں تھا۔ ؎

چلتے تھے چار سمت سے بھالے حسینؓ پر
ٹوٹے ہوئے تھے برچھیوں والے حسینؓ پر
یہ دکھ نبیؐ کی گود کے پالے حسینؓ پر۔
قاتل تھے خنجروں کو نکالے حسینؓ پر
تیرِ ستم نکالنے والا نہ کوئی تھا۔
گرتے تھے اور سنبھالنے والا نہ کوئی تھا۔

صبر و استقامت: آپ اس حالت میں بھی بڑے صبر و استقامت کے ساتھ ڈٹے ہوئے تھے کیونکہ دین اور شریعت مصطفیٰؐ کی پاسبانی اور حق و صداقت کی سربلندی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینا مومن کی معراج سمجھتے تھے مگر امامِ مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسمِ انور سے خون زیادہ نکل چکا تھا۔ کمزوری بہت ہو چکی تھی پھر بھی آپ ثابت قدم یہ امیر قضا پر شاکر رہیں ؎

ذبح لڑائی دے سے جد شاہ دا تیراں بدن پروتا۔
امیر قضا پر صابر شاکر ثابت قدم کھلوتا

اور دربارِ ایزدی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میرے نانے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دنیا میں ان کی طرف سے فدیہ ہوں اور پھر روتے ہوئے یوں فرمایا۔

Marfat.com

ہتھ دونویں ول کھبے آ ئے راوی ذکر لیاندا
یارب بخش محمدی اُمت ہیں بدلہ سبھاندا۔

خونِ اہلبیتؑ اور حدیثِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس وقت حضور نبی اکرم حبیب اکرم شفیع معظم بھی وہاں موجود تھے۔ صبح سے شہدائے کربلا کا خون شیشی میں جمع کر رہے تھے اور سید الانبیاء کا نورانی جسم گرد و غبار سے آلودہ ہو چکا تھا۔ پریشن مبارک کے بال بکھرے ہوئے تھے یہاں پر حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ ام المومنین سے روایت ہے فرمایا آپ نے کہ میں نے حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَہِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا۔ میں نے عرض کی کیا سبب ہے

یَا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں اس وقت کربلا کے میدان میں حاضر ہوا تھا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے دسویں محرم کو دوپہر کے وقت خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ کے بال مبارک بکھرے ہوئے اور غبار آلودہ تھے۔ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْھَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ۔ آپ کے ہاتھ مبارک میں شیشی تھی جس میں خون تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ یہ کیا ہے فرمایا یہ میرے نور العین حسینؓ کے گلے اور جسم کا خون ہے اور اس کے اصحاب کا خون ہے پس میں نے خبر حاصل کی کہ جس روز مجھے خواب آیا وہی روز حضرت امام حسین کی شہادت کا تھا۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مشکوۃ شریف ۵۷۲۔

Marfat.com

دوستو یہ کون تھے جو نواسۂ رسول پر تلواریں اور نیزے مار رہے تھے جو علی شیرِ خدا کے لال کو زخمی کر رہے تھے۔ بلکہ یہ یہودی تھے عیسائی تھے مشرک و کافر تھے نہیں نہیں یہ اُس کے نانے کے اُمتی تھے یہ اُس کے نانا کے اُمتی اور مُقتدی اور مرید تھے۔ یہ ظالم عہد شکنی کر چکے تھے یہ ظالم آپ پر ہر طرف سے وار کیئے جاتے تھے پھر مارے زخموں کے سارا جسمِ اقدس چُور چُور ہو گیا حتیٰ کہ منبیٰ و علی کا نونہال پشت زین پر بیٹھنے سے بھی مجبور ہو گیا۔ ہائے ہائے وہ نُور کا پتلا آغوشِ ناز کا پلا ہوا لال افسوس اُس نازنین بدن پر جو بہشت کی گلاب کی پتی سے بھی نازک تر تھا بہتّر زخم کاری لگ چکے تھے اور حضرت جبرائیلؑ ہاتھوں میں ذبحِ عظیم کی سند لیئے بڑی شدّت سے اِنتظار کر رہا ہے کہ وارثِ ذبحِ عظیم آجائے تو یہ تحفہ پیش خدمت کروں تمام ملائکہ صف بہ صف حضور نبی اکرم حبیبِ مکرّم شفیعِ معظّم کے نواسے کا اِنتظار کر رہے غم میں آنسو بہا رہے ہیں زمین تھرّا رہی ہے آسمان کانپ رہا ہے اُس وقت آسمان میں حالت یوں تھی۔ ؎

تھر تھر کنبیا عرش ربانا کوک پئی آسمانی
دیکھ تماشہ قدرت والا رُنے ملک نورانی

تیراں اُتے تیر ظلم دے باہجہ حسابوں لگے۔
کول نہ بھائی باپ تے ہائی دشمن سبّے کھبّے۔

روایت ہے کہ ایک شقی ظالم کا تیر آپ کی پیشانی انور پر ایسا لگا کہ تمام چہرہ لہو سے تر بتر ہو گیا پھر تو آپ بار بار مُنہ پر ہاتھ پھیرتے اور ہاتھ میں خون لے کر منہ اور سر پر ملتے اور فرماتے کہ آج نانا جان کے سامنے اسی طرح لہولہان جاؤں گا اپنے بابا علیؑ شیرِ خدا کو اسی طرح رُخسارہ خون آلود اپنا دکھاؤں گا اماں جان خاتون جنتؑ کو اسی طرح اپنا رنگین پیراہن دکھاؤں گا

Marfat.com

سب کو بلاؤں گا کہ آپ کے بعد اُمتیوں نے میرے ساتھ یہ کیا اور پھر یوں کہا۔

ایسے شکل تے صورت اندر جاساں پاس نبی دے
خونی بدن تے چہرہ ابیو کرساں طرف علی دے
عرض کراں گا نانا صاحب ویکھیں حالت میری
ایہہ کجھ کیتا تیرے پچھوں ظالم اُمت تیری۔

ستر الشہادتین صفحہ نمبر ۷۶۔

جس وقت آپ زخمی ہوگئے تو عمر و بن سعد کے کہنے پر شمر لعین نے کچھ فوجی لے کر حضرت امام مظلوم حضرت امام حسین رضؓ کو گھیرے میں لے لیا مگر ان ظالموں پر ذوالفقار حیدری ایسی چلائی کہ تمام کو فی النار کر دیا شاید یہ جنگ قیامت تک بھی ختم نہ ہوتی مگر شمر لعین نے ایک فریب کیا کہنے لگا وہ دیکھو زینبؓ بھائی کی تڑپ میں خیمے سے باہر آگئی اُس وقت امام مظلوم نے پلٹ کر دیکھا تو ذرعہ بن شارق نے تلوار کا وار کر دیا آپ کا بایاں بازو کٹ گیا تو اُس وقت آپ نے ذرعہ کے وار کا جواب دینا چاہا مگر کمزوری سے دایاں ہاتھ اٹھ نہ سکا۔ سہ

ڈِٹھا پَرت حسینؑ نے کھا غیرت اَگے پچھے گویا حیرت چھا گئی اے
ذرعہ شارق دے پت تلواری کھٹے ہتھ نوں کٹ وگا گئی اے

دوستو اُس وقت حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا میدان کربلا میں موجود تھیں کیونکہ حیات القلوب کتاب میں لکھا ہے کہ دسویں محرم کو دوپہر سے پہلے ایک بزرگ نے آپؑ کو خواب میں دیکھا کہ میدان کربلا اپنے دامن سے صاف کر رہی ہیں اور رو رو کر اس زمین پر چھڑکاؤ کر رہی ہیں اور یہ کہہ رہی ہیں کہ میرے نور العین حسینؑ یتیم نادر نے اِس جگہ شہید ہونا ہے کہیں جسم پر کوئی کنکر نہ چبھ جائے۔ سہ

Marfat.com

رباعی

بیٹی بنی وی سیدہ فاطمہؓ نے کربلا میدان صفا کیتا
میرے لال نوں جیہیں ناں روڑکن کرو یکھ کسطراں حق ادا کیتا
مانواں کنڈے دی پیڑ نہ سہہ سکن سہہ لیا جو تیر قضا کیتا
رحیم بخش حسینؓ نے صبر کیتا رب صابراں دا پیشوا کیتا

جب آپ کا دایاں ہاتھ بھی کام نہ کر سکا تو پھر تو ظالموں نے پے در پے وار کرنے شروع کر دیئے۔ ایک بدبخت نے آپ کے سینۂ پاک میں نیزہ مارا آپ کو بہت کاری زخم لگ گیا پھر لعینوں نے اوپر سے تیروں کی بارش شروع کر دی آپ کو گھوڑے سے گرانا چاہتے تھے یہاں شعر ملاحظہ کریں۔

نیزہ اِک نے ماریا وچ سینے پھر تیراں دا مینہ برسان لگ پئے
دل کیہے دے سجدے کرنوالے ہتھیں اپنے ہی کیہے نوں ڈھان لگ پئے

معراج امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ: پھر تو آپ دیدۂ شوق بن کر مشاہدۂ جمال مطلق میں محو ہو گئے نہ تو زخموں کی خبر نہ قاتل کا خیال نہ عزیزوں کے کٹنے کی پرواہ اگر کوئی پرواہ تھی تو ہماری ہی بخشش کی پرواہ تھی۔

روایت ہے کہ جب عرشِ زمین سے فرشِ زمین پر تشریف لاتے گئے تو ایک آواز آئی سہ۔

سنبھل جاویں وے مسافر بچیا ہیں چک لواں وچہ جھولی
شالا جان دوزخ وچہ جنہاں تیری لاش مٹی وچہ رولی

Marfat.com

دوستو! یہ آواز حضرت خاتونِ جنت امامِ مظلوم امام حسین رضی اللہ عنہ کی ماں فاطمۃ الزہرا کی تھی

اُس وقت خیمۂ اطہر میں ایسا شور ہوا کہ قیامت برپا ہوگئی گلے پر تیغِ خونخوار چل گئی حضرت شہر بانو رو رو کر کہنے لگی آہ اے جانِ عالم اے امام محترم آپ مدت کی آس توڑ کر جا رہے ہیں ہم کو یہاں میدان میں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ افسوس میرے دم آپ کو کچھ سہارا نہ دے سکے تقدیر الٰہی تو روک نہ سکے اُس وقت آسمان و زمین تھرا گئے فرشتگانِ ارض و سما اور ارواحِ انبیاء تڑپ گئے سے۔

حالت ویکھ فرشتے رتنے منہ وچہ انگلیاں پایاں
جسدم سوہنیاں نازک زلفاں وت زمین تے آیاں
جہاں ہیں انقلاب خوں بداماں بر ملا آیا!
فلک کا شق ہوا سینہ زمین پر زلزلہ آیا۔
اندھیرا چھا گیا سورج ہوا پنہاں نگاہوں سے
غبار اٹھا دھواں بن کر زمین کی سرد آہوں سے

ہاں تو امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھوڑے سے گرنے سے پہلے مدینہ پاک کی طرف چہرہ پاک کیا اور صبر و شکر سے عرض کی نانا جان آپ کی خبر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا پوری ہوئی یہاں پر علامہ صاحب فرماتے ہیں۔

ستر ابراہیم و اسماعیل بود ۔ یعنی آں اجمال را تفصیل بود

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قربان کرنا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قربان ہونا یہ تو ایک بھید تھا اصل میں تو قربانی امام عالی مقام

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی ۔

اسرار رموز علامہ ڈاکٹر اقبال صفحہ ۱۲۶

شہادتِ امام عالی مقام رضؓ

جس وقت امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے سے گرے تو زمین و آسمان میں ظالموں کے جبر و تشدد پر لرزہ طاری ہوگیا پھر تو ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ آپ کا سر مبارک تن سے جدا کر دے مگر آپ کے جلال و رعب کو دیکھ کر پیچھے ہٹ جاتا اُس وقت ایک شخص سنگی تلوار لیئے آیا آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ تو ہٹ جا للہ تو مجھے مار نہیں سکتا سر تن نازک سے اتار نہیں سکتا ۔

میرے مارنے والا سفید داغ والا ہوگا مجھے افسوس آتا ہے کہ تو بے فائدہ عذاب دوزخ میں گرفتار ہوگا ۔ آپ کی یہ بات سُن کر وہ شخص رونے لگا اور عرض کی یا ابنِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس حال کو پہنچ گئے ہیں لیکن پھر بھی ہم لوگوں کا غم کھاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ کوئی دوزخ میں جائے غضب الٰہی کا خنجر کسی کے سر پر چلے پھر اُس شخص نے وہی تلوار جو شہید کرنے کے واسطے لایا تھا ہاتھ میں لی اور عمرو بن سعد کے پاس دوڑا ہوا گیا عمرو بن سعد لعین نے کہا کیوں رویا ہے کیا امام حسین کو مارا ہے اُس نے کہا نہیں اے ملعون میں تیرے قتل کے لیئے آیا ہوں

بس یہ کہتے ہی عمرو بن سعد ملعون پر تلوار چلا دی اُس ملعون کے سپاہی اُس شخص پر ٹوٹ پڑے ہر جانب سے تیر چلانے لگے اُس نے باواز بلند پکارا یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجھے لوگ آپ کے محبت میں مارتے ہیں آپ گواہ رہیں قیامت کے دن مجھے بھولنا نہیں للہ کرم فرمانا اور اپنے شہیدوں کے ساتھ بہشت میں لے جانا امام عالی مقام نے اُس جگہ

Marfat.com

سے آوازدی کہ شاباش اور روتے ہوئے فرمایا ہاں ایسا ہی کروں گا بیٹک
آپ جنت میں نہ جائیں گے جب تک اس کی دشمن تک کہ بھی جنت میں نہ جا دوں گا اور پھر فرمایا۔ ؎

رو کر کہا امام پیارے ہاں تو وی صبر کمانا۔
جد تک تو وی نہ جنت جاسیں تو بھی جنت جانا۔

کیونکہ تجھے ہی تو دین کی خاطر اور میری محبت میں شہید ہونا ہے میرے بچے بھی ظالموں کے ہاتھوں اسی لیئے شہید ہوتے ہیں اور پیاس پیاس کرتے جنت کی طرف سدھارے ہیں تجھے معلوم ہے جو کچھ ظالموں نے کیا ہے ؎

جو جند بنی تو وی وار گئے تو جنت دے حقدار گئے۔
خود تر گئے ہور اتار گئے کہو لا الہ الا اللہ محمد سرور صلی اللہ

تینوں یاد جو کربل بیتی اے۔ اک بوند نہ پانی پیتی اے
سر آئی رضا من لیتی اے کہو لا الہ الا اللہ محمد سرور صلے اللہ
پر دتی جان تے اپنی آن نہ دتی ہتھوں نہیں شریعت جان دتی
ایتھے آل ساری قربان کیتی کہو لا الہ الا اللہ محمد سرور صلی علیہ

اُس وقت عرش سے فرش تک افسوس کی لہر دوڑ گئی وحوش وطیور جن و ملک کے دلوں میں خارِ غم گڑ گیا۔ زمین کانپ گئی آسمان دہل گیا شفق آسمان سرخ ہو گئی خون گرنے لگا حالت یوں تھی۔ ؎

ڈولیا عرش ربانا اسدم ملکاں نیز وہائے۔
زلزلہ کرسی تائیں آیا بدل خون وسائے۔
کل حیوان جنگل دسے رودن لال علی دسے تائیں۔
سب چرند پرند نمانے رورو مارن ڈھاہیں

Marfat.com

اُس وقت ایک جنگلی کبوتر نے اپنے پَر و بال خونِ حسین میں آلود کر لیئے اور اُڑ کر سیدھا مدینہ پاک کو آیا اور روضہ پاک کے گرد چکر کھانے لگا اُس کے پَر و بال سے خون ٹپکتا تھا اہل مدینہ حیران تھے۔ کہ ماجرا کیا ہے کچھ دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ خاتونِ جنت کے لختِ جگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میدان کربلا میں شہادت پا چکے ہیں۔

دِن جُمعہ محرم دی دسویں نوں فوج جاں رہیاں کٹاریاں پھیر دیاں
توبہ فرش کی عرش نے گدیاں گردان الیں ظلم طوفان اندھیر آں

روضۃ الشہداء ۳۳۹

اُس وقت درختوں کے پتے ہل ہل کر آپس میں کفِ افسوس ملتے تھے آواز گریہ و زاری ہر چہار جانب سے آتی تھی زمین سے خون بہتا تھا پتھروں سے خون نکل رہا تھا۔ ہائے ہائے کی آوازیں آرہی تھیں۔

کفِ افسوس رو کر آہوان دشت ملتے تھے۔
زمین کربلا سے خون کے چشمے اُبلتے تھے۔

دسویں محرم کو جس روز امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید ہوئے لوگوں کے مٹکے اور گھڑے بجائے پانی کے خون سے بھر گئے۔

سرّ الشہادتین صفحہ ۳۲ روضۃ الشہداء صفحہ ۳۳۸

روایت ہے کہ ایک ظالم کے نیزہ مارنے سے آپ بے ہوش ہو گئے شمر لعین اچھل کر سینے پر شاہ کے جو خزانۂ عرفان تھا چڑھ بیٹھا آپ نے آنکھ کھول کر دیکھا اور فرمایا تو کون ہے اُس نے کہا میں شمر ہوں آپ نے فرمایا اپنے منہ سے کپڑا ہٹا۔ جب اُس ظالم نے کپڑا ہٹایا تو اُس کے دانت گر سے ہوئے تھے۔

Marfat.com

پھر فرمایا ذرا سینہ اپنا کھول اُس معلون نے سینہ کھولا آپ نے دیکھا
کہ اُس کے سینے پر برص کے سفید داغ ہیں تو فرمایا

صدق اللہ ورسولہ قال رسول اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی
کلب ابقع یبنع فی اہلبیتی وکان شمرؓ ابرص۔ سچ کہا اللہ اور رسول
کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں دیکھتا ہوں ایک کتا مختلف رنگ والا منہ ڈالتا
ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا وہ شمر کوڑھ کی بیماری والا۔

رسترا الشہادتین صفحہ ۲۸

اُس وقت امام مظلوم نے پوچھا اے شمر تو جانتا ہے کہ آج کونسا دن
ہے کونسی تاریخ ہے کہا شمر نے دسویں محرم کی اور جمعہ کا دن ہے پھر آپ
نے فرمایا کونسا وقت ہے کہا شمر لعین نے خطبہ پڑھنے کا اور نماز ادا کرنے
کا پھر فرمایا امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ اس وقت خطیب
لوگ مسجدوں میں خطبے اور نعتیں پڑھتے ہوں گے اور تو میرے ساتھ یہ معاملہ
کر رہا ہے میرے مارنے سے تو خود مر رہا ہے۔ افسوس ہے کہ اے شمر
یہ وہ سینہ ہے جس پر میرے نانا جان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
روئے مبارک ملتے تھے اور تو اُس پر سوار ہو کر بیٹھا ہے اے شمر ذرا
میرے سینے سے اُٹھ اور میں دو فرض ادا کر لوں جب میں سجدے میں جاؤں
تو میرا سر کاٹ لینا کیونکہ سجدے میں سر کٹنا میرے بابا علی شیرِ خدا کی سنت
ہے دوستو امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خون سے وضو تو کر ہی چکے
تھے قبلہ رخ ہو گئے جب آپ سجدے میں گئے تو شمر لعین صبر نہ کر سکا آپ کو
نماز تمام کرنے نہ دی ناگاہ خنجر سے اُس نے سر انور کو جسم اقدس سے جدا
کر دیا۔ جسے رسولوں کے سردار بوسے دیا کرتے تھے غائب سے آواز

Marfat.com

آئی حسین لاکھوں نے سجدے کیئے مگر تمہارا انوکھا ہی سجدہ ہے ؎
لاکھوں نے سجدے کیئے تیرا عجب انداز ہے۔
یہ وہ سجدہ ہے کہ جس پر خود خدا کو ناز ہے۔

شہید اللہ اکبر ہو گئے اسلام کی خاطر
بنی کی آن کی خاطر خدا کے نام کی خاطر
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(سر الشہادتین)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا

دوستو احباب حضرت شہر بانو رضؓ اور سیدہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا صبح سے رو رو کر تھک چکی تھیں آنسو خشک ہو چکے تھے۔ مگر وہ یہ قیامت خیز منظر دیکھ رہی تھیں جناب شہر بانو رضؓ کا اس وقت جو حال ہوا وہ بیان سے باہر ہے جس کا سہاگ اجڑ جائے جس کے بیٹے خاک کی ڈھیری بن جائیں جس کی گود خالی ہو جائے جس کے سر کا محافظ شہید ہو جائے اس کے حال کو بیان کیسے کیا جا سکتا ہے اور پھر جس کا بھائی ذبح ہو جائے جس کے بیٹے سامنے تڑپ تڑپ کر ختم ہو جائیں جس کے بھتیجے تلواروں اور نیزوں سے چھلنی ہو کر شہید ہو جائیں اس کا حال کیسے لکھا جا سکتا ہے۔ یہ دونوں دیکھ کر بے ہوش ہو گئیں پھر ہوش آیا تو دیکھا کہ ظالم امام مظلوم کی لاش پر گھوڑے دوڑا رہے ہیں روایت ہے کہ شہید راکب دوش نبی آپ کے گھوڑے نے منہ اور نیشانی خون میں رنگا اور میدان کربلا میں ادھر ادھر دوڑتا پھرتا اور اپنا سر زمین پر مارتا پھرتا کہ بی بی زینب اور شہر بانو کے پاس کس منہ سے جاؤں جب انہوں نے میری پیٹھ پر امام حسین رضؓ کو نہ دیکھا تو اُن کا کیا حال

Marfat.com

ہو گا. چنانچہ جب گھوڑا روتا ہوا خیموں میں آیا تو خالی گھوڑے کو دیکھ کر سب کے سب اس کے گلے سے لپٹ گئے پھر اتنا روئے کہ جگر حا ملانِ عرش کے پھٹ گئے پھر گھوڑے سے پوچھا.

روندے حرم بھیندے گھوڑے کتھے شاہ اساڈا

کیوں دل تیرے وچہ آیا آیوں سٹ دورا ڈا ا

اُس وقت گھوڑے کی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہو گئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرض کر رہا ہے. اے بیبیو! امام حسین رضؓ تو مجھ سے بچھڑ گئے ظالموں نے شہید کر دیئے. ؎

چھم چھم نیر اکھاں وہتیں ڈوہلے بوے نہ زبانوں

حالت پئی بتاونے اُسدی گیا حسینؑ جہانوں

اُس کے بعد وہ گھوڑا اور رو کر حضرت عابدؑ بیمار کے قدموں پر اپنا لہو لہان منہ ملنے لگا پھر ایک دم مدہوشانہ اور ہنہناتا ہوا میدان سے نکل گیا پھر کسی کو اُس کا پتہ نہ ملا۔

روضۃ الشہداء ص ۳۳۴

شمر کی بے ادبی: بعد میں شمر لعین چند شاطین کو لے کر اپنی فتح کی نوبت بجاتے ہوئے اور خیموں کو لوٹنے کے واسطے آگے بڑھے اور خیمۂ عالی میں اُس شہنشاہ کے جن کی ڈیوڑھی پر جبرائیل میکائیل جھک جھک کر سلام کرتے تھے ملائکہ مقربین بلا اِذن قدم نہ دھرنے تھے. بلا خوف و خطر گھس آئے جب پاک دامنوں نے شور و غل سنا تو اُس خیمے میں جو اندر خاص عورتوں کے رہنے کا بنا ہوا تھا اپنے کو چھپایا وہ ظالم اس ارادے سے آئے تھے کہ حضرت امام حسین رضؓ کے گھر سے بہت مال ملے گا۔

Marfat.com

مگر وہاں تو اللہ جل شانہٗ کا نام تھا۔ مایوس ہوئے تو کبڑے جی اکھٹے کرنے شروع کر دیئے اور حضرت زین العابدینؑ بیمار بخار میں بے ہوش پڑے ہیں۔ شمر لعین نے پورے زور سے گھسیٹا کہ بیمار نے آنکھیں کھول دیں سر پر ظالموں کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ ان خیموں کا محافظ بھی شہید ہو چکا شمر نے چاہا کہ اس شجرِ نبوت و رسالت کو بھی ختم کر دیں خون اس کا بھی بلفرب خنجر آب دار کے بہادر ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس کا سر بھی قلم کر دو حضرت زین العابدین سنبھل کر اٹھنے لگے تو علی کی بیٹی کو جلال آگیا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غضب میں آکر فرمایا

شمر کی بے ادبی

بے غیرت انسانو۔ کچھ شرم کرو اب بیمار کو بھی قتل کر دو گے آؤ پہلے ہمیں قتل کرو پھر اسے بھی قتل کر لینا

بی بی کہیا شمرنوں موذی اوّل مارا سائیں۔

بعد اساندے عابد تائیں ظالم قتل کرائیں۔

بات یہاں تک پہنچی تھی کہ عمرو بن سعد بھی آگیا اور شمر کو کہا کہ بے حیا شرم کر ان کا فیصلہ یزید پر چھوڑ دے ؎

سُن کے شور عمرو آ پہنچا آکھے کجھ شرم ہن کھائیں۔

لیس کریں ہن زندہ جیہڑے پاس یزید لیجائیں

روضۃ الشہداء ۳۳۴ مترجم علامہ صالم چشتی

فریادِ زینب

پھر اس کے بعد ظالم اپنی ظاہری فتح پر نوبت بجا کر خوشی کرنے لگے اس وقت سیدہ زینبؓ کی آہیں نکل گئیں بھائی کی لاش دیکھنے کو میدان کی طرف نظر اٹھائی تو لاش ثابت نظر نہ آئی پھر آواز دی او ظالمو! میں تو اپنے بھائی کی لاش کو بھی ترس گئی ہوں اور تم

Marfat.com

عیدیں منا رہے ہوا ور پھر یوں کہنا۔ ؎

دکھی بھین حسین دی ہائیں ہائے لوں لوں وچہ لکھاں پیڑاں گجھیاں نے
یں تے بھائی دی لاش نوں سہکنی ہاں تساں عیداں بے درد یو سجھیاں نے
اگ دوزخ دی بجھ گئی ویکھ سانوں تساں اگاں نہ طالمو بجھیاں نے
دائم بجلیاں قہر قہار دیاں جبر سے دکھیڑے کمائی وچہ رجھیاں نے

آخر شام ہوگئی رضائے الٰہی پر خوش ہونے والے ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوگئے نماز پڑھ کر خاندان رسول کی لٹی پٹی شہزادیاں عابد بیمار کے سرہانے اپنی حالت پر رو رہی ہیں کوئی تسلی دینے والا بھی نہیں دوستو!

تسلی دیتا بھی کون علی اکبر کا لاشہ تو گرم ریت کے نیچے دفن ہے حضرت عباس علمدار کی لاش کے بھی کئی ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ حضرت قاسم بھی شہید ہو چکے ہیں ان کے دکھوں اور دردوں کا مداوا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ، بھی نانا کے حضور میں پہنچ چکے ہیں پھر تسلی کون دیتا ان کے سامنے تو ایک اور امتحان کھڑا تھا کہ ؎

پچھلی رات بھرا حسینؑ باہجوں جانے رب جیویں بھین گزاردی اے
روز محشر تھیں ودھا وہ شب فرقت جند لبانتے زینب دکھیاردی اے

حضرت زینب کا پہرا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابھی تو رات کو شہیدوں کی لاشوں کا پہرا دینا ہے بھائیو اس المناک رات سے بڑھ کر نہ کوئی رات آئی ہے اور نہ آگے آئے گی حضرت بی بی سکینہ فریاد کرکے اس طرح خاموش ہو چکی ہیں جیسے موت کی آغوش میں پہنچ گئی ہیں اور حضرت زین العابدین ہائے ابا ہائے ابا پکار رہے ہیں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا میدان کی طرف پہرہ کرکے یوں پکارتی ہیں۔

Marfat.com

اے ویرا کریندا خوشی دے وچہ بہشت پیاری
ٹر گیا چھڈ بھا آ ساڈے روون گریہ زاری
اساں جدائی روز ازل دی قسمت وچہ لکھائی ۔
جدا ہویوں اج ساتھوں ویرا لٹ گئی کل کمائی ۔

وہ رات خدا ہی جانتا تھا جس طرح سیدہ زینبؑ نے گزاری ہو گی کبھی بھائی کی لاش کی طرف دیکھتی اور کبھی عابد بیمار کی طرف رو رو کر دیکھتی ہے اور زبان سے یوں پکارتی ہے ۔ ؎

شالا مرن نہ ویر کسے دے نہ ہون نمانیاں بہناں
جس بھین دا ویر نہ کوئی اس کی دنیا توں لیناں

رات آدھی جب گزر چکی تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہیدوں کی لاشوں پر پہرہ دینا شروع کر دیا اپنے ویر حسینؑ کی لاش پر جب آئیں تو دیکھا کہ لاش کے ٹکڑے ہوئے پڑے ہیں اس وقت آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ٹکڑے اکٹھے کیئے نور کی چادر سے غبار جھاڑی پھر قدموں کی طرف بیٹھ کر سر قدموں پر رکھ دیا اور رو کر یوں پکاری ۔

چمناں ویرن پر دلیسیا قدم تیرے بھین سنجوانڈے موتی وار دی اے
خاطر دین دے کیتی قربان ہستی رکھی جنب نہ خویش پر وار دی اے

اور پھر اٹھ کر کبھی عون و محمد کی قبروں پر آتی ہے اور کبھی علی اکبر جوان کی قبر پر آتی ہے اور کبھی علی اصغر معصوم کی ڈھیری پر آتی ہے رو رو کر کلیجے کو تھام کر رہ جاتی ہے میدانِ کربلاء میں غضب کا سناٹا چھایا ہوا ہے ۔ کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں ایسی آتی ہیں جیسے ریت کے ذرات رو رہے ہوں زمین فریاد کر رہی ہے ۔

Marfat.com

اچانک دیکھا تو ایک گھوڑے پر سوار میدان کی طرف آ رہا ہے سیدہ زینب نے دہلیں آواز دی آگے نہ آنا ایک پردہ نشین لاشوں پر پہرہ دے رہی ہے آواز آئی بیٹی میں کوئی غیر نہیں ہوں حضرت زینبؓ نے تسلی کے لیئے دوبارہ آواز دی آپ کون ہیں اس بات پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم تڑپ کر رہ گئے اور پھر یوں فرمایا! ؎

آواز نبی نے اگوں ایہہ جواب سنایا
میں تدھ غریب دا ہاں نانا بچڑی تیرا پہرہ دیکھن آیا۔

پھر اس وقت حضرت زینب نے رو کر عرض کی نانا جان ہم نے رضائے الٰہی پر قضائے الٰہی کو تسلیم کر لیا ہے۔ میرے ویر حسین نے صبر و شکر کر کے سب کچھ لٹا دیا ہے اور پھر یوں روتے ہوئے کہا!

؎ سر متھے تے من رضا لئی اے رکھ ہتھ اندے وچ قضا لئی اے
نیڑ صبر دی سخی حسینؓ صابر پکی بنھ کے سر تے چا لئی اے
اکبر اصغرؓ تے عون محمد نانا موت رب دی راہ دتے پا لئی اے
میرے ویر حسینؓ نے آپ نانا شہادت دے وچ میدان دے پا لئی اے

اور پھر رو کر عرض کی نانا جان آپ صبح کیوں نہیں آئے جب اکبر جوان کی لاش اٹھاتے ہوئے میرے بھائی جان کی کمر دوہری ہو رہی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ویر کے بازو قلم ہو رہے تھے۔ جب عون و محمد کو قصاب ذبح کر رہے تھے جب میرے بھائی جان امام حسینؓ کے گلے پر خنجر چل رہا تھا ہائے نانا جان ہم لٹ گئے تو آپ آئے ہیں باغ سارے کا سارا اجڑ گیا تو آپ آئے ہیں۔ بیٹی سکینہ یتیم ہو گئی تو آپ آئے ہیں یہ

Marfat.com

سُنکر حضورؐ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھیں مبارک پُر آب ہوگئیں روتے ہوئے فرمایا بیٹی زینبؑ میں نے صبح سے ہی تمہارا پورا امتحان اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میرے بیٹے حسینؑ نے ویسا ہی امتحان دیا ہے جیسا کہ اُن کے نانا حضورؐ کی خواہش تھی اور تم نے بھی اپنا حق پورا پورا ادا کر دیا ہے۔ باقی بیٹی تمہارا امتحان شروع ہے تم نے بنتِ رسول فاطمۃ الزہراؑ کے دودھ کی لاج اب بھی رکھنی ہو گی صابر شاکر بن کر رہنا۔ بیٹی اللہ تعالےٰ جل شانہٗ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (اچھا خدا حافظ)

Marfat.com

ماہ صفر کا وعظ!

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
عن ابی سعید نن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال من بشرانی بخروج الصفر
فقد بشرتہ بدخول الجنۃ:

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ بے شک آپنے فرمایا جو مجھے صفر کے نکلنے کی بشارت دے پس تحقیق میں اسکو جنت میں داخل ہونے کی بشارت دوں گا۔ یعنی جو کہے صفر گزر گیا ہے میری طرف سے اسکو بہشت کی بشارت ہو

سہ. جو خوشخبری دیوے مینوں جانے صفر مہینے۔
جنت دی خوشخبری اوسنوں آکھیا نبی نگینے

کیونکہ نو حصے بلائیں ماہ صفر میں نازل ہوتی ہیں اور ایک حصہ تمام سال میں نازل.

Marfat.com

ہوتا ہے۔ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم صفر کا مہینہ پاؤ تو اس کی بلاؤں کے دفع کرنے کے لیئے صدقہ دو اور صفر کی پہلی رات کو اور پہلے دن کو چار رکعتیں نماز پڑھ ہر ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے پانچ پانچ بار سورہ اخلاص پڑھو جو اس نماز کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس کو تمام بلاؤں سے بچائے گا اور برابر گنتی ہر ایک بلا کے جو اس مہینے میں نازل ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

سہ۔ جد یاد ماہ صفر مہینہ بڑی مصیبت والا
دیہو صدقہ دیچہ راہ اللہ دے نظر رکھے رب تعالیٰ۔
پہلے دن نے رات صفر دیچہ رکعتاں چار جو پڑھدا
بدے ہر مصیبت دے رب رحمت اُس تے کردا

انیس الواعظین صفحہ ۲۷۹

مصائب کا مہینہ: منقول ہے کہ اکثر نبیوں پر اسی مہینہ صفر میں مصیبتیں نازل ہوئی ہیں۔ اسی مہینے میں حضرت آدم علیہ السلام نے گندم کا دانہ کھایا اور جنت سے نکلے جس کی وجہ سے وہ تین سو برس تک روتے رہے اور اسی مہینے میں حضرت آدم علیہ السلام نے انتقال فرمایا اسی مہینے میں قابیل نے ہابیل کو منگل کے دن قتل کیا اور اسی مہینے میں اللہ تعالےٰ نے قوم نوح پر طوفان نازل کیا! اسی مہینے میں نمرود ظالم لعین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا۔ سہ۔
خلیل اللہ کو اس آگ سے انبار میں پھینکا۔

Marfat.com

گل توحید گویا غنچۂ گلزار میں چٹکا۔
اور رب تعالیٰ جل شانہ نے یوں فرمایا
قلنا نار کونی بردًا وسلمًا علیٰ ابراہیم۔
ٹھنڈی ہوجا ٹھنڈی ہوجا اللہ نے فرمایا۔
اُتے ابراہیم نبی دے حکم الٰہی آیا۔

یہاں پر آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ آگ بردًا وسلمًا کا حکم اس لیے آیا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم سید الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک موجود تھا اسی لیے

۵۔ وہ آتش گل حسین گلزار ہوئی۔
ادب سے جلد خدمت گار ہوئی۔

بحرمت مصطفےٰ سرور گرامی
وہ آتش ہوگئی ادبوں سلامی

اور اسی مہینے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنیا دنی سے رحلت فرمائی اسی مہینے میں حضرت ایوب علیہ السلام پر مصیبت پڑی اور اسی مہینے میں حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں پڑے اسی مہینے میں حضرت داؤد علیہ السلام سے لغزش ہوئی۔ جسکی وجہ سے وہ دو سو برس تک روتے رہے اور اسی مہینے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ذبح کیے گئے اسی مہینے میں حضرت زکریا علیہ السلام کے سر پر آرا چلا اور اسی مہینے میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ساتھ بدخلقی برتی کہ اُن کو کنوئیں میں ڈال دیا جسکو قرآن پاک نے یوں بیان کیا ہے

Marfat.com

فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیبت
الجُبّ

ترجمہ، پھر جب اُسے لے گئے یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں کیونکہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی شان اور قدر نہیں جانتے تھے۔

ع۔ قیمت یوسف دی یعقوب کریندا ال زلیخا لیندی
جان دیندی اک دِیدے بدلے اوہنوں ویندی ۔
خبراں کھوہ دچہ سُٹ دِتا یا کی اوہناندے بھائیے ۔
کھوٹے دریں وچ وتنوے اوہ دی زر دتا نے

وشروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ وکانوا فیہ
من الزاھدین

ترجمہ اور بھائیوں نے اُسے کھوٹے داموں گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا اور ان میں اُس کی کچھ رغبت نہ تھی ۔

ع۔ قدر یوسف دا بابل جانے جنے لال کھڑایا۔
یا پھر قدر زلیخاں جانے جس دے ہتھ نہ آیا ۔

معلوم ہوا کہ صفر کا مہینہ بڑا بھاری ہے۔
تذکرۃ الواعظین اردو صفحہ ۳۱۶ پ ۱۲ رکوع ۵ پ ۱۲ رکوع ۱۲

ماہ صفر اور بیماری: حضور سیّد اکرم حبیب مکرّم شفیع معظم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے۔

Marfat.com

من بشران بخروج الصفر فقد بشرته بدخول الجنة

بعض کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ماہ صفر میں مدینے شریف میں بیماری پھیل گئی تو صحابہ کرام بہت بیمار ہو گئے۔ یہاں پر آقائے دو عالم نے حضرت جبرائیل سے پوچھا کہ میرے صحابہ کرام کو صحت کب ہو گی تو جبرائیل نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد گزرنے ماہ صفر کے تب آپ نے نہایت شفقت سے جو آپ بیماروں پر رکھتے تھے۔

لشکر مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا!۔

من بشرانی بخروج الصفر فقد بشرته بدخول الجنة :

اور بعض کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لشکر کفار کے قلعہ کی طرف بھیجا ہوا تھا جب دیر ہوئی اور فتح نہ ہوا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین تھے۔ تو آپ کو خواب میں دکھایا گیا جب صفر کا مہینہ گزر جائے گا تو قلعہ فتح ہو جائے گا اور اور بہت لوگ مسلمان ہونگے۔ تب آپ نے خوشی میں آکر فرمایا

من بشرنی بخروج الصفر فقد بشر بدخول الجنة

فراق صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور بعض کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی مہم پر بھیجا ہوا تھا۔ جب بہت دن گزر گئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملنے کا بہت اشتیاق ہوا اسی لیئے آپ روتے ہوئے بارہا جنگل میں جاکر آنے والوں سے پوچھتے اور فرماتے۔

Marfat.com

ھل رایتم حبیبی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،
کیا تم نے میرے دوست صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے ۔

۵۔ آنے والے اہیو دسّو کتھے یار میرا ول روندا
جا کے کہنا اِس دِلبر نوں یار تیرا پیا روندا
ہویا شوق مِلن تیرے دا اپنے کول بلاویں
کھڑا سوالی دَر تیرے تے خالی نہ ہٹا دیں
کہوے سلام تینوں بھر یا پاک خداوند تعالےٰ
گزر گیا جد صفر مہینہ ملسی تملی والا
یار جنہاندے وچھڑ جاندے ہر دم روندے رہندے
جا کے شہروں باہر اوہ پھر راہ سجن دا دیہندے

اسی عالم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرضی آئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ماہ صفر گزر جائے گا ۔ تو میں آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جاؤں گا ۔ تب آپ نے خوشی میں آکر فرمایا

من بشرنی بخروج الصفر فقد بشرتہ بدخول الجنۃ

اور بعض کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت امام حسن و حسین سخت بیماری میں گرفتار ہو گئے تھے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا ان کو صحت کب ہو گی یہاں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صفر کا مہینہ گزر گیا تو حسنؓ و حسینؓ کو صحت ہو جائے گی تب آپ نے فرمایا !

Marfat.com

من بشرنی بخروج الصفر فقد بشرتہ بدخول الجنۃ

اور بعض کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم محبوب خدا سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی زندگی تلخ ہو گئی تھی اور اپنے مالک حقیقی کو ملنے کے لیئے بہت اداس رہتے اور کئی بار جنگل کی طرف جاتے اور جا کر کہتے یا اللہ مجھے کب اپنے پاس بلائے گا تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر یوں عرض کی کہ اللہ تعالے جل شانہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محبوب ہمیں بھی آپ کے ملنے کا بڑا شوق ہے۔ جب صفر کا مہینہ گزر جائے گا تو ہم آپ کو اپنے پاس بلالیں گے ۔ تب خوشی میں آکر آپ نے فرمایا

من بشرنی بخروج الصفر فقد بشرتہ بدخول الجنۃ

انیس الواعظین صفحہ ۲۸۲

وصالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرض الموت : لکھا ہے کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ صفر میں بہت بیمار ہو گئے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بہت غمگین تھے چار مرد اور تین عورتیں آنکھوں کی روشنی سے محروم ہو گئے تب حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر دست مبارک پھیرا تو وہ ٹھیک ہو گئے آپ کئی دن تک سخت علیل رہے لیکن چہار شنبہ کے دن آنکھیں مبارک کھولیں اور فرمایا کہ میرے پاس کون ہے ۔ تب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا نے عرض کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

فِدَاكَ رُوحِی اَنَا عَائِشَہ یَارَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
میری جان آپ پر قربان یارسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم میں
عائشہ ہوں ؛ ۔ سہ
کون بیٹھا ہے پاس اساڈے پاک نبی فرمایا !
میں عائشہ قربان نبی جی بول کے عرض سنایا

یہاں پر آپ نے فرمایا اے عائشہ تمہیں خوشخبری ہو اب میں تندرست ہوں پھر آپؐ نے غسل فرمایا بعد میں اُم المؤمنین نے کھانا پیش کیا آپ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا خاتون جنت کو بھی بلاؤ تاکہ کئی دنوں کے بعد میرے ساتھ کھانا کھائے

سہ. بیٹی فاطمہ جنت خاتون نوں جلدی پاس بلائیے
پچھوں بہت دناں ہن ایتھے رل کے کھانا کھائیے

یہ سنتے ہی باندی دوڑی اور خاتون جنت کو خبر کی آپ بہت خوش ہوئیں اور اٹھیں حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ساتھ لے کر اپنے ابا جان کے پاس تشریف لائیں اور کہتی تھیں کہ ابا جان میری جان آپ پر قربان ہو یہاں پر کہ آپ نے اپنی بیٹی کے سر پر بوسہ دیا اور اپنے پاس بٹھایا اور امیر المومنین حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی گود میں لیا۔ پھر پانچوں نے کھانا تناول کیا یہ سنتے ہی صحابہ کرام بہت خوش ہوئے اور اپنے گھروں میں کھانے کشادہ کیئے اور صدقات کیئے اسی لیئے آخری ماہ صفر کو چہار شنبہ کے دن لوگ گھروں میں کھانا کشادہ کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ لوگ اس لیئے خوشی کرتے ہیں کہ اس دن کو حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی تھی اور اسی دن کو فرعون لعین کے اپنے لشکر کے دریائے[1] نیل میں غرق کر دیا گیا تھا۔ اور اس

---

[1] بحیرۂ قلزم

Marfat.com

دن کو حضرت نُوح علیہ السلام کی کشتی طُوفان سے بچی تھی اِسی وجہ سے لوگ خوشی کرتے ہیں۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

ہاں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پھر اُسی دن عصر کے بعد سخت بیمار ہو گئے صحابہ کرام آپ کو دیکھ کر پھر پریشان ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ رو رو کر عرض کرتے تھے یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ دُعا کریں کہ میں آپ سے پہلے مر جاؤں کہ یہ فراق و جدائی درد و سوز نہ دیکھوں کیونکہ آپ کے بعد ہماری زندگی روتے ہی گزرے گی۔ ؎

اکھیاں روندیاں رہن ہمیشہ وچہ فراق تساڈے
بعد تساڈے یا نبی اللہ مندے حال اساڈے
دیکھے جام محبّت والا مینوں مست کتوئی۔
طالب تیرا روندا رہسی زندگی حال نہ کوئی

یہ بات سُن کر تمام صحابہ اکرام رونے لگے یہاں پر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

یا اصحابی و اخوانی کیف حالک بفراقی من بعدی

اے میرے دوستو اور اے میرے بھائیو تمہارا کیا حال ہو گا میرے فراق و جدائی میں میرے چلے جانے کے بعد اور پھر یوں فرمایا!

؎ حال تساڈا ہوسی کہیڑا وچہ فراق اساڈے
یا نبی اللہ تیرے باہجوں مندے حال اساڈے
عشق فراق تیرے وچ سجناں ہوسی حال آوارا
تَیں بِن دنیا اندر ساڈا ہونا کویں گذارا

Marfat.com

دِل دیّہ عشق دے بھانبڑ لا کے چلیائیں چھڈ ساڈا نوں
ساری عمراں روندے رہساں کر کر یاد تُسانوں

اعرابی کی آمد: چنانچہ اِسی عالم میں حضرت عزرائیل علیہ السّلام حکم کُل نفسٍ ذَائقَۃُ الْمَوْتُ والا حکم لے کر حاضر ہوئے اُس وقت حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنّت آپ کے پاس موجود تھیں حضرت عزرائیل علیہ السّلام نے آکر دستک دی یہاں پر خاتونِ جنت نے فرمایا!

من انت فی الباب

دروازے میں آنے والے تُم کون ہو عرض کی عزرائیل علیہ السلام۔ اَنا عربی کہ میں ایک پینڈو آدمی ہوں۔ قَالتَ من فعل بابی فرمایا میرے ابّا جان سے تُمہیں کیا کام ہے۔ میرے اَباجان کی طبیعت علیل ہے تم پھر آنا یہ سنتے ہی حضرت عزرائیل واپس ہو گئے اسی طرح دو تین دفعہ حاضر ہوا اور فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت واپس کرتی رہیں۔ وہ بڑی خوشی سے مدینے پاک کی پاک گلیوں کی زیارت کرنے چلا جاتا اور کہتا جاتا کہ اے خاتون جنت میں قربان آپ کی شان پر اور آپ کا بڑا احسان ہے کہ مجھے اُن گلیوں کی زیارت سیر ہو کر کروائی جو جنت کی گلیوں سے زیادہ خوشبو سے معطر ہیں۔ ایسا مزہ تو جنت میں نہیں جیسا مدینے پاک کی گلیوں میں ہے۔

ع۔ نہ جنت نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا
مزا جو مدینے کی گلیوں میں۔ دیکھا!

آخر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بیٹی

Marfat.com

دروازے پر کون ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اعرابی ہوں اور محبوب خدا بنی کریم رؤف الرحیم کو ملنے آیا ہوں۔ آپ نے یہ سن کر رونے ہوئے فرمایا! بیٹی یہ آنے والا انسان نہیں ہے۔ یہ تو وہ ہے جو بھائیوں سے بھائی جو ماں باپ سے بچوں کو چھوڑا دیتا ہے جو یاروں سے یار چھوڑ دیتا ہے جو بچوں کو یتیم کر دیتا ہے۔ ؎

بھائیاں نالوں بھائی وچھوڑے ماپیاں تھیں فرزنداں
یاراں نالوں وچھوڑے توڑے دل دیاں بنداں
کر یتیم بچے سڑ جاندا عزرائیل فرشتہ
انویں ہر دم کردا رہندا جویں رب نوشتہ

اعرابی عزرائیل تھا

فرمایا بیٹی یہ تو عزرائیل فرشتہ ہے جو میرے رب کے ساتھ مجھے ملانے کے لیئے آیا ہے۔ بیٹی اب میں اپنے خالق و مالک کے پاس جا رہا ہوں آپ نے صبر کرنا ہوگا۔ پھر آپ نے سر سجدے میں رکھ کر رب تعالیٰ کے دربار میں یوں عرض کی۔

یا اللہ! جان کندن کی سختی میری تمام امت کی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان پر ڈال دے۔ لیکن میری اُمت کو کل نفس ذائقۃ الموت کے وقت کوئی تکلیف نہ دینا اور پھر یوں عرض کی۔ ؎

جان کندن دی سختی امت جان میری پر آوے
پر آخر ویلے امت میری کوئی تکلیف نہ پاوے

پس نماز پڑھ کر اپنے خالق و مالک سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

جدائی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا :

جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیائے فانی سے تشریف لے گئے تو ہر وقت حضرت فاطمۃ الزہرا غمگین رہتی اور رو رو کر یوں عرض کرتیں ؛

ہجر فراق تساڈ سے بابا مار مکایا۔ مینوں
باجھ تساڈے حالت دلدی آکھ سناواں کہنوں
دن تے رات فراق تساں وچہ ہر دم روندی رہندی
تسبیح نام تساں دی بابا پڑھدی اٹھدی بہندی

لکھا ہے کہ دنیا میں پانچ آدمیوں کے برابر کوئی نہیں رویا۔ پہلے حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے باہر آئے اور تین سو برس برابر روتے رہے۔ دوسرے حضرت یعقوب علیہ السلام فراقِ حضرت یوسف علیہ السلام میں اتنا روئے کہ آپ کی آنکھیں مبارک سفید ہوگئیں۔ تیسرے حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں چوتھی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا فراقِ پدر میں۔ پانچویں حضرت زین العابدین بعد شہادت اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت کو سوائے مرضِ فراق پدر کے کوئی بیماری نہ تھی۔ بعد وصال سید الانبیاء کے چھ ماہ زندہ رہیں اور روتے ہی چھ مہینے کی زندگی گزار دی۔

Marfat.com

درشان

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

فَاسْئَلُوْا اَھل الذکر اِن کُنتُم لَا تعلمون

پس سوال کرو ذِکر والوں سے یعنی اللہ والوں سے کس چیز کا جو تم نہیں جانتے اور تمہارے پاس نہیں ہے۔

داتا دیتا ہے: یہاں پر ایک واقعہ بیان فرمائیں کہ داتا صاحب کے مزار پر ایک آدمی کھڑے ہو کر سوال کر رہا تھا کہ "اے فیض کے خزانے والے اے کرم الٰہی سے سب کچھ دینے والے اے ولیوں کی جھولی دلایت سے بھرنے والے اے گنہگاروں کو ولی بنانے والے میں نے آپ کے در پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آپ کا در فیض کا خزانہ ہے اس خزانۂ پاک سے مجھے بھی آج کچھ دو۔ یعنی مجھے آج دس روپے کی ضرورت ہے عطا کر دو۔ اور تو گنج بخش ہے۔

Marfat.com

س۔ گنجِ بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

وہ سوالی اس طرح سوال کر رہا ہے کہ ایک خشک ملاں اس شکل والا کہ سر کی بالکل ٹنڈ مونچھیں اُسترے سے صاف آنکھیں باریک سر میں گھسی ہوئی سر بالکل چھوٹا شلوار نیڈلیوں سے اُونچی یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی بتا دیا کہ ایسی شکل والے لوگ میری اُمت کو گمراہ کریں گے۔ جب وہ خشک ملاں آیا تو اُس نے جب حاجت مند کا سوال سُنا کہ داتا صاحب آج مجھے دس روپے عطا کر دو۔ ہم سنتے ہی وہ کہنے لگا کہ یہ شرک ہے جو تم کہہ رہے ہو۔ بھلا یہ قبر والا تم کو کیا دے گا یہ کہہ کر گزر گیا اور اس سوال نے اپنا سوال جاری رکھا جب وہ ملاں واپس آیا تو وہ سوالی کہنے لگا یا داتا اگر آج مجھے دس روپے نہ دیئے تو میں آپ کو داتا نہیں کہوں گا۔ اور پھر یوں کہا! س

دیوں کا رن ۔ داتا بنیوں دیہہ میں کھڑا سوالی
تینوں داتا کیسے نہئیے کہنا جے میں مُر گیا خالی۔

جب اُس ملاں نے دیکھا کہ یہ داتا صاحبؒ سے مانگ رہا ہے بھلا اسے داتا کب دے گا وہ تو قبر میں پڑا ہے۔ اس خشک ملاں نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دس کا نوٹ نکال کر جلدی سے کہنے لگا لو میں تمہیں دیتا ہوں داتا تمہیں نہیں دے گا۔ تو اُس سوالی نے ایک ہاتھ سے دُعا جاری رکھی اور دوسرے ہاتھ سے دس کا نوٹ پکڑ کر جیب میں ڈال لیا اور دوسرا ہاتھ ہلا کر کہنے لگا واہ

Marfat.com

داتا پیر سے دینے کا کمال کہ لے کر بھی اُس منکر سے بھی دیا جو آپ کو نہیں مانتا۔

وَلی ربانے کرم الٰہیوں نظر کرم دی کر دے
لے کر منکراں کولوں رقماں جھولی منگیاں بھر دے
اللہ نبی اولیاء بھر دیندے نے تو لیا
تِناں نوں جو منے نائیں اوہنوں لینو لیا

یہاں پر حافظ مُحمّد صاحب لکھوکے جو اہلِ حدیث حضرات کے جیّد عالم اور مُفسّرانِ قرآن میں یوں لکھتے ہیں۔ ؎

جے تنگی سختی دُکھ دُنجا دن چاہے رب کڈائیں
رُوح ولیاندے مدد بھیجن کجھ تعجّب نائیں۔

زینت الاسلام جلد ا صفحہ ۴۶

آپ کی لاہور میں آمد

آپ جب لاہور میں تشریف لائے تو اُس وقت راجہ رو کی حکومت تھی حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت اللہ اللہ کے ذِکر میں مشغول رہتے لوگ آپ کو دیکھ کر بھی ذکرِ الٰہی میں لگ جاتے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے خاص بندے وہ ہیں جن کو دیکھتے ہی خُدا یاد آجائے کیونکہ ایسے لوگ دُنیا میں نبی کی مثال ہوتے ہیں یعنی نصیحت وہدایت کرنے کے لیئے

الشیخ فی قومہ کالنبی فی اُمتہ من اراد ان یجلس مع اللہ یجلس مع اھل التصوف

یعنی شیخ قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں جو ارادہ کرے کہ میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی ہمنشینی کروں تو پس وہ اہلِ تصوّف کی مجلس میں بیٹھ جائے اور ان سے محبت کرے ۔

نال خداوند مجلس کرنی ہووے شوق جنہاں نوں
مجلس ولیاندی وچ بیٹھے ملے نصیب اونہاں نوں
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا!
او نشیند در حضورِ اولیاء

ولی اللہ سے ملا دیتے ہیں!

یہ اللہ والے ایسے پاک لوگ ہوتے ہیں کہ ان کی مجلس میں جاؤ تو بس خدا ہی خدا یاد آتا ہے۔ چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں ایک مرتبہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیعِ معظّم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اَلَا اُنبئکم بخیارکم کیا میں تمہیں نیک بندوں کی علامت بتاؤں صحابہ کرام نے عرض کی بلیٰ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہ وَسلّم ہاں یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایئے یہاں پر آپ نے فرمایا ۔ خیارکم الذین اذا رؤا ذکر اللّٰہ ۔

تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جن کی زیارت سے خدا یاد آجائے ہاں تو واقعی صاحب کو لوگ دیکھ کر لوگ بھی اللہ اللہ کرنے میں مشغول ہو جاتے کیونکہ اللہ وہیں موجود تھا۔

ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

بے شک اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں اسی طرح لوگوں کی تعداد بڑھتی گئی کیونکہ ان کو خدا وہیں سے ملتا تھا۔ حدیث شریف

Marfat.com

میں آتا ہے۔

لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدالمومن

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے فرمایا ہے کہ میری گنجائش نہ زمین ہے اور نہ ہی آسمان میں لیکن مردِ مومن کے دل میں میری گنجائش ہو سکتی ہے۔

مولانا روم اس حدیث شریف کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است
من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست
در زمیں و آسمان و عرش نیز
من نہ گنجم ایں یقیں داہ اے عزیز
در دلِ مومن بگنجم اے عجب
گو مرا جوئی دراں دلہا طلب

اگر کوئی مجھے تلاش کرنا چاہیئے تو مومنوں کے دلوں میں تلاش کرے۔

راجہ کی پریشانی: اسی لیے داتا صاحب کے پاس لوگ جمع ہوتے گئے اس بات کا پتہ جب راجہ رؤ کو چلا تو بہت پریشان ہوا اور اپنے سپاہی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ داتا صاحب کو کہنا کہ راجہ رؤ کا حکم ہے کہ آپ یہاں سے چلے جائیے اگر وہ نہ جائیں تو ان کی جھونپڑی تیل ڈال کر جلا دینا چنانچہ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں جانے کے لیئے نہیں آیا فقیر کی تو قبر مبارک بھی یہاں ہی ہو گی۔ اس بات پر سپاہیوں نے آپ کی جھونپڑی پر تیل ڈال کر آگ لگا

Marfat.com

دی تو آپ نے زبانِ اقدس سے فرمایا! اللہ اکبر! اُس زبانِ پاک سے جس کے متعلق حدیث شریف میں یوں آتا ہے. وَلسانہ التی ینطق بھا. یعنی میں اُن کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتے ہیں۔ بس وہ آگ اُسی وقت بجھ گئی انہوں نے پھر آگ لگا دی آپ نے پھر فرمایا اللہ اکبر بس آگ بجھ گئی سپاہیوں نے تیسری بار پھر آگ لگانی چاہیئے تو آپ جلال میں آگئے۔ اور پھر یوں فرمایا اے بدبخت لوگو!

اس جھونپڑی کو تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی دنیا کی آگ کیسے جلائے گی سہ.

اس کلی نوں اگ دوزخ ہرگز نہ جلاوے
دنیا دی اگ کسطرح پھر اس تے اثر لیاوے
رب دے اس کلی اندر بول وی فرمایا.
لیسعنی قلب عبد المؤمن وچہ حدیث دے آیا

اور پھر فرمایا وہ دیکھو کہ راجہ رؤ کے محلات کو آگ لگ گئی جب انہوں نے دیکھا تو آگ لگ چکی تھی کیونکہ:-

کلام اولیاء اللہ قضا کا تیر ہوتا ہے
نکل جاتا ہے جب منہ سے تو وہ اکسیر ہوتا ہے
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ شود

پھر انہوں نے آگ بجھانے کی بہت کوشش کی لیکن آگ اور زیادہ بڑھتی گئی آخر غلاموں نے راجہ راؤ کو کہا کہ جب تک داتا صاحبؒ کے قدم نہ پکڑیں گے

Marfat.com

تب تک آگ نہیں بجھ سکے گی آخر عاجز آکر آپ کے قدموں پر راجہ رڈ آکر گرا اور عرض کی حضور دعا کریں کہ میرے مکانوں کی آگ بجھ جائے یہاں پر آپ کو رحم آگیا اچھا بجھ جائے گی بس اسی وقت آگ ختم ہوگئی یہ دیکھ کر بہت لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے اور آپ کے غلام بن گئے اور پھر یوں پکار سے

نہ کتابوں سے نہ کالج کے کہے در سے پیدا .
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا .

ولی خدا دے بھانڈا بھر کے پانڈے خیر حضوردن
نال نگاہ دے پاک کریندے پور کردیندے نوراں

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے ولی جو زبان پاک سے کہہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اسکو پورا کردیتا ہے اور اللہ والوں کی مجلس اور در پر اگر حیوان آجائے تو انسان بن جاتا ہے صد افسوس ہے ان انسانوں پر جو ان کے در پر نہیں جاتے

امداد المشتاق مصنف مولوی اشرف علی تھانوی مولوی مشتاق احمد صفحہ ۵۲
پ ۱۴ رکوع ۲۲ مظاہر الحق دفتر اوّل صفحہ ۶۸ -

اصحاب کہف کا کتا :

یہاں پر اصحاب کہف کا واقعہ بیان کریں کہ کسی زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جو کہ توحید کا منکر تھا یعنی اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتا تھا اور بڑا ظالم تھا اس نے اپنی بادشاہی میں اعلان کرایا کہ میری حکومت ہے جس کسی نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو اس کو قتل کردیا جائے گا ۔ اسکی سلطنت میں کچھ اللہ والے بھی رہتے تھے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ولی رہتے تھے جو کہ دن رات اپنے رب

Marfat.com

کی عبادت اور ذِکر میں مشغول رہتے تھے اُنہوں نے جب یہ اعلان سُنا تو آدھی رات کو شہر سے باہر نِکل گئے جب اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے نیک بندوں نے پیچھے دیکھا تو اُن کے پیچھے ایک کتا بھی آرہا ہے ان اللہ والوں نے اس کتے کو دوڑایا چاہا کہ یہ بھونکے گا اور ہم پکڑے جائیں گے اسی خوف سے وہ کتے کو بھگاتے ہیں مگر کتے نے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کے ولیوں سے عرض کی کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے والوں سے محبّت کرتا ہوں یہاں پر اللہ تعالیٰ جلّ شانہ، کے ولیوں نے کہا کہ تو بھونکے گا اور ہمارا پتہ چل جائے گا تو کُتّے نے یوں عرض کی ۔ ؎

نہ میں بھونکاں نہ میں تُونکاں نہ میں شور مچاواں
شاید صحبّت نیکاں پاروں میں بھی بخشیا جاواں

ولیوں کا پہرے دار

پس آپ لوگ جہاں جانا چاہتے ہیں تشریف لے چلیں میں وہاں پر آپ کا پہرہ دُوں گا میری تو یہ تمنا اور آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کے وَلیوں کی محبّت سے میری بھی نجات ہو جائے گی اور قیامت کے دن میں بھی بخشا جاؤں گا۔ پھر اُس کُتّے نے عرض کی حضور اگرچہ میں کتا ہوں مگر یہ جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں میں آپ لوگوں کو بھونکوں گا نہیں پھر جب وہ اللہ والے غار میں داخل ہوئے تو وہ کتا غار کے منہ پر بیٹھ گیا جس کو قرآن پاک نے فرمایا۔

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

اور اُن کا کتا اپنے بازو غار کے منہ پر بچھا کر بیٹھ گیا اور تین سو سال تک بیٹھا رہا بس اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کو اُس کا یہ عمل پسند آگیا اور اُس کا ذکر قرآن

Marfat.com

پاک میں فرمایا اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دِن جنت میں اُن ولیوں کے ساتھ داخل کرے گا۔ سہ

عمل پسند کُتّے دے کیتے پاک خدا منظوری
اُس اصحاب کہف دے کتے پایا شان حضوری
آدم نسل خداوند اسنوں کرکے حشر اٹھاوے
نال بزرگاں عالماں لوکاں رَل کے جنت جاوے

حضرات اب دیکھنی یہ بات ہے کہ وہ کُتّا ہوکر اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی عزّت اور حفاظت کے لیئے تین سو سال تک غار کے منہ پر بیٹھا رہا اور اللہ والوں کی صحبّت میں ایسا محو ہوا کہ اپنے آپ کو چوکیدار تسلیم کیا مگر آج کل دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان اللہ والوں کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے وہ کتا لاکھ درجے اچھا ہے۔

اولئک کالانعام بل ھم اضل

یعنی یہ لوگ تو مثل جانوروں کی ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں یہاں پر کسی نے خوب لکھا ہے۔

جنہاں دِلاں وچہ عشق نہ رچیا کتے اُنہاں تھیں چنگے
مالک دے دَر بیٹھے رہندے صابر بھکے ننگے

معلوم ہوا کہ جب کُتّا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ولیوں کی صحبت اور محبّت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش پا سکتا ہے۔ تو ہم لوگ تو اشرف المخلوقات میں داخل ہیں اللہ والوں کی صحبت اور معیت سے بدرجہ اُولیٰ رحمت اور بخشش کے مستحق ہیں۔

Marfat.com

جنیدِ بغدادیؒ اور مجوسی :

اسی طرح ایک مجوسی حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے پاس آیا گلے میں زنار پہن کر اور اس کے اوپر مسلمانوں کا لباس پہن کر عرض کی حضور میں ایک حدیث کا مطلب پوچھنے آیا ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

اتقوا بفراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ

یعنی مؤمن کی فراست سے ڈرو اس لیئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس حدیث کا کیا مطلب ہے یہاں پر حضرت جنید بغدادی رح مسکرائے اور فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنا زنار توڑ کفر کو چھوڑ اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جا مجوسی نے جب یہ سنا تو فوراً پکار اٹھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔

کلمہ طیب پڑھ کر مسلمان ہوگیا یہاں پر مولانا رومی نے یوں فرمایا!

نور حق ظاہر بود اندر دلی
نیک بیں باشی اگر اہل دلی

اور پھر وہ مسلمان یوں پکارا

شکر خدایا شکر خدایا شکر تیرا من بھارا
کفر مٹاون والا سوہنا ملیا دلی سہارا

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں آپ کو معلوم تھا کہ یہ زنار پہن کر آیا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کافر ولی کے در پر آکر ایمان کی دولت پا سکتا ہے

Marfat.com

تو ہم تو پہلے ہی حضورِ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں ہم وہاں جاکر سب کچھ پا سکتے ہیں۔

ابوالحسن نوری کا واقعہ

تذکرۃ اولیاء صفحہ ۴۳۳

یہاں پر ایک واقعہ ابوالحسن نوری علیہ الرحمۃ کے علم کا بیان فرمائیں۔

چنانچہ واقعہ اس طرح ہے کہ بادشاہ بغوا الکبیر ترکی کی ایک لڑکی جو نہایت حسین و جمیل تھی اچانک اُسکو دنیا اور معاملاتِ دُنیا سے نفرت ہوگئی اور آدمی کی صورت بیزار ہوگئی حتی کہ مجنون مشہور ہوگئی آنکھوں سے ہر وقت روتی رہتی اور زبان سے کوئی کلام نہ کرتی اور رات کو نیند نہ آتی اور کھانا بھی نہ کھاتی اور ہر وقت ٹھنڈے سانس بھرتی اور رنگ اس کا زرد ہوگیا جب بادشاہ کو خبر پہنچی تو سنتے ہی بیقرار ہوا پھر اُس نے ہر طرف سے طبیب بلائے اور علاج کرانا شروع کیا کسی کے علاج سے فائدہ نہ ہوا جب تنگ آگیا تو حکم دیا جو اس کو تندرست کر دے گا اِس کے ساتھ اُس کا عقد کیا جائے گا یہ سُنتے ہی حکیموں کو جہاں جمع ہوگیا کوئی حکیم اس لڑکی کا حُسن دیکھنے کے لیئے آیا۔ کوئی مال حاصل کرنے کے لیئے آیا الغرض ہر ایک بالباس طبیب اُس لڑکی کا علاج کرنے کو آیا کوئی کچھ مرض بتاتا اور کوئی کچھ مرض بتاتا آخر کار سب کے باری باری علاج کیا کہ کچھ افاقہ نہ ہوا جب بادشاہ نے دیکھا کہ یہ تمام حکیم ہیں۔ مگر ان کو بیماری کا پتہ نہیں چلتا تو غیرت کھاگیا اور غضب میں آکر سب کو قتل کرا دیا پھر بھی بطمعِ زر و مال اور دیدار کے کوئی باز نہ آیا جو خبر پاتا آ کر علاج کرتا جب آرام نہ آتا تو مارا جاتا اور وہ لڑکی یہاں تک عشق الٰہی اور محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسی محو ہوئی کہ گھر سے بھی نکل گئی۔ جب یہ خبر حضرت

Marfat.com

ابوالحسن نوری علیہ الرحمۃ کو پہنچی تو آپ بہت حیران ہوئے اور کہا کہ سارا جہان مفت جان سے جاتا ہے اب اس بلا کو دفع کرنا اور سب مخلوق الٰہی کو بلا سے بچانا فرضِ وقت اور عین مصلحت ہے چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے پوچھا کہ وہ بیمار کہاں ہے؟ تو بادشاہ نے کہا حکیم صاحب کسی سے اس کا کوئی علاج نہیں ہوا اور کسی کو اسکی بیماری کا پتہ نہیں چلا اور وہ تنگ آکر باہر نکل گئی جنگل میں بے پردہ پھرتی ہے اور فلاں مقام پر رہتی ہے آپ نے پوچھا اس کو کیا بیماری ہے بادشاہ نے کہا یہی تو پتہ نہیں چلتا آنکھوں سے روتی ہے اور رات کو سوتی نہیں زبان سے کلام نہیں کرتی کھانا نہیں کھاتی ٹھنڈے سانس بھرتی ہے اور اس کا رنگ زرد ہو چکا ہے تو آپ نے وہیں سے ہی کشف کے ساتھ اس کو دیکھ لیا اور فرمایا وہ دوا سے اچھی نہیں ہوگی کیونکہ۔

سہ۔ جس نوں مرض عشق دی ہووے اثر نہ کرن دوایاں
اوہ کی جانن حال عشق دا جنہاں نہیں آزمایاں۔

پھر آپ نے فرمایا اے بادشاہ آپ کو معلوم ہے وہ کیوں روتی ہے اسے عشق الٰہی اور محبت رسول کریم ہوگئی ہے اس لیئے وہ روتی ہے ابھی وہ اپنے خدا اور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے اگر مل بھی گئی تو پھر بھی روتی رہے گی کیونکہ

سہ۔ عشق جنہاندے ہڈیں رچیا رودن کم اونہاں
مل دے روندے وچھڑے روندے روندے ٹردیاں راہاں

پھر آپ نے فرمایا وہ کلام بھی کرتی ہے مگر کسی غیر کے ساتھ نہیں کرتی جب بھی کلام کرتی ہے تو اپنے خدا اور اپنے رسول سے کرتی ہے۔ کیونکہ

سہ۔ عشق جنہاندے ہڈیں رچیا رہندے چپ چپاتاں
لوں لوں دیوچہ لکھ زباں کردے گنگیاں باتاں

Marfat.com

اور وہ سوتی اس لیے نہیں کہ اپنے خدا اور اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں اُسے نیند نہیں آتی۔

رنگ اس کا زرد اسی لیے ہے کہ جو جدائی میں رہتی ہے اس کا رنگ زرد ہی ہوتا ہے اور وہ کھاتی اس لیے نہیں کہ جدائی میں بھوک نہیں لگتی اور ٹھنڈے سانس اس لیے بھرتی ہے کہ جب کسی کی آرزو ہو اور وہ نہ ملے تو ٹھنڈے سانس آتے ہیں۔ کیونکہ فرمانِ رومی یوں ہے۔

عاشقاں را شش علامت اے پسر

آہ و سرد و رنگ زرد و چشم تر۔

گر ترا ایں سندسہ دیگر کدام کم خوردن کم گفتن خفتن حرام

پھر آپ اس جنگل میں تشریف لے گئے جہاں لڑکی پھر رہی تھی آپ نے وہاں جا کر سورۃ الحشر کی چند آیتیں پڑھنی شروع کر دیں۔

لا یستوی اصحٰب النار واصحٰب الجنۃ ط۔ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون جنت والے ہی مراد کو پہنچتے

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں

Marfat.com

هُوَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ہر نہاں عیاں کا جاننے والا ھُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ ۝ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا پس یہ سنتے ہی وہ لڑکی روتی ہوئی آئی اور آکر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ یا اَبُوالحسن نُوری سلام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ آپ پر کہ تم میرے خُداوند کریم کا کلام پڑھتے ہو آپ نے حیرت سے پُوچھا اے لڑکی تم نے میرا نام اور خداوند کریم کا کلام کیسے مَعلوم کیا یعنی تجھے میرا نام کس نے بتایا تو وہ لڑکی بولی اے ابوالحسن نُوری جس نے صاحب کمال کو یہاں بھیجا اور مجھ کو اس حال میں خوشی رکھا اُسی وقت نے مجھے بتایا کہ آپ کا نام اَبُوالحَسَن نُوری ہے اگر میں اَیسی نہ ہوتی تو دُنیا اور دُنیا والوں سے نجات نہ پاتی تب آپ نے فرمایا دُنیا اور دنیا والوں سے کیوں تنگ آگئی اور کب سے مخلُوقِ خدا کو دیکھنے سے بیزار ہوگئی یہاں پر اس لڑکی نے یوں عرض کی ۔ ؎

کُل جہانوں اَکھیا بدھیاں وانگن باز شکاری ۔
جدی اکھیاند سے وچہ وس گئی صورت پیاری ۔
دیکھدیاں دِل گھائل ہویا شوق نہ رہیا سمایا
رہ کے دُور سجن دے کولوں رو رو حال وَنجایا

اس کے بعد حضرت اَبُوالحَسَن نُوری نے اُس لڑکی کو فرمایا عَورت ہو کر تجھکو ایسی حالت میں رہنا اور پھرنا اچھا نہیں کپڑے پہن کر اپنے باپ کے پاس چلو کہ ہمارا اور تمہارا عَقد ہو جائے وہ بولی حضورؒ مجھے عَقد کی کوئی رغبت نہیں تو اپنے فرمایا بغیر عقد کے

Marfat.com

یہاں ہمارا مِل کر کھڑا ہونا اور کلام کرنا ٹھیک نہیں اور فرمایا بعد عقد کے ہم بیت اللہ شریف کی زیارت کو جائیں گے وہاں ہر سال لاکھوں انسان جاتے ہیں اور حج کرتے ہیں یہ بات سُنتے ہی وہ لڑکی بے خُود ہو گئی اور دریا محبّتِ الٰہی میں ڈُوب گئی اور دربارِ خداوندی میں عرض کی اے میرے مالک اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی اور اپنے رسول کی محبّت میں محو کیا اور سب دُنیا اور دُنیا کی لذّات سے چھڑایا مگر اپنا گھر کہ جس کی زیارت سے لاکھوں آدمی مشرّف ہوتے ہیں آج تک مُجھکو نہ دیکھا نہ تبا یا بندی کو کیا خطا دار پایا جو ایسی دولت سے محروم رکھا۔

پھر لیکا یک جوشِ مُحبّت الٰہی میں بھر گئی اور ایک طرف تیزی سے چلی اور حضرت ابوالحسن نوری بھی اُس کے پیچھے چلے اچانک ایک مقام شاداب تک پہنچی کہ ہر طرف نہریں جاری اور باغ و بہار ہے ابوالحسن نوری کیا دیکھتے ہیں کہ وہ طواف کعبہ میں مصروف ہے۔ اور خوشی سے پھولی نہیں سماتی بولی اے ابوالحسن نوری جس کے دِل و جان میں خداوندِ کریم اور خدا کے رسولِ کریم کی محبّت رچ گئی اور خودی سے گزر گئی اور خُدا کی خاص بندیوں میں ہو گئی ہو اُسکو زیارتِ کعبہ کرنے کے لیئے کسی زادِ راہ کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ کعبہ خُود زیارت کرنے اور کروانے کو آتا ہے کیونکہ۔

جس دِل اندر حُب نبیؐ دی ڈیرا آن لگاوے
زیارت بیت اللہ دی خاطر کوئی تکلیف نہ پاوے
جس بندے پر خالق مالک اپنا فضل کرینداِ
گھر ہی بیٹھے بیت اللہ دی آ زیارت دیندا

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے علم کے سامنے دنیا

Marfat.com

کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور کعبہ شریف اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں
کی زیارت خود آ کر کرتا ہے اور زیارت کراتا ہے۔

فخر الواعظین جلد ۲ صفحہ ۱۹۴
پ ۲۸ سورۃ الحشر

Marfat.com

ربیع الاوّل شریف

خلقتِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ط

ترجمہ: بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے نور اور کتاب
بیان کرنے والی (پ ۶ رکوع ۱)

لاکھ لاکھ شکر ہے اُس خالق و مالک کا کہ جس کی ذاتِ مقدس نے تمام عالم
سے پہلے اپنے محبوب مکرّم سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ صاحبِ سکینہ ہادیٔ سُبل ختم الرسل

Marfat.com

مدنی تاجدار آقائے نامدار باعثِ افلاک صاحبِ لولاک جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ پاک کو پیدا فرمایا۔ ؎

سب تھیں اوّل نور نبی دا ربّ کریم بنایا
اوّل سب نبیاں تھیں اسنوں قرب حضور کرایا

حدیث شریف ؛ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

حضور نبی اکرم حبیب مکرّم شفیع معظّم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے میرے نور کو پیدا فرمایا! ؎

اوّل نور نبیؐ دا ربّ نے حُب تھیں آپ بنایا
وچہ پیدائش اوّل خلقیا پچھے دُنیا آیا

تخلیق اوّل ؛ آپ کے اوّل بنانے کی وجہ یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کی ذات وصفات جو ایک خزانہ بے نام ونشاں کی طرح پوشیدہ ہ اور نہاں تھی چاہا کہ سب کو میری معرفت اور پہچان ہو کل عالم میں ظاہر میرا نام ونشاں ہو تب اُس خالق بے نیاز اور صانع بے نیاز نے

فقبض قبضۃ من نورہٖ ثم قال کونی حبیبی۔ نزہت المجالس ص۹۶

ترجمہ اپنے نورِ پاک سے مٹی بھری اور اپنے سامنے کر کے فرمایا تو میرا حبیب بن جا اس لیے کہ اَنْتَ عِشْقِیْ وَاَنَا عِشْقُکَ کہ تو میرا عشق ہے اور میں تیرا عشق ہوں دوسری روایت میں یوں آتا ہے۔ کُنْ یَا مُحَمَّدُ۔ یعنی ہو جا اے نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے اپنے محبوب کو سامنے کر کے کئی ہزار سال کہا

Marfat.com

یَا مُحَمَّدُ یا محمد ایک روایت میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے فرمایا کُنْ یَا مُحَمَّدُ یعنی ہوجا اے نور محمد فصارت عمودًا من نور پس پس ہوگیا ستون نور کا۔ ھذا منتھی الی جب العظمۃ۔ پس بلند ہوا یہاں تک کہ پہنچا وہ نور بزرگی سے لہروں تک۔

فسجد و قال فی السجدۃ الحمد للہ

پس سجدہ کیا اور کہا سجدہ میں الحمد للہ۔

فقال اللہ تعالیٰ من اجل ذالک خلقتک وسمیتک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

پس فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اے نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی واسطے پیدا کیا میں نے تجھکو اور نام تیرا رکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ؎

جو ہر عرض وجود خالق اصل اصول کمالی۔

اُمت خیر اُمم دا والی نام محمد عالی

مجموعہ مولود شریف مطبع مجتبائی لکھنؤ صفحہ نمبر ۱۷

لوح بھی تو قلم بھی تو: بعد اس کے خداوند کریم نے نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار چیزیں بنائیں اوّل عرش دوسری کرسی تیسری لوح چوتھی قلم پھر قلم کو حکم فرمایا۔

اکتب توحیدی یعنی اے قلم میری توحید لکھ قلم نے بڑی تعظیم اور ادب سے لوح پر لکھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پھر اُسی وقت خالق محمد نے قلم کو حکم کیا کہ لکھ دے میرے نام کے ساتھ ملا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قلم نے جس وقت حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھا تو دس ہزار برس تک سر سجدے میں رکھا پھر سر کو اُٹھا کر کہا۔ السلام علیک

Marfat.com

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! بھلا دوستو ہم اُس محبوبِ خدا والضحیٰ کے چہرے والے
واللیل کی زلفاں والے ما زاغ البصر کے سرمے والے طٰہٰ کے کنڈلاں والے
یٰسین کے سہرے والے مزمل کی کملی والے مدثر کی چادر والے نوری لباس
والے محمد کے نام والے رحمت للعالمین سید المرسلین ختم النبیین شفیع المذنبین انیس
الغریبین راحت العاشقین مراد المشتاقین جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم جناب
احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کیا لکھ سکتے ہیں جب کہ ربّ تعالیٰ جلّ
شانہٗ کی قلم بھی نام نام اسم گرامی سُنکر ہزار برس تک سجدے میں گری رہی اور حیرانگی
کے عالم میں درمیان سے پھٹ گئی کہ اتنا معظّم نام پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ
کے نام کے ساتھ لکھنے کا حکم دیا ہے یہاں پر مولوی عبدالستار کی رباعی پڑھیئے ۔

د دوستی نبیؐ دی خاص درجہ جویں دوستی ربّ رحمٰن ہووے
ایسی شان دا کون بیان کردا جدوں ربّ دی قلم حیران ہووے
نام لکھن لگی گیا پاٹ سینہ سُن کے نبی دا نام قربان ہووے
ستار بخشی جو مڑن ایس پیر کولوں تنہاں بندگی دا نگ شیطان ہووے

ع عقل بے عقل نائیں عقل کردے کرن ایس محبوب دی شان اُتے
بخشیئے ڈال یانی جنہدے غسل والا دی بے گیا خاص آسمان اُتے
نزع وقت ملے قطرہ مومناں نوں وڈا افضل جبڑے مسلمان اُتے
ستار بخشی اُس فیض دے نال کلمہ تدوں آوندا پاک زبان اُتے

ہاں تو جب قلم نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک
لکھ دیا بعد میں حکمِ خداوندی ہوا ۔ کُل انبیاء کی اُمتوں کا حال اور اعمال اس طرح لکھ ۔

Marfat.com

مَن اَطَاع اللّٰہ ادخلہ الجنۃ ومن عصاہ ادخلہ النّار

یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حکم ملنے گا اُسکو جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا اُس کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا

تو قلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے عیسٰی علیہ السلام تک تمام اُمتوں کے متعلق یہی حکم برابر تحریر کیا جب باری آئی سرکار مدینہ محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری امت کی تو قلم بدستور اُٹھتی ہے۔ اور لکھنے لگی بس فوراً رب العالمین کی طرف سے حکم ہوا رُک جا اور ادب کر کہ یہ میرے پیارے محبوب امام الانبیاء سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

۵۔ جُوں ہی چاہا اور کچھ کرنا رَقم

پس ندا آئی تادب یا قلم

اِس جگہ چپ رہ ادب کا ہے مقام

اے قلم آگے نہ کر تو کچھ کلام

تو قلم نے عرض کی یا اللہ اے خالق و مالک پھر کیا لکھوں حکم ہوا کہ لکھ اُمۃ مذنبۃ ورب غفور یعنی یہ امت گنہگار ہوگی اور رب تعالیٰ جل شانہ کے بخشنہار ہوگا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ کیا فخر کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو سب اُمتوں سے بزرگی اور اَزل سے ہی حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے عطا ہونی چاہیئے کہ حضور نبی مکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہیں۔

محمد رحمتِ حق ہے پیغمبر ہو تو ایسا ہو۔

ہوئے ہم اُسکی اُمت میں مقدر ہو تو ایسا ہو

Marfat.com

مجموعہ مولود شریف صفحہ ۱۸ نین نامہ مولوی عبدالستار ۱۲۶

حضور کے نور کے صدقہ سے نبیوں کو نبوتیں ملیں

جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ پاک کو بنایا تو حکم فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار کی طرف دیکھو۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ نُوْرَ نبیًّا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَمرہ ان ینظر الی انوار الانبیاء جب نور محمد نے انوار انبیاء پر نظر فرمائی تو تمام انوار کو ڈھانپ لیا۔

قالوا ربنا من غشیتنا نورہ تو انوار انبیاء کرام نے عرض کی یا اللہ یہ کس ذات کا نور ہے جس نے ہمارے انوار کو مغلوب کر دیا جواب آیا ھٰذا نور محمد ابن عبداللہ کہ یہ نور محمد بن عبداللہ کا ہے ان امنتم بہ جعلناکم انبیاء اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں نبی بناؤں گا۔ ؎

ایہ ہے نور محبوب میرے دا ایں تدھ آکھ سناواں
جے ایمان لاؤ گے ایس پر میں تساں نبی بناواں

تمام انوار انبیاء نے عرض کی آمنا بہ وبنبوتہٖ کہ ہم اس کی ذات پر اور اسکی نبوت پر ایمان لائے۔ ؎

عرض کیتی انوار نبیاں یارب خالق سائیں
دلوں بجانوں من لیا سبھناں نبی محمد تائیں

معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام کی نبوتیں بھی حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا صدقہ ہے کیونکہ ؎

Marfat.com

وہ محتاج الٰہی سب جہاں محتاج ہے ان کا
جہاں بھر میں جو بٹتی ہے وہ نعمت ہے محمدؐ کی

مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۸

جو دُرِ اللہ والہ سے نورِ محمد صلی علیہ وسلم آدم پہلے ؟

بعد اس کے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس عبارت میں مشغول فرمایا وطاف نور محمد بالعرش قبل آدم بخمس قیامۃ عام وھو یقول الحمد للہ۔ یعنی نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش اعظم کے طواف میں مشغول رہا پچاس ہزار برس پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے اور وہ نور مبارک کہتا تھا الحمد للہ یعنی تسبیح کرتا تھا اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ کی تذکرۃ الواعظین میں آتا ہے کہ ایک لاکھ برس بعد تمام انبیاء کرام ظاہر ہوئے۔ ؎

کرے طواف نور محمدؐ عرش معظم والا
کئی سو سالاں بعد پھر آدم سر جیا رب تعالیٰ

ہاں تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور کی تسبیح سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ خوش ہوئے اور فرمایا:۔

آواز دی خدا نے حبیب خدا ہے تو ۔ سرمایۂ صانع رب العلا ہے تو ۔
تسبیح مراد انجمن انبیاء ہے تو ۔ جس کی کچھ انتہا نہیں وہ ابتدا ہے تو
میری طرح تو میری خدائی میں ایک ہے
امت تیری رسولوں کی امت سے نیک ہے ۔

یعنی اے میرے حبیب جس طرح تجھ کو تمام انبیاء کرام پر فضیلت اور بزرگی

Marfat.com

اِسی طرح تمہاری اُمت کو تمام اُمتوں سے بہتر بناؤں گا اور طرح طرح کی بزرگی اور نعمتوں سے مالا مال کروں گا۔

عرش پر نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں پر علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے نورِ محمد کو پیدا کرکے کتب اسمہ علی العرش حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم کے اسمِ گرامی کو عرش پر لکھا تاکہ آسمان کے فرشتے جنّت کے دربان اور عرش کے ملائکہ جان لیں کہ یہی وہ نبی ہے جو اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی۔

نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش اتے پھر لکھیا رب تعالیٰ
تاکہ جانن سب فرشتے ایہہ ساریاں صفتاں والا!

فبحقیقتہ موجودہ مِن ذاٰلکَ الوقت۔ پس حضور نبی کریم رؤف الرحیم امام الاولین والآخرین کی پوری حقیقت اُس وقت موجود تھی۔

مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۷۔ مجموعہ مولود شریف صفحہ ۱۹

یہی وہ نورِ مبارک تھا جس کی طفیل حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان سے محفوظ رہیں۔

س۔ اگر نامِ محمد را نیاوردہ شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجیتا

اور اِسی نام اور نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نارِ نمرود گلزار ہوئی

س۔ وہ آتش گل چمن گلزار ہوئی۔ ادب سے جلد خدمت گار ہوئی
بحرمتِ مصطفےٰ سرور گرامی وہ آتش ہوگئی ادبوں سلامی

Marfat.com

اور اسی لیئے رب قدیر نے یوں فرمایا

قُلنا یانار کونی بردًا وسلمًا علیٰ ابراھیم پ۱۷ رکوع ۵

اور اس نور کی برکت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پر چھری نہ چلی

سہ۔ بھلا جسمیں محمدی نور ہووے - چھری عاجز کو کیا مقدور ہووے

عجب صورت عجب جلوہ نورانی محمدی نور کی زیبا نشانی

برکاتِ نورِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور اسی نور کی طفیل حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت و تاج بلا جنات کو مسخر کیا گیا اور اسی نور کی برکت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مہد میں کلام فرمائی۔

قالَ اِنی عبداللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیًا

سہ آکھیا میں ہاں بندہ رب دا نال کتاب لیایا۔

برکت عظمت والا مینوں رب نے تاج پہنایا

اور اپنے بعد اس نور مبین کے آنے کی بنی اسرائیل کو بشارت عظمیٰ سنائی

وَمُبَشِّرًا برسول یاتی من م بعدی اسمہٗ احمدُ

سہ میرے بعد نبی اک آوے احمد نام سداوے

جس دے نبیاں رب نبیاں نوں تاج نبوت پایا ہے

اور اسی نور کی طفیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات ملے اور امتِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سن کر رب العالمین سے یوں عرض کی یا اللہ اے خالق و مالک یہ امت مجھے عطا کر دے تو رب تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے جواب یوں ملا

شعر ملاحظہ ہو

Marfat.com

رب فرمایا موسیٰ تائیں توں نہیں سبنی اونہاندا
کون اونہاں تے دعویٰ کرسی احمد بنی جنہاندا

رب قدیر نے فرمایا اے میرے کلیم موسیٰ علیہ السلام آپ اس امت کے نبی نہیں اس امت کا تو نبی میرا پیارا محبوب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین سید المرسلین شہنشاہ دارین مالک کونین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ہوگا یہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں فرمایا۔

اللھم اجعلنی من امۃ محمدؐ

اے اللہ مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہی بنا دے

سہ پھر سوال موسیٰ نے کیتا شرم کریمی تینوں
فضلوں امت احمد اندر داخل کردے مینوں

مجموعہ مسعود شریف صفحہ ۱۹ - اکرام محمدی ۱۵۲

حضورؐ کے نور سے تمام دنیا بنی

سراجاً منیرا معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام اور تمام جہان حضورؐ نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے مستفید ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ کی صفت سراج منیر ہے اور سراج منیر وہ ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز اس سے روشن ہو اسی لیئے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو یوں فرمایا ہے۔

یٰایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً

Marfat.com

اے نبی غیب کی خبریں دینے والے بے شک ہم نے بھیجا آپ کو حاضر و ناظر شاہد کا معنی گواہ بھی ہے اور گواہ وہ ہوتا ہے جو ہر ایک کے حالات دیکھتا ہے اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا رب کی طرف اس کے حکم کے ساتھ اور چمکا دینے والا چراغ ثابت ہوا کہ ہر ایک آپ کے نور مبارک سے چمکا لیکن آپ کے نور میں کوئی کمی نہیں آئی

ان السراج الولحد یوخذ منہ الف سراج ولا ینقص من نورہ شیئ وقد اتفق اھل الظاھر و الشھود علی ان اللہ تعالیٰ خلق جمیع الانبیاء من نور محمد ولم ینقص من نورہ شیئ

ترجمہ۔ بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ بھی روشن کر لیے جائیں تو پہلے چراغ کے نور میں کوئی بھی کمی نہیں ہو گی اور تمام اہل ظاہر و شہود اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے تمام نبیوں کو حضور علیہ السلام کے نور مبارک سے پیدا کیا اور سراج منیر کے نور میں کوئی بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اس پر مولانا رومی نے یوں فرمایا۔

گفت طوبیٰ من رانی مصطفیٰ والذی میر لمن وجھی رآی

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اسکو جس نے مجھے دیکھا اور اسے بھی خوشخبری ہو جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ؎

چوں چراغ نور شمع را کشید
ہر کہ دید آں را یقیں آں شمع دید

جس طرح ایک چراغ دوسری شمع سے روشن کرنے پر اس شمع کے نور سے مستفید ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور جو بھی چراغ کے نور کو دیکھے گا یقیناً وہ پہلی شمع کے نور کو ہی دیکھے گا۔

ہم چنیں تا صد چراغ از نقل شد

دیدن آخر لقائے اصل شود

اسی طرح یکے بعد دیگرے سو چراغ روشن کر لیئے جائیں تو آخری چراغ بھی اس پہلی شمع کا نور ہے اسی لیئے نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَنَا من نورِ اللّٰہ وکل خلائق من نوری

کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ، کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے

اللہ والے نور کو نبی والا نور ہے۔

نبی والے نور کو ں خلق دا ظہور اے

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام انبیاء کرام اور اولیائے عظام اور تمام مخلوق حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک سے مستفید ہوئی اور آپ جس پشت اور جس پیشانی میں جلوہ فرما ہوئے اُسے نور بناتے ہوئے تشریف لائے ہ۔

نور محمد وچہ جنہاں پشتاں چلدا چلدا آیا۔

آدم تھیں عبداللہ تائیں ساریاں نوں رنگ لایا۔

تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ پ ۲۲ رکوع ۳ المفردات صفحہ ۱۴۷۔ زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۱

رب تعالیٰ جلِ شانہ نے اپنے نور کو اس وقت بنایا جب کہ کوئی چیز موجود نہ تھی

یہاں پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سوال سنیئے حضرت عبدالرزاق نے اپنی سند سے حضرت

Marfat.com

جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔

اَخبرنی یارسول اللہ من اوّل شئی خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء

وقال یاجابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ

تو فرمایا حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے جابر تمام چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے بنایا۔ ؎

نور نبی تیرے دا جابر پہلے رب بنایا

نور اپنے دھیں عشق محبتوں ظاہر کر دکھلایا

ولم تکن فی ذالک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سما ولا ارضا ولا شمس ولا قمر ولا شجر ولا حجر ولا جن والانس۔

اُس وقت کہ جب نہ لوح تھی نہ قلم تھی اور نہ جنت تھی نہ دوزخ تھی اور نہ فرشتے تھے نہ آسمان تھا نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا نہ چاند تھا اور نہ درخت تھے نہ پہاڑ تھے اور نہ جن تھے نہ انسان تھے وکل خلائق من نوری یہ تمام مخلوق میرے نور سے ہی بنائی۔ ؎

وہی نور رب ..... وہی ظل رب .....

ہے انہیں سے سب کہ ہے انہیں کا سب۔

نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

Marfat.com

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں ۔

مواہب اللدنیہ جلد ا صفحہ ۹ سیرۃ حلبیہ صفحہ ۱۵۹

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق اور انبیاء کرام سے اوّل ہیں اور آپ نبی بھی اُس وقت کے ہیں

عن ابی ھریرہ قال قالوا یارسول اللہ متیٰ وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ صحابۂ اکرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کس وقت سے نبی ہیں یہاں پر آپ نے فرمایا اس وقت بھی میں نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کا روح اور جسم بن رہا تھا دوسری جگہ فرمایا کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین۔ میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں تھے ۔ (مشکوٰۃ شریف) صـ۵۱۳

دہی اوّل وہی آخر: ہاں تو جب حضرت آدم علیہ السلام بنائے گئے تو ان کو اُن کی اولاد دکھائی گئی تو ان میں ایک نور چمکا سے نار رہا تھا دیکھ کر عرض کی یااللہ یہ نور کس کا ہے

قال یارب من ھذا قال ھذا ابنک احمد وھو اوّل وھو آخر وھو اوّل الشافع ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اے آدم یہ تیری اولاد میں سے ہے جس کا نام پاک احمد ہے اور یہی اوّل اور یہی آخر ہے اور یہی تمام سے پہلے شفاعت فرمانے والا ہے

یہاں علامہ صاحب فرماتے ہیں :۔

Marfat.com

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

مَواہب الدنیا میں ہے کہ تمام انسانوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور پیدا فرما کر حکم کیا کہ اے آدم اپنا سر اوپر اٹھاؤ۔

ترفع راسہ فرأی نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی اسرار العرش
فقال یارب ماھذا النور قال ھذا نور نبیٍ من ذریتک اسمہ
فی السماء احمد و فی الارض محمد لولاہُ ماخلقت ولا خلقت
سماءً ولا ارض۔ پس اٹھایا سر حضرت آدم علیہ السلام نے پس دیکھا کہ ایک نور عرش کے پردہ میں ہے۔ عرض کی اے رب کریم یہ نور کس کا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ نور ایک نبی کا ہے جو تیری اولاد سے ہوگا۔ ؎

سر اٹھایا حضرت آدم حکم خدا جد آیا
ویکھیا نور محمد عرشی تے بول آواز سنایا
کس دا ہے ایہہ نور پیارا عرش نظر بن آوے
ہوسی نبی اولاد تیری تھیں حکم خدا فرماوے
اس کا نام پاک آسمان پر ہے احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر یہ نہ ہوتے تو میں نہ آپ کو پیدا کرتا اور نہ آسمانوں زمین کو ؎
نام اسدا ہے وچہ اسماناں احمد نبی پیارا
وچہ زمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھیا سوہنا نبی سہارا
ایہو نور مبارک آدم جس لئی کل پسارا
جے نہ ہوندا نور اس والا نہ ہوندا عالم سارا

Marfat.com

پھر وہ نور پاک ھمارا سکن نور محمد ظہر آدم حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں امانت رکھا فصارت الملائکۃ تصف خلفہ صفوفاً ینظرون الی ذالک النور پس فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے پیچھے کھڑے صفوں میں ہوئے اور اس نور کی طرف دیکھتے رہتے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اے خالق و مالک یہ فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہوتے ہیں ارشادِ خداوندی ہوا کہ اے آدم تیری پشت میں میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے اور یہ اسکی زیارت کرتے ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ وہ نور مبارک میرے سامنے لا تاکہ سارے فرشتے میرے سامنے کھڑے ہوں پھر خداوند کریم نے نورِ محمدی کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا تو تمام ملائکہ آپ کے سامنے آگئے اور نور کی زیارت کرنے لگے تب حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ وہ نور مبارک مجھے بھی دیکھنا چاہیئے۔ پھر دربار الٰہی میں عرض کی یا اللہ وہ نور مبارک کسی ایسی جگہ میں دے کہ جہاں سے میں اس کا نظارا کروں اور پھر اُسکی زیارت سے ہمیشہ خوش رہوں اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول کی کہ جہاں سے میں بھی اُس کا نظارا کروں اور پھر اُسکی زیارت سے ہمیشہ خوش رہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول کی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی شہادت کی انگلی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور پاک رکھ دیا۔ ؎

حسنوں دیکھ سدا خوش ہووں نہ ہووں در ماندا
تاں پھر وچ شہادت انگلی نور خدا نے آندا

حضرت عبدالمطلب رضی کی پشت میں حضور کا نور ؛

یعنی جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی انگلی یا

Marfat.com

اپنے انگوٹھے میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور دیکھا تو محبت سے بوسہ دے کر عزت و احترام کے ساتھ آنکھوں پر لگایا معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک دیکھ کر یا سُن کر آنکھوں کو چوم کر لگائے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ ۔ مواہب الدنیہ جلد اوّل ص ۔ زرقانی شریف جلد اوّل ص ۱۱۱

؎ آدم نے اوہ انگلی چمکے اکھاں اوپر لائی
پڑھ صلوٰۃ سلام نبی پر عزت خوب بجائی ۔

پھر یہی نور مبارک پاک پشتوں اور پاک رحموں سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی پشت و پیشانی میں جلوہ فرما ہوا۔

؎ چلدا چلدا نور محمد جیوں کر حکم ربانا
مطلب دی وچہ پشت مبارک کیتا آن ٹھکانا

جانور بھی سجدہ سے کرتے ہیں ؛

اسی نور مبارک کو دیکھ کر جانور بھی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سجدے اور سلام کرتے تھے اصل میں یہ تعظیم اور سلام حضور علیہ الصلوٰۃ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو کرتے تھے

چنانچہ واقعہ ملاحظہ ہو۔

ہربہ بادشاہ نے صنعا شہر میں ایک مکان بنایا کہ لوگ کعبہ معظمہ کی بجائے اس مکان کا طواف کریں تو یہ اُسکی حرکت کعبہ والوں کو اچھی نہ لگی وہاں سے ایک آدمی صنعا میں آیا اور اُس نے اس مکان کی بہت عزت و احترام کیا اُسے صنعا میں رکھا اور اُسکی بہت دیکھ بھال کرتا تو وہاں کے لوگ آپ کی اس خدمت پر خوش ہوئے اور آپ اُس کے اند

Marfat.com

رہنے لگے ایک دفعہ موقع ملا کہ اُس نے اُس مکان کے اندر غلاظت مل دی اور پھر یہاں سے کعبہ شریف میں چلا گیا جب کافروں نے اس مکان کی یہ حالت دیکھی تو کہنے لگے ۔ ؎

دیکھ احوالا اُس خانے دا سخن مریداں کریا
لوکاں نوں اُس پاک کی کرنا جو آپ پلیدی کھبریا

جب یہ خبر ابرہہ کو پہنچی اور اُس نے اُس مکان کو آکر دیکھا تو بہت غصے میں آیا اور فوج کو لے کر کعبہ شریف کو شہید کرنے کے لیئے روانہ ہوا جب وہاں پہنچا تو وہاں کے ارد گرد سے تمام مال اسنے اپنے قبضہ میں کر لیئے ۔ جن میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دو سو اونٹ بھی تھے آپ ابرہہ کے پاس گئے جب ابرہہ نے آپ کو دیکھا تو بہت عزت و احترام کیا اور عرض کی کہ آپ حضور کیسے تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا اُس مال میں میرا بھی دو سو اونٹ ہے وہ لینے آیا ہوں ابرہہ نے کہا کہ لے جاؤ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں کعبہ شریف کو شہید کرنے کے لیئے آیا ہوں میں نے تو سمجھا کہ آپ کچھ کعبہ پاک کے لیئے کہنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اونٹوں کا ہی مالک ہوں اُنہی کے لیے کہتا ہوں اور جو کعبہ شریف کا مالک ہے وہ خود اُسکی حفاظت کرے گا ۔ پھر یوں فرمایا ۔

سن کر پاک نبی دے دادے بول جواب سنایا ۔
میں ہاں مالک مال اپنے دا جس دے کارن آیا
اُس گھر دا خود مالک مولا حافظ ناصر سوئی ۔
گھر جانے گھر والا جانے ساڈا دخل نہ کوئی ۔

Marfat.com

یہ بات کہہ کر آپ شہر میں تشریف لے گئے وہاں جا کر لوگوں کو بتایا کہ ابرہہ کافر اس غرض سے یہاں آیا ہے۔ کہ کعبہ معظمہ کو شہید کر دے اور لوگوں کو قتل کر دے جب لوگوں نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات سُنی تو ڈر گئے اور اپنا بچاؤ کرنے کے لیئے پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے گئے صرف حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ ام کلثوم کا دادا دونوں شہر میں رہ گئے۔ اور پھر دونوں نے کعبہ پاک میں جا کر یوں دُعا کی

یارب باہجہ تیرے نہیں کوئی منگن کھلے دعائیں۔
ایہ گھر اپنا دشمن کولوں کر کے فضل بچائیں۔

اسی طرح دونوں بزرگوں نے ربّ العالمین سے عرض کی کہ یا اللہ آپ کو معلوم ہے کہ کس طرح فوجیں آ کر آپ کے گھر کو شہید کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ جب صبح ہوئی تو ابرہہ کعبہ شریف کی طرف روانہ ہوا اس طرح کہ اُس کے ساتھ کئی ہزار فوج ہے اور تمام ہاتھیوں پر سوار ہیں:۔

لشکر فوجاں باہجہ شماروں نیلاں پر اسواری
دوزخ اَندر جاون کارن کیتی جلد تیاری

ہاتھی نے سجدہ کر دیا: ان میں ایک ہاتھی جس کا نام محمود تھا اُسے بہت شنگارا اور سب تھیں آگے گیا ادھر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کو دیکھنے کے لیئے باہر تشریف لائے جب اُس ہاتھی جانور نے کعبہ پاک کو اور حضرت عبدالمطلب کو دیکھا۔ تو خر سا جُدا وہ سجدے میں گر گیا اور بلند آواز سے کہنے لگا۔ السّلام علیٰ النّورِ الذی فی ظھرِکَ یاعبدالمطلب۔ اے عبدالمطلب

Marfat.com

جو تیری پشت میں نور ہے اُس پر میرا سلام ہو پھر تو ایسا محمود ہاتھی زمین پر بیٹھا کہ
اسے اٹھاتے ہیں۔ مگر وہ اٹھتا نہیں کافروں نے بہت کوشش کی کہ اٹھے مگر وہ
نہ اٹھا یہاں پر کافروں نے محمود کو مارا اور مار کر اٹھایا جب اٹھا تو کتنی دور پیچھے
چلا گیا جب وہ آگے لاتے ہیں تو زور اور طاقت سے اور پیچھے چلا جاتا ؎

پچھلے پیریں ہٹ جائیے جلدی ادب الٰہی یاروں
بیوس ہو یا مہاوت کو لوں خوف نہ کیتا ماروں

اسی طرح بہت دیر ہو گئی اور دن پچھلے ٹائم پر ہوا تو حضرت عبدالمطلب رضؓ
کیا دیکھتے ہیں۔ کہ چھوٹے چھوٹے جانور دریا سے نکل کر کعبہ کی طرف آتے ہیں اور آ کر
کعبہ پاک کا طواف کرتے ہیں۔

اور پھر کافروں کی فوج کی طرف جاتے ہیں ان جانوروں کے پاس تین تین
پتھر ہیں اور ہر ایک پتھر پر ایک ایک کافر کا نام لکھا ہوا ہے اور وہ ابابیل پتھر اُس
آدمی کو مارتے تھے جس پر اُس کا نام لکھا ہے وہ پتھر اُسکو مارتا ہوا ہاتھی کو بھی ختم
کر دیتا اسی طرح ابرہہ بادشاہ کی تمام فوج ختم ہو گئی اور ابرہہ وہاں سے بھاگا اور
نجاشی بادشاہ کے پاس جا بیٹھا اسے جا کر کہنے لگا کہ میری تمام فوج ختم ہو گئی معلوم
نہیں کہ فوج کیسی تھی جس نے میری تمام فوج کو ختم کر دیا ایسی باتیں کر ہی رہا تھا کہ
وہ جانور یعنی ابابیل جس کے پاس ابرہہ کا پتھر تھا وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب ابرہہ نے اوپر
دیکھا تو کہنے لگا کہ سب ایسے جانور تھے جن کے حملہ سے میری تمام فوج ختم ہو گئی
؎ کہن لگا سب ایسے آہے اتنی بات سنائی۔
اُس نے اپروں چھوڑیا پتھر دیہہ دیکھی کاٹی۔

Marfat.com

۵ پتھر ابرہہ کافر کو لگا اور ختم ہوگیا معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو نور نہیں مانتا جانوروں سے بھی بدترین حیوان ہے۔

اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ

اور قیامت کے روز منکر گرفتار اور عذاب میں ہوں گے۔ ۵

حیوان جانن نور نبی نوں مکھیا وچہ کتاباں
حیوان انہاں تھیں وددھ کرمنکر ہوسی وچہ عذاباں

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو انسان خانہ کعبہ کا ادب و احترام نہیں کرتا اور اسکی طرف برا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ جل شانہ اُس پر غضب و جلال کرکے برباد کر دیتا ہے

مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۷، مواہب لدنیہ ص ۱۸ پ ۲ رکوع ۳ سورۂ فیل

حضرت عبدالمطلب رضؓ کا خواب

نورِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نتر سورجوں سے زیادہ چمکدار

اور پھر اسی نور مبارک کو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب میں یوں دیکھا

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خواب میں دیکھا چاندی کی ایک زنجیر میری پشت سے نکلی ایک سرا اُس کا آسمان پر ہے اور دوسرا زمین پر ہے۔ تیسرا مشرق میں اور چوتھا مغرب تک پھر وہ زنجیر درخت بن گئی اُس کی چوٹی آسمان سے لگی ہوئی ہے اور ٹہنیاں مشرق و مغرب تک پھیلتی ہوئی ہیں اور درخت نور سے نہایت روشن تھا۔

وما رایت نورا اظہر منہا اعظم من
نور الشمس سبعین ضعفا

Marfat.com

اور ایسا نور میں نے اس سے زیادہ کبھی نہیں دیکھا جو شہر سورجوں یا اس سے بھی زیادہ روشن تھا عرب وعجم کے لوگ اس کا ادب و احترام کرتے ہیں دن بدن اسی درخت کی شان وشوکت عظمت وبلندی بڑھتی جاتی ہے اور کچھ لوگ اس درخت کو کاٹتے ہیں مگر ایک حسین وجمیل نوجوان درخت کے پاس کھڑا ہے جب کاٹنے والے قریب آتے ہیں تو وہ ان کو مار بھگاتا ہے. جب صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب ایک معجزہ عورت کو بتایا کہ میں نے رات کو ایسا خواب دیکھا وہ سن کر متحیر ہوگئی اور پھر یوں کہا

ویخرجن من صلبك رجل یملك المشرق والمغرب

اے عبدالمطلب اگر آپ کا یہ خواب سچا ہے تو عنقریب تمہاری پشت سے ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا جو مشرق ومغرب کا مالک ہوگا۔

پشت تیری تھیں بچہ ہوسی رب دیاں سبھ عطائیں۔

مالک ہوسی کل دنیا دا شرق مغرب تائیں۔

آسمانوں پر اسکی حکومت ہوگی وہاں پر اسکی نعتیں پڑھی جائینگی زمین پر اس کے نام مبارک کے چرچے ہونگے یہاں پر اعلحضرت فرماتے ہیں۔ ؎

فرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ عرش پہ طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے۔

اور جو اس درخت کو مٹانے والے تھے مٹ جائیں گے مگر اس کے ماننے والوں کی دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی ہمیشہ کے لیئے قیامت تک وہ درخت پھوتا پھلتا جائے گا۔ یہاں پر اعلی حضرت یوں فرماتے ہیں۔

؎ مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے۔

Marfat.com

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چہرا تیرا

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روزِ اوّل سے ہی نور ہیں۔

زرقانی شریف اور سیرت حلبیہ میں یہ واقع موجود ہے۔

نورِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ حضرت عبداللہ کی پشت میں

اور پھر یہی نور مبارک حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو کر حضرت عبداللہ والد ماجد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت و پیشانی میں جلوہ گر ہوا۔

اس تھیں پچھے عبداللہ تائیں ملیا نور حقانی

اُس دن پشت پیشانی اندر جلدہ پیا نورانی

بعد اس کے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عجیب عجیب واقعات دیکھنے لگے آپ جب باہر جاتے تو آپ کی پیشانی سے نور نکل کر مشرق و مغرب پھیل جاتا آپ جس جگہ بیٹھتے زمین میں سے آوازیں آتیں اے امانت دار نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تجھ پر سلام ہو۔ جب آپ خشک درخت کے نیچے بیٹھتے تو وہ اسی وقت ہرا بھرا ہو جاتا جب آپ خشک زمین پر جاتے تو وہ اسی وقت سرسبز ہو جاتی۔ جب آپ لات اور عزیٰ کی طرف سے گزرتے تو اُن سے چیخنے کی آوازیں آتیں اور آپ سے بت کلام کرتے۔

نورِ محمدی کی برکت

تیری پشت میں نورِ محمدی ہے خداوند کریم نے اُس کے ہاتھوں ہماری اور سب جہان کے نیتوں کی ملاکت رکھی ہے لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ جنگل میں تشریف لے گئے یکایک چند یہودیوں نے

Marfat.com

آپ پر حملہ کر دیا فوراً چند اسوار آسمان سے اترے انہوں نے ان یہودیوں کو ختم کر دیا۔
یہاں پر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کیوں کیا اُن کو یہ علم تھا کہ آخر الزمان نبی کا نور اُن کی پشت و پیشانی میں ہے اور وہ ان کی پشت سے پیدا ہونگے اور نبوت بنی اسرائیل سے نکل کر بنی اسماعیل میں چلی جائے گی لہٰذا اِن کو ختم کرنا چاہیئے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے صدقہ سے آسمانی مدد بھیج کر بچا لیا کیونکہ:۔

یعنی ارادے کرتے ہیں کافر کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے اور اللہ تعالےٰ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ کافروں کو اچھا نہ لگے۔

پھوکاں مار بجھانا لوڑن نور محمد دا ل
نور محمد کدے نہ بجھسی وعدہ حق تعالیٰ۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت خدا کرے
وہ شمع کس کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ہاں تو یہ تمام باتیں آپ نے یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتائیں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے بشارت ہو جس فرزند کی مجھے انتظار تھی وہ تیری پشت سے پیدا ہوگا۔ اور نور کا مشرق تا مغرب تک پھیلنا۔ اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کا دین مشرق و مغرب تک پھیل جائے گا اور زمین کا سلام کہنا اس میں اشارہ یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کو حجر و شجر سب درند پرند سب

Marfat.com

بی مانیں گے اور یوں فرمایا

دین بیٹے تیرے دا جاری مشرق مغرب تائیں

حجر شجر سب درند پرندے بنی منّن اُس تائیں

اور درخت خُشک زمین خُشک کا سرسبز ہونے میں اشارہ یہ ہے کہ آپ کا بیٹا مُردہ دِلوں کو زندہ کرے گا۔ اور یہودیوں سے بچانے میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کے بیٹے کا نام مبارک ربّ کے فضل سے قائم دائم جاری وساری رہے گا

قتل یہودیاں تھیں تدھ بچنا میں دستاں تدھ تائیں

نام محمدؐ قائم رہے گا روز قیامت تائیں۔

اور پھر اسی نُور کی برکت سے آپکی پیشانی یعنی حضرت عبداللہ کی پیشانی چمکتی تھی اور بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ سہ

خوشبو جنت حسن جمالوں گلیاں جانن لاوے

نور ظہور محمدی جلوہ تاب نہ جھلی جاوے۔

قریشی عورتوں کی آرزو

قریش مکہ کی اکثر عورتیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، پر فدا تھیں آخر آپ کے باپ دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ وہب ابن عبدالمناف کی بیٹی حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ کے ساتھ عقد کرادیا پھر بھی قریش مکہ کی عورتیں آپ کے پیچھے پیچھے رہتیں یہاں پر حضرت عبدالمطلب نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ روزانہ جنگل میں جایا کرو شام کے وقت گھر میں تشریف لایا کرو۔ سہ. حکم کیتا عبداللہ تائیں سر جنگل نت جاوے

سارا دن اوہ باہر گزارے شام تُلّے ہی گھر آوے

Marfat.com

آخر ایک روز آپ جنگل سے تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں قریش کی ایک بہت بڑی امیر عورت نے دیکھا اور دیکھ کر کہنے لگی اے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اگر آپ حضور میرے ساتھ نکاح کریں تو میں ایک سو اونٹ مال سے بھرا ہوا ہدیہ پیش کروں گی آپ نے فرمایا میں کل اپنے والد ماجد سے مشورہ کر کے بتاؤں گا خداوند کریم کی شان کہ اسی رات وہ نورِ محمدی حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا ہو گیا۔

حضرت آمنہ کے بطن پاک میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور

حضرت عبداللہ اگلے روز اسی عورت سے ملے تو آپ نے فرمایا میں تم سے نکاح کروں گا جب اس عورت نے بغور دیکھا تو جبین عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نورِ محمدی سے خالی پائی اور پھر دیکھتے ہی منہ پھیر لیا اور عرض کی کہ اب میں نکاح نہیں کروں گی آپ نے فرمایا کیوں نہیں یہاں پر اس عورت نے کہا!

اے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نور تیری پیشانی میں دیکھتی تھی وہ اب نظر نہیں آتا۔ ؎

آکھے یا عبداللہ تیری کجھ نہیں حاجت مینوں
دولت مل گئی مالک تائیں ملنی آ ہی مینوں۔
دیکھیا سی کل پاس تساڈے جلوہ پاک نورانی
چلا گیا اج کول ہاکی دے او محبوب سبحانی

آپ نے فرمایا کل تو بہت خواہش مند تھی اور آج کہتی ہے میں نکاح نہیں کروں گی

Marfat.com

کیا بات ہے تو وہ کہنے لگی ؎

وہ جس کے نور سے تیری چمکتی تھی یہ پیشانی
اُسی کی تھی میں طالب اور اُسی کی تھی میں دیوانی
مگر میں رہ گئی محروم قسمت میری پھوٹی ہے
سنا ہے کہ وہ نعمت آمنہ نے تجھ سے لوٹی ہے۔

خصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۴

ایام حمل شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ وآلہ وسلم علیہ

جب اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے محبوب نبی اکرم حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ پاک کو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ کے بطن پاک میں منتقل کرنا چاہا تو۔

امر اللہ تلک اللیلۃ، خازن الجنان ان یفتح الفردوس وناد فی السموات والارض

حکم دیا اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو کہ جنت الفردوس کے دروازے کھول دو اور آسمانوں زمین میں ندا کر دو کہ وہ نور جس سے نبی کریم ہادی برحق پیدا ہونگے فی اللیلۃ فی بطن اُمہٖ آج کی رات والدہ کے بطن اطہر میں تشریف لے آئے ہیں۔ ؎

کھول دیہو دروازے جنت حکم خدا فرمایا
نور نبیؐ وچہ بطن مائی وے اج رات ہے آیا۔

مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۰

لم تبق تلک اللیلۃ دار ولا اشرف ولا مکان الا دخل النور

Marfat.com

جس رات حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام والدہ کے بطن اطہر میں تشریف لائے
ایک ایک گھر چمک اُٹھا اور تمام جگہ محبوبِ خدا کے نُور سے معمور ہوگئی ۔ ؎

ہر گھر چمک اُٹھا اُس راتیں نور نبی دے پاروں
جگہ منوّر ہوگئی ساری برکت بنی غفّاروں

جس رات کو حضورؐ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطنِ پاک میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرت عبداللہ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ : ۔

فنادٰی من السماءِ ان ابشروا لابی القاسم ان یخرج میمونا مبارکا

آسمان سے ندا آئی لوگو خوش ہو جاؤ وہ وقت آگیا ہے کہ ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی برحق اُس جہان میں تشریف لا رہے ہیں

خوشیاں منالو لوگو! بھاگاں والی رات آئی ۔
آمنہ دے پیٹ اندر جگ دی برات آئی
دکھیاں دے دکھ جاسن سب دی نجات آئی
خوشیاں منالو لوگو! بھاگاں والی رات آئی ۔

ندا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خطۂ ہستی ۔
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی

حضرت آمنہ کو خوشخبری

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے حمل کی کوئی خبر نہ تھی انا فی ایّ وانا بین القائمۃ کسی آنے والے نے کہا مجھے خواب میں اے آمنہ تجھے خبر ہے قد حملت بسید الانام ونبی ھذا الامۃ کہ تیرے حمل میں تمام جہان کے سردار اور اس امت کے نبی تشریف

Marfat.com

رکھتے ہیں ۔ سہ

اے آمنہ تدھ خبر کوئی ہے میں تدھ آکھ سنانا
حمل تیرے وچہ نبی امت دا سید کل جہانا ۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی والدہ ماجدہ کے بطن پاک میں آئے تو لیس بیتق تلک اللیلۃ والقریبن الا نطقت وقالت قد حمل بمحمد ورب الکعبۃ اس رات قریش مکہ کے تمام جانور پکار اٹھے کہ رب کعبہ کی قسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کے بطن پاک میں تشریف لے آئے ہیں ۔

بول اٹھے جوان قریشیاں سب نوں آکھ سنایا ۔
پیٹ مائی وچہ قسم خدا دی اج کملی والا آیا ۔

نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۹۸ خصائص الکبریٰ جلد ۱ صہ ۴۷

جانوروں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی :

مواہب اللدنیہ میں آیا ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بطن پاک میں آئے تو جوان بہت خوش ہوئے

وفرحت وحوش المشرق الی وحوش المغرب

مشرق والے جانور مغرب والے جانوروں کی طرف خوشخبری لے کر دوڑے

سہ ادب نبی دا خوشی نبی دی کیتی سب حیواناں
پر افسوس شرم نہ آوے بے عقل انساناں

وکذا ابلغ اھل البحار لبعضھم بعضاً : اور اسی طرح سے دریائی جانور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے تھے ۔

Marfat.com

؎ مچھلیاں وچہ خوشی دے ہویاں ہر نہریں دریائیں
کہن مبارک اک دوجی نوں اج فضل کتا رب سہائیں

سب حیوان خوشی نے کردے ادب بنی دے پاروں
بے ادباں نوں سوگ پیا اج سڑ سن دوزخ ناروں

مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۱

اور پھر جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا گھر میں چلتی پھرتیں تو کیا ہوتا ۔

وکانت آمنۃ اذا مشت فی الدار کان المجر ملین تحت اقدامہا

جو بھی پتھر ان کے قدموں کے نیچے آجاتا موم بن جاتا ۔

پتھر موم ہو جاون ہیٹھ پیراں جاں بنی نوں چایا ۔

اپنے کوہوں میں نہیں کہندا وچہ کتاباں آیا ۔

اور جب حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی کے لیئے کنوئیں پر تشریف لے جاتیں تو کیا ہوتا

وکانت اذا ارادت ان تشفی من البئر یطلع الماء الی فم البئر یجری تحت قدمہا

ان کو رسی اور ڈول کی ضرورت پیش نہ آتی فوراً پانی کنوئیں سے نکل کر آپ کے قدموں میں بہنے لگتا ۔

پانی خاطر جہاں کھوہ پر خود تشریف لیا دے
پانی نکل کھوہ تھیں فوراً قدماں دے وچہ آوے

وکانت غمامۃ النور تظل علی راسہا ویطوف تنزل من السماء تتبرک بفوادہا

Marfat.com

نُوری بادل سایہ کرتے ہیں: اور تھے نور کے بادل اُن کے سر پر سایہ کرتے اور آسمانی پرندے آپ کے قلب سے برکت حاصل کرتے۔ ؎

سر پر بدّل نوری آکر سایہ کردے رہندے
اتر پرندے آسماناں تھیں آ برکت سب لیندے

آپ کے سر پر نُوری سایہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ کل قیامت کے دن گنہگاروں کے سر پہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کالی کملی سایہ کرے گی اور جو پرندے آسمان سے اترتے تھے وہ فرشتے تھے اور آکر آپ کے دل مبارک سے برکت حاصل کرتے تھے یہ اس لیئے بار بار آتے کہ کب آقا آئے دو عالم تشریف لاتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیری رات کا مسافر پھر کر آسمان کو دیکھتا ہے کہ کب چاند نکلے اور میرے راستے کے تمام خطرے دور ہوں اسی طرح وہ فرشتے جانوروں کی شکل میں گھڑی گھڑی آقائے دو عالم کی والدہ ماجدہ کو آکر دیکھتے کہ کب وہ وقت آئے گا کہ جب شمس الانبیاء اپنی نورانی کرنوں سے تمام جہان کے کفر و شرک کے اندھیرے مٹا کر تمام جہان کو منور فرمائیں گے اور پھر وہ یوں پکارتے۔

چڑھ چناں کر روشن سب نوں ہوون دور اندھیرے
پئے اڈیکن ہر دم آقا شوق جنہانوں تیرے

سیرت حلبیہ نزہت المجالس زرقانی شریف ان کتابوں میں یہ واقعہ موجود ہے

انبیاء اور فرشتوں کی مبارک باد: نو مہینے حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبیوں نے مبارک باد کہی۔

Marfat.com

آپ فرماتی ہیں۔

فی شہر الاول رایت رجلاً طویلا فقال البشری فقد حملت بسید المرسلین

بیں نے خواب میں ایک طویل قد والا آدمی دیکھا اُس نے مجھے کہا کہ اے آمنہ تجھے مبارک ہو کیونکہ ۔ سہ

اوہ فرزند تارب تینوں جو سردار رسولاں
شاہی تاج مبارک جنوں وچہ نبیاں مقبولاں
نام حبیب محمد سوہنا روشن دو بیں سرائیں
راج سلامت جس دا کلمہ روز قیامت تائیں

فقلت لہ من انت فقال ابوہ آدم

میں نے کہا آپ کون ہیں پس انہوں نے کہا میں اُس کا باپ آدم علیہ السلام ہوں

وفی الشہر الثانی قال البشری فقد حملت بسید الاولین والاخرین ۔

اور دوسرے مہینے میں پھر کسی نے کہا میں تجھے سید الاولین و آخرین کے حمل کی بشارت یعنی مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ ۔

اوّل و آخر سب نبیاں دا ہے سردار توں پایا
ایسا رتبہ کسے نہ عورت رب اپنے وچ پایا

فقلت لہ من انت قال شیث ۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہا انہوں نے میں شیث علیہ السلام ہوں ۔

وفی الشہر الثالث فقال البشری فقد حملت بالنبی الکریم

Marfat.com

اور تیرے مہینے میں کسی نے پھر کہا میں تجھے پھر مبارک دیتا ہوں کیونکہ ؎

پیٹ تیرے وچہ رب نے پایا نبی کریم پیارا

ہر عاجز پر کرم کریسی سوہنا نبی سہارا

فقلت له من انت قال انا نوحؑ ۔ پس میں نے پوچھا آپ کون ہیں

انہوں نے کہا میں نوح علیہ السلام ہوں ۔

وفی الشهر الرابع فقال البشری فقد حملت لسید الشریف النبی الیف

اور چوتھے مہینے میں پھر کسی نے کہا میں تجھے مبارک باد دیتا ہوں کہ ۔

سید کل اشرافاں بٹیا پیٹ اندر توں جایا ۔

جس نوں ہر اک عیباں اپنے فضلوں پاک بنایا

فقلت له من انت قال انا ادریس ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں انہوں

نے کہا میں ادریس علیہ السلام ہوں ۔

وفی الشهر الخامس قال البشری فقد حملت لسید البشر

اور پانچویں مہینے میں پھر کسی نے کہا میں تجھے مبارک باد دیتا کیونکہ : ۔ صـ

یا آمنہ جویں تیرے اتے رحمت رب دی ہوئی ۔

طبق زمیں پر کرماں والی عورت ہور نہ کوئی

شکم تیرے وچہ سردار انساناں اوہ مقبول پیارا

جنہوں چوداں طبق سلامی خادم عالم سارا

فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ هُوْد : میں نے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے کہا

ہود علیہ السلام ہوں ۔

Marfat.com

وفی الشھر السادس فقال البشری فقد حملت بالبنی الھاشمی
اور چھٹے مہینے میں پھر کسی نے کہا میں تجھے مبارک باد دیتا ہوں۔ کیونکہ ؎
پیٹ تیرے وچہ آمنہ مائی پاک حبیب ربانا
جسدا نام محمد رب نے اپنے نال رکھانا

فقلت لہ من انت قال انا اسماعیل : میں نے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے کہا میں اسماعیل علیہ السلام ہوں۔

وفی الشھر الثامن البشری فقد حملت بالخاتم البنین اور آٹھویں مہینے میں پھر کسی نے کہا میں تجھے نبوت کے ختم کرنے والے کی مبارک باد دیتا ہوں
ہوسی اس تے ختم نبوت پاک قرآن سناوے
اس تھیں پچھے دنیا اندر ہور نبی نہ آوے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
یعنی وہ آخر الانبیاء ہوں گے نبوت آپ پر ختم ہو جائے گی آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ فقلت لہ من انت قال انا موسیٰ میں نے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے کہا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔

وفی الشھر التسعۃ البشری فقد حملت بمحمد اور نانویں مہینے میں پھر کسی نے کہا میں تجھے مبارک باد دیتا ہوں۔
جسدا نام محمد احمد روشن دوہاں جہانیں
آگیا فضلوں شکم تیرے وچہ سوہنا چند نورانی
اس تھیں اگے اس تھیں پچھے روز قیامت تائیں۔
ایسا بیٹا ایسی مائی ناکر سی ربہ ہمسائیں

Marfat.com

فقلت له من انت قال انا عیسٰی : میں نے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے کہا میں عیسٰی ہوں ۔ ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم حبیبِ مکرم شفیعِ معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر نبی بھی خوش ہوئے ۔

اب یہاں پر وہ لوگ سوچیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد پر خوشی کرنے والوں پر بدعت و شرک کے فتوے لگاتے ہیں ان نبیوں میں کون مشرک تھا انہوں نے کونسا شرک کیا کہ ویسے تمہارا کفر اور تمہاری بے ادبی تمہیں نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی طرف آنے نہیں دیتی ۔ ؎

بے شرموں کچھ شرم کرو ہن باز آؤ رُک جاؤ ۔
نہیں تے روز قیامت اندر سِدّھے دوزخ جاؤ

عبد الرسول نمانا یارب خادمِ نبی بنائیں
صدقہ نبی محمد سرورِ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ کنوں بچائیں

نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۹۸

نو مہینوں میں جو معجزات ظاہر ہوئے

۴ الغرض نو مہینے میں محبوب خدا کے کئی معجزات ظاہر ہوئے ۔

اللہ نے سب کو لڑکے سے دیئے

حکم کیا کہ واذن لنساء الدنیا تلک السنۃ ان یحملن ذکورۃ الکرامۃ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا بھر کی ہر ایک عورت کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہو واسطے ثابت کرنے بزرگی

Marfat.com

محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم :۔

ساری عمر اولاداں کارن آہی طلب جنہاں نوں .

بخشے ربّ طفیل محمدؐ خوش فرزنداوہناں نوں

اس میں حکمت یہ تھی قوم قریش اور دیگر جاہل قومیں لڑکیوں کو قتل کر دیتے تھے یا زندہ ہی دفن کر دیتے خداوند لایزال نے حضور نبی کریم کے صدقہ سے اس سال لڑکیوں کو پیدا ہی کیا نہ لڑکیاں پیدا ہوں اور نہ ناحق معصوم بچیوں کا قتل ہو کیونکہ آنے والا رحمت اللعالمین اور خود معصوم ہے جس کے صدقہ سے یہ کبیرہ گناہ اور ناحق قتل بند ہو گیا رک گئے کم ناجائز سارے اذنوں باز کرایا

جس ویلے اوہ رحمتِ عالم دنیا دے وچ آیا۔

وہ آیا جس کے آگے سے یہ قانون جہاں بدلا

زمیں بدلی زمان بدلا مکیں بدلے مکاں بدلا

خصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۴۷

آتشکدہ ایران بجھ گیا :

اور پھر حمدت نیران فارس. آتشکدہ فارس کی آگ بجھ گئی جو کہ ایک ہزار سال سے پہلے سلگ رہی تھی اور تمام کفار یوگ اس کو سجدے کرتے تھے جب دوزخ کی آگ کو بجھانے والا کملی والا تشریف لایا تو وہ فوراً بجھ گئی .

سجدے کردے اسنوں سارے دوسو سال دیہانا

بجھ گئی جد پیدا ہویا پاک رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ربانا

دوستو! یہ بجھتی کیوں نہ جس رحمت اللعالمین اور شفیع المذنبین نے قیامت کے دن

Marfat.com

جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے ۔ وہ اپنی ولادت کے وقت فارس کی آگ کیسے نہ ٹھنڈی کرتا یہاں پر علامہ صاحبؒ فرماتے ہیں ۔ ؎

تعجب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلےٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور پھر انشق ایوان کسریٰ وسقط منہ اربع عشر شرافتہ

اس وقت نوشیرواں کے قلعے پر زلزلہ ایسا آیا کہ اس کے چودہ گنگرے گر گئے اس قلعے میں آپ (کسریٰ بادشاہ) رہتا تھا ۔ ؎

چوداں کنگرے ڈھہ ئیے کوٹوں ہلچل ئی کفاراں
کسریٰ حیرت اندر آیا دہشت باہیجہ شماراں

بت منہ کے بل گر گئے ؛ اس وقت تمام کفار بادشاہوں کے تخت پھٹ گئے بت منہ کے بل گر گئے اور وہ حیران تھے کہ کیا ہوا

اس دیئے ایہ معجزہ ہویا ظاہر حکم جباروں
تخت تمامی بادشاہاں دے پاٹ گئے وچکاروں

پس نوشیرواں نے اور بادشاہوں نے ایک نجومی کو بلایا اس سے یہ تمام واقعہ کہہ دیا وہ یہ سنتے ہی کہنے لگا

ہمارے چوداں کنگرے گرنے میں یہ حکمت ہے کہ پشتاں چوداں تک تمہاری بادشاہی تھی بس اب تمہاری بادشاہی ختم ہونے کا وقت آگیا کیونکہ جبکی شاہی تمام زمین و آسمان

Marfat.com

پر ہوگی۔ وہ بادشاہ محبوبِ خدا آگیا۔ ؎

ختم ہوئی ہن تساں حکومت کھول دستاں میں حالا
آگیا ہن دنیا اُتے تاج حکومت والا

تمہارے مکر و فریب والی بازی کفر و شرک والا کھیل اب ختم ہو جائے گا کیونکہ کفر و شرک سے بچانے والا سچ اور توحید بتانے والا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اب دنیا میں اپنا حبیب بھیج دیا ہے اور پھر یوں کہا:۔

میں نہیں دیکھنا تاتساں رہناں سچی بات سناواں
بھیج دتا ربّ حاکم فضلوں پاک حبیب سچاواں

اکرام محمدی مولوی عبد الستار ۲۶۹ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ

نور کے آنے پر خدا کا حکم

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطان کی آہ وزاری: وصاح الشیطان لعنۃ اللہ تعالیٰ اعلیٰ جبل ابی قبیس

اور شیطان لعنتی پہاڑ ابو قبیس پر جا کر رویا چیخا چلایا ؎

تڑنا بے حد غم تھیں شیطان انہیہ منہ کالا
جدوں تشریف لیاون لگا کالی کملی والا

بس اُسی وقت تمام شیطان جمع ہو کر اپنے سردار یعنی بڑے شیطان کے پاس گئے اور پوچھا مالذی اصابک اے ہمارے سردار تجھے کس چیز نے رلایا تجھے کیا تکلیف پہنچی ہے کیوں چلاتے ہو؟

Marfat.com

؎ آ ایلیا سب لشکر اسنوں حالت لُچھّن سارے
کیوں تو رو رو عاجز ہویا اے سردار ہمارے
یہاں پر شیطاں کہنے لگا کچھ نہ پُوچھو وہ کہنے لگے کیا بات ہوئی تو کہنے لگا۔
کہن لگا ہن پیدا ہوسی ذات مبارک عالی
روز ازل رب بخشی جنوں کُنجی جنّت والی

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر سوگ منانا اور خوشی نہ کرنا شیطان کا کام ہے

اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۱۷۶

الغرض حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے پر عقیدے سنیئے۔

سب سے پہلے خالق کل نے مختار کل کے نور ہونے میں یوں فرمایا!

اللہ کا نور ہے

قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین

بے شک تمہارے پاس اللہ تعالےٰ جل شانہ کی طرف سے نور اور کتاب بیان کرنے والی۔ ؎

آ گیا نُور اَساڈے رَبّے رب دی طرفوں آیا۔
روشن کتاب بیاناں والی اپنے نال لیایا پ ۶ رکوع ۷

اور پھر کہیں اس طرح فرمایا۔

یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدًا ومبشرًا ونذیرا وداعیًا
الی اللہ باذنہٖ وسراجًا منیرا

اے نبی غیب کی خبریں دینے والے بیشک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر اور خوشخبری

Marfat.com

دینے والا اور ڈرلنے والا اور بلانے والا رب کی طرف اس کے حکم کے ساتھ اور
چمکا دینے والا چراغ ۔ ؎

غیبی خزاں دیون والا حاضر ناظر آیا ۔

نذیر منیر مبشر رب نے اس نوں آپ لایا

نور ہونے پر حضور کا فرمان

حدیثِ مصطفیٰ، تخلیق اوّل میرا نور ہے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا فرمان ہے کہ

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ؛ حضور نبی اکرم حبیبِ مکرم شفیعِ معظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ میرے نور کو بنایا

؎ سب تھیں اوّل نور نبی دا آپ بنایا ۔

وچہ پیدائش اوّل خلقیا پچھے دنیا آیا

آپنے پھر اسی طرح فرمایا ۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ خَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ
کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے

؎ اللہ ولے نور کوں بنی دا انور لے ۔

بنی والے نور کوں خلق دا ظہور اے

معلوم ہوا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں ۔

تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ زرقانی شریف جلد ۴ صفحہ ۱۷۱

Marfat.com

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گواہی: آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ کا فرمان ہے آپ فرماتی ہیں

انہ خرج منی نور اضاءت لی قصور الشام

کہ ولادت کے وقت میرے لیئے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ اس کی روشنی میں میں نے ملکِ شام کے تمام شہر اور تمام بستیاں دیکھ لیں ۔ ؎

وقت تولد صبح دے اندر آیا نی سہارا
چانن نور نبی خدا دے کولوں نکل گیا چمکارا
شام ملک سب نظریں آیا حضرت آمنہ تائیں
ہر ہر شہر جو شام زمینے ہر بستی ہر جائیں

قد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تشریف لایا تو میری والدہ کے لیئے ایسا نور ظاہر ہوا کہ آپ نے ملکِ شام کے تمام محلات دیکھ لیئے ۔

خصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۲ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۶۰۰

جبریل نے جھنڈے لگا دیئے: آپ پھر فرماتی ہیں کہ ولادت کی شب میں نے ایک نورانی گروہ آسمان سے اترتے دیکھا ذہبت الجماعة نزلوا من السماء اور ان کے پاس تین سفید جھنڈے تھے ومعهم ثلاثة اعلام ابیض پس انہوں نے ایک جھنڈا خانہ کعبہ پر گاڑ دیا اور دوسرا میرے مکان کی چھت پر لگا دیا اور تیسرا بیت المقدس پر نصب کر دیا ۔ پھر میں نے دیکھا کہ آسمان کے نور سے دنیا بھر گئی ۔

Marfat.com

دنیا نور سے بھر گئی! ؎ دو جہاں جس کے جلوے سے روشن ہوئے
ہے وہی نور والا ہمارا نبی ﷺ

فرش سے تا فلک اور یہ ہے عرش تک
لامکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

جس کی تعظیم کو عرش بھی جھک گیا۔
ہے وہ سلطان اعلیٰ ہمارا نبی

سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی : عرش والوں سے بالا ہمارا نبی

ستارے میرے مکان کی طرف جھکے آتے ہیں۔ و امتلاءت الدنیا نورا کہ تمام دنیا نور کے ساتھ بھر گئی۔ اور ایک حدیث۔

نور اندر نور ماہر کوچہ کو چہ نور ہے : بلکہ یوں کہئے کہ سب دنیا ہی نور و نور ہے۔

ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔ مواہب لدنیہ صفحہ ۲۲ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۸۲

آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ کا عقیدہ ؎ وہ فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو

؎ میں حاضر ساں نور محمدی ایسا چانن لایا۔

جلوہ نور پیا اس ویلے دیوا نظر نہ آیا

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

شواہد النبوت صہ ۲۴ اکرام محمدی مولوی عبد الستار صہ ۲۷۲

جبرائیل علیہ السلام کا عقیدہ ؎ قلبت مشارق الارض و مغاربہا فلم اجد رجلاً افضل من محمد ﷺ : حضرت جبرائیل

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میں نے تمام مشارق و مغارب کو دیکھا مگر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ نوری اور حسین و جمیل نہیں دیکھا اور پھر یوں فرماتے ہیں ؎

دیکھے ہیں حسین بہتیرے پھر کے دیدہ لوکائی ۔
مکھڑا سوہنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ورگا نظر نہ آیا کائی ۔

اسی لیئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور اور حسن و جمال پر فدا تھا اور اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا حکم ہے کہ عشق و محبت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے کے لیئے بڑی خوشی سے آتا تھا ۔

دُبَاعی

ن نت رحیم کریم کولوں جبرائیلؑ تاں وحی لیاوندا سی
حسن نورِ محبوب دے دیکھنے نوں اندر عشق دے جھولدا آوندا سی
پہلوں ادب سلام درود بولے پھر رب دے حکم سناوندا سی
ستار بخش جے ستیاں کول آوے اے ادب خدا توں نال بلاوندا سی

یعنی وہ آکر یوں عرض کرتا ہے ۔ ؎

اے رسول عربی شافعِ محشر جاگو ۔ آیا جبرئیل یہ عاشق ۔ ہے پیمبر جاگو
صدقے ان نرگسی آنکھوں کے گلِ تر جاگو آیا عاشق ہے یہ ملنے کو قمر تر جاگو ۔

معلوم ہوا کہ نبی اکرم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں ۔

جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۴۸ ، نین نامہ مولوی عبدالستار صفحہ ۳۱

Marfat.com

اُم المؤمنین حضرت عائشہ کا عقیدہ

آپ فرماتی ہیں کہ جب نجاشی بادشاہ حبشہ فوت ہوا تو لاینزال اسے یرای علی قبرہٖ نورٌ ہمیشہ اُسکی قبر پر نور دیکھا گیا ۔ وہ نور اس لیئے تھا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم نور خدا نے اُس کا جنازہ پڑھایا تھا معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منیر یعنی نور گردانتی تھیں ۔

(مشکوٰۃ شریف) صفحہ ۴۵

اسی لیئے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم نے ایک دفعہ منیر ہونا دکھا بھی دیا تھا واقعہ یوں ہے کہ حضرت عائشہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات کے وقت کپڑا سینے لگیں تو سوئی زمین پر گر کر گم ہو گئی تو آپ پریشان ہو کر بیٹھ گئیں وہاں پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم نور خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ نے دیکھ کر فرمایا اے اُمّ المؤمنین کیا وجہ ہے کہ آپ پریشان اور خموش بیٹھی ہیں یہاں پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہا وآلہ وسلم میں کپڑا سی رہی تھی اور سوئی زمین پر گر گئی ہے مجھے ملتی نہیں کوئی روشنی کے لیئے چیز بھی نہیں کہ جس سے سوئی مل جائے بغیر سوئی کے کپڑا سی نہیں ہوتا اور پھر یوں عرض کی :

رات بیٹھی پریشان عائشہ پچھیا وجہ کی اے پریشان ہونا
ادب نال گزاردی عرض عائشہ سوئی گم ہونا تے حیران ہونا
دیوا تیل تے تی نائیں گھر شاہا سوئی لبھن نوں چاہیئے شمعدان ہونا
سوئی باہجہ نہ لگے پیوند عظمت پیگیا باہجہ سنا مان حیران ہونا

Marfat.com

—

یہاں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دہنِ پاک سے مسکرا پڑے اور قدرتِ خدا وندی سے آپ کے دانت مبارک یا ایک ایک دانت مبارک ظاہر ہو گیا تو اُس دانت مبارک کی روشنی ایسی ہوئی کہ حجرہ پاک چمک اٹھا۔ اور وہ روشنی آسمانوں سے گزرتی ہوئی عرش و کرسی تک جا پہنچی۔

تھوڑا قدر تبسم ظاہر کیتے دند نورانی
بجلی تھیں وڈھ جلوہ روشن لاٹ گئی آسمانی۔

کیا اُس ویلے حجرے اندر کیتا نور پسارا
ابنر کرسی عرش نظارا نکل گیا چمکارا

جب آسمانوں پر یہ نور سب فرشتوں نے دیکھا تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی یا اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کیا یہ نور پاک آپ کا نور ہے تو حکم یوں ہوا

ایہہ نئیں جلوہ نور اساڈا امر کیتا ربّ والی
ظاہر ہویا نور محمدی ذات مبارک عالی

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں بلکہ نور گر ہیں اس مضمون پر حدیثیں بہت ہیں پر ان پر اکتفا کرتا ہوں۔ شواہد النبوت صفحہ ۱۶۳ خصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۲ نور مبین

۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

آپ فرماتے ہیں جب حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے یوں عرض کرتے ہیں۔

Marfat.com

وانت لما ولدت اشرقت۔ الارض و ضاءت بنورک الافق

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ پیدا ہوئے تو سارا زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نورِ پاک سے آسمان کے افق یعنی کنارے منوّر ہوگئے۔

فنحن فی ذالک للضیاء وفی النور۔ وسبل الرشاد نخترق

یعنی ہم اُسی نور اور اسی ضیاء میں رشد و ہدایت کے راستوں کو طے کر رہے ہیں کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

بحوالہ خطبات چشتیہ

خصائص الکبریٰ ۱ جلد ۱ صفحہ ۹۷ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۲۲ نور مبین صفحہ

حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

وہ فرماتے ہیں واجمل منک لم ترقط عینی ۔ یعنی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے زیادہ حسین و جمیل میری آنکھوں نے کسی کو دیکھا ہی نہیں آگے پھر فرمایا

واحسن منک لم تلد النساء یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ سے زیادہ حسن و جمال والا کسی ماں نے پیدا جنا ہی نہیں آگے پھر فرماتے ہیں

قد خلقت مبرأ من کل عیب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو ہر ایک عیب سے پاک پیدا کیئے گئے ہیں۔

کانک قد خلقت کما تشاء یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

بے شک آپ نے جیسا پیدا ہونا چاہا ویسے ہی پیدا کیئے گئے۔ اور یہی حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

لما نظرت الی انوارہ علیہ السلام وضعت کفی علی عینی
خوفاً من ذھاب لبصری :

جب میں حضور علیہ السلام کے نُور کی طرف دیکھتا تو آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیتا تاکہ میری نظر سلب نہ ہو جائے۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۴۹ نورِ مبین۔ خطباتِ چشتیہ

بنی نجّار کی لڑکیوں کا عقیدہ

جب حضور نبیٔ اکرم حبیبِ مکرم شفیعِ معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ پاک سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہر گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور پورے مدینہ شریف کو سجایا گیا اور ہر گھر میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پکنے لگی اس لیئے کہ ہر ایک چاہتا تھا کہ حضور علیہ السلام والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائیں۔

ہر گھر آپو آپ تیاری کیتی کُل امیراں۔

کرن اُمید جو میں گھر آوے روشن بدر منیراں

فصعد الرجال والنساء فوق البیوت تفرق غلمان والخدم فی الطریق ینادون یا محمد یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یس مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں خوشی سے دوڑتے پھرتے اور یہ محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے نعرے بلند آواز سے لگاتے پھرتے اور بعض نے یوں بھی لکھا ہے کہ شہر کو سجایا گیا اور حضور نبی اکرم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور استقبال کے لیئے شہر سے بچے بوڑھے جوان مرد عورتیں تمام باہر نکل آئے اور آکر آپ کا راستہ دیکھنے لگے اور ہر ایک کی زبان پر یہ تھا۔

جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف بھی آؤ جاء نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا نبی اللہ آ بھی جاؤ اور پھر یوں کہیئے۔

چڑھ چناں کر روشن خانے ہوون دور اندھیرے
وچہ اڈلیکاں راہی تکن شوق جنہاں نوں تیرے

ہاں تو جب میرے آقا و مولا حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑیوں سے باہر تشریف لائے تو بنی نجار کی لڑکیاں یوں پکاریں طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَاتِ الْوَدَاعِ ۔ وَجَبَتْ شُكْرُ عَلَيْنَا ۔ مَا دَاعِيَا لِلّٰهِ دَاعِ

کہ چودہویں رات کا چاند وداع کی پہاڑیوں سے ہم پر طلوع ہوا اور اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ واجب ہے کہ ہم اُن پر درود پاک پڑھیں اور اُنکی نعت بولیں اور پھر وہ یوں کہنے لگیں۔ ؎

چڑھیا نی چڑھیا چن چودہویں رات اوہ لگا اوندا جے نوشہ بارات
گا دن ستیاں چائیں چائیں

شکر خدا دا کریئے لکھ لکھ وارنی جے گھر آوے سوہنا سید سردار نی
دردان نوں ملن دوائیں ۔ دردان نوں ملن دوائیں ۔

Marfat.com

تو جب حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب آئے تو پوچھا تم کون ہو اور کس لیئے یہاں پر آئے ہو اور یوں بولیں۔

ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی
خوشی ہے آمنہؓ کے لال کے تشریف لانے کی

دوستو یہاں پر غور فرماؤ کہ بچے کم عقل ہوتے ہیں انہوں نے کم عقلی کے باوجود بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاند کہا شافع روزِ جزا کہا دردوں کی دوا کہا بدرِ منیر کہا اور درود پڑھنا اپنے آپ پر واجب کر لیا تو معلوم ہوا جو لوگ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور اور چودھویں رات کا چاند اور اپنا غم خوار نہیں مانتے اور آپ درود نہیں پڑھتے وہ بچوں سے بھی کم عقل ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر کم عقل ہیں۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل

جانوراں توں بدتر گندے سکی بوتھی والے
چھتر پوہن بے ادیاں نوں روز قیامت والے

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۳ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۹
باب الحجرات بحوالہ نور مبین خطبات چشتیہ۔

مصر کی عورتیں اور نورِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت زلیخاں رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت یوسف علیہ السلام پر فدا ہو گئیں تو آپ ہر وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف کرتی رہتیں اور آپ کا رنگ

Marfat.com

حضرت یوسف علیہ السلام کی بے رغبتی سے زرد ہو جاتا ہے۔ جب مصر کی عورتوں نے دیکھا تو کہنے لگیں کہ حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے غلام پر فدا ہو گئی ہیں اور حضرت زلیخا پر طعنے کرنے لگیں جب آپ کو پتہ چلا کہ عورتیں ہمیں طعنے دیتی ہیں تو آپ نے ایک ہم راز سے پوچھا کہ میں ان عورتوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کی دید کرا دوں یہاں پر اس دائی نے جواب دیا اے حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ عورتیں آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام کے طعنے دیتی ہیں اور آپ ان کو ماہ کنعان کی دید کراتی ہیں ایسا نہ کرو تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اگر دشمن کھانڈ کھلانے سے مر جائے تو زہر کیوں کھلائی ہے اور پھر یوں کہا ؎

دکھلاواں اِک وار اینہانوں دیکھ لواں آزماواں
عشقوں رہن تڑپدیاں ظالم پھیر دید کراواں

ہاں تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان عورتوں کی دعوت اپنے گھر کی اور اُن کو بلا بھیجا کہ آج تمہاری دعوت ہمارے گھر ہے یہ سنتے ہی وہ عورتیں ہار شنگار لگا کر حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آئیں آپ نے پہلے سے ہی تکیئے لگا دیئے اور دسترخوان بچھا دیئے تھے اور اوپر لیموں یا ترلوز رکھ دیئے تھے اور ساتھ ایک ایک چھری بھی رکھ دی تھی۔ آپ نے کہا یہ کاٹ کر تب کھانے ہوں گے جب میں تمہیں کہوں گی یہ کہہ کر آپ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئیں اور ہاتھ باندھ کر یوں کہا۔

ماہیا

بیری تے بور ہوے۔ ہتھ بنھ عرض کراں میرا معاف قصور ہوے

حضور جو میں نے آپ کو قید کرایا تھا وہ قصور مجھے معاف کر دو اور ایک بیری

Marfat.com

بات مانوا ورپھر یوں کہا! ماہیا

بھنیاں تے کھاہی پھر دے

اک گل من سوہنیا مینوں لوک سنائی پھر دے

حضور اب میں آپ کی جدائی سے اور لوگوں کے طعنوں سے دکھی ہو چکی ہوں اور آپ خداوند کریم کے ذکر میں خوش ہیں۔ ماہیا

لکڑی دا بھر گڈا۔

آپ تاں خوش بیٹھائیں دکھی کیتائی دم ساڈا

ف۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے۔ انا من نور اللہ وکل خلائق من نوری میں اللہ تعالیٰ کا نور ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

یہاں پر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے زلیخا! کیا بات ہے عرض کی حضور مجھے عورتیں طعنے دیتی ہیں۔ کہ میں آپ پر فدا ہو گئی ہوں آپ حضور کرم نوازی فرمائیں اور دروازے پر تشریف لائیں تو حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کو فرمایا تو اب تربوز کاٹ کر کھاؤ جب عورتوں نے حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف تو سامنے حضرت یوسف علیہ السلام نظر آئے۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو بجائے تربوز کاٹنے کے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے

جس کو قرآن پاک نے یوں بیان کیا ہے۔

فلما رئیتہٗ اکبرنہ وقطعن ایدیھن۔

ترجمہ جب عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو اُسکی بڑائی بیان کرنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیئے اور پھر یوں بولیں۔

Marfat.com

؎ جس دم حضرت یوسف یار و وچہ دروازے آیا
نور بصیرت ہوش اساڈا اونگ برود اڈایا

بعد اس کے یوں بولیں جنکو قرآن پاک نے بیان کیا ہے ۔

وقلن حاش للّٰہ ما ھٰذا بشرا!

ہمیں اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں ہے یہ جنس بشر سے اِن ھٰذا اِلّا مَلَکٌ کریم نہیں ہے یہ اگر کوئی معزز فرشتہ ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ کئی عورتیں تو ختم ہو گئیں اور باقی جو بچ گئیں وہ یوں بولیں !

؎ بے خود یاں وچہ کرن لیکارے جان جہاں وچہ باقی
قسم خدا دی خاکی نہیں ایہ ہے کوئی مرد انلاکی

معلوم ہوا کہ مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ کو نوری تسلیم کیا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہیں ۔ جو لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نہیں مانتے وہ عورتوں سے بھی کم عقل ہیں ۔ پ ۱۲ رکوع ۱۴

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضؓ کی عرض

جب حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنا مِن نور اللّٰہ کل خلائق من نوری کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے یہاں پر حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ تمام مخلوق میرے نور سے ہے تو پھر حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال آپ سے کیوں مشہور ہے اور پھر یوں عرض کی :۔

سہ کی موجب ہے دسومیتوں ہے اک مطلب میرا۔

حسن تساڈے تھیں یوسف دا کیوں سی حسن دھیرا

تو میرے نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفاں والے ماذاغ البصر اسرے والے خم کے کنڈ لاں والے لیلیٰ کی لبتری والے مزمل کی کملی والے مدثر کی چادر والے نوری لباس والے عرشاں تے جان والے دولہا معراج والے لولاک کے تاج والے جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن ظاہر تھا اور میرے نور اور حسن پر ستر ہزار پردے اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے ڈالے ہوئے ہیں۔

چہرے انور میرے دا تے خالق پاک الٰہی

پردے پا ہفتاد ہزاراں اصلی شکل چھپائی

اے ام المومنین حضرت عائشہ اگر رب تعالیٰ جل شانہ میرا نور ظاہر کر دے تو چن سورج چھپ جاتے یہاں پر حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پردا اٹھا کر مجھے اپنی اصلی صورت کا نظارا کرا تا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اے جبرائیل جا اور میرے پیارے محبوب کے چہرہ انور سے ایک پردہ اٹھا تا کہ میرے پیارے محبوب کی بیوی ام المومنین نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن دیکھ لے

Marfat.com

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حکم خداوندی سے فوراً حاضر خدمت ہوئے اور ایک پردہ چہرہ انور سے اٹھایا اور ام المومنین آپ کے چہرہ مبارک کے نور کی تاب نہ لا سکیں پس اسی وقت حجرہ شریف سے باہر تشریف لے گئیں جب واپس آئیں تو نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ام المومنین کیا وجہ ہوئی کہ آپ حجرہ سے باہر تشریف لے گئیں یہاں پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے معلوم یوں ہوا کہ حجرے میں آگ لگ گئی اور سارا عالم جل رہا ہے میں خوف سے باہر چلی گئی

آپ نے فرمایا اے ام المومنین اگر میرا حسن و جمالی اور نور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ظاہر کر دیتا تو زمین میں کوئی چیز نہ رہتی اور پھر یوں فرمایا ۔ ؎

حسن اساڈا جے رب عالم ظاہر کر دکھلاندا
جلوہ جویں پیا کوہ طوروں طبق اٹھایا جاندا

اور پھر فرمایا اے عائشہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسن ٹھیک ہے مگر ۔ ؎

حسن اساڈا ویکھن کارن نہیں کسے دلیری
حسن یوسفؑ دے ورگے ہوسن مومن امت میری

معلوم ہوا کہ تمام مخلوق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک سے بنی اور آپ اللہ تعالیٰ کے نور ہیں ۔ یہاں پر آپ واقعہ حضرت یوسف بن رازی کا بیان کریں ۔

Marfat.com

واقعہ حضرت یوسف بن حسین رازی

جس طرح حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بن یعقوب علیہ السلام پر زلیخاں فدا ہوگئی تھیں اسی طرح حضرت یوسف بن حسین رازی پر ایک شاہزادی فدا ہو گئی وہ آپ کے ہر وقت پیچھے پیچھے پھرتی رہتی ایک دفعہ موقعہ ملا کر حضرت یوسف بن حسین رازی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت میں مشغول تھے تو وہ شاہزادی آپ کے پاس آکر بیٹھ گئی اور پھر یوں عرض کی۔ ؎

رو کر حال سناون لگی ڈاہڈی عاجز ہوئی
میں مر گیاں عشق تیرے وچہ تینوں خبر نہ کائی

جس وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نیک بندے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُمتی نے عورت کی آواز سُنی تو گردن اوپر اٹھائی اور دیکھا کہ ایک عورت اُن کے پاس بیٹھی ہے دیکھتے ہی اللہ تعالیٰ کا ولی اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی خوف سے کانپ گیا اور پھر اپنے رب کے سامنے یوں دعا کی۔

؎ ہتھ بھر کبنیا ولی ربانا لگا کرن دعائیں۔
یا رب اس آفاتوں مینوں کر کے فضل بچائیں۔

راوی کہندا اسنوں خوف وے وچہ آیا
روندا تے کر لاندا اوتھوں لنس گیا ولی ربانا

اس کے بعد اوہ عورت روتی ہوئی باہر نکلی اور حضرت زلیخا کی طرح مقصد سے محروم رہی جب آپ واپس حجرے میں تشریف لائے تو اپنے خالق و مالک رب العالمین

Marfat.com

کے آگے رو رو کر پناہ اور بخشش کی دُعا کرنے لگے روتے روتے آپکی آنکھ لگ گئی خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہترین مکان ہے ایسا مکان کبھی نہ دیکھا تھا وہاں پر ایک نورانی تخت دیکھا اُس کے اوپر ایک نورانی شاہزادہ بیٹھا ہوا ہے اس شاہزادے کے ارد گرد نورانی بندے سبز پوشاکیں پہنے ہوئے ہیں۔ حضرت یوسف بن حسین رازی نے ایسے بندے پہلے نہ دیکھے تھے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نوری فرشتے ہیں اور جو تخت کے اوپر شاہزادہ بیٹھا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا نبی ہے آپنے فرمایا اُس کا نام کیا ہے۔ اور یہاں پر کیسے آیا ہے۔ اُن فرشتوں نے یوں کہا۔ ؎

نام اُسدا ہے حضرت یوسف یعقوب دا جایا

یوسف بن حسین ہور اندی کرن زیارت آیا

جب یوسف بن حسین رازی نے اتنی بات سنی تو آنکھوں سے آنسو رواں جاری ہوگئے اور بدن پر لرزہ طاری ہوگیا یہاں پر حضرت یوسف علیہ السلام والسلام بن یعقوب علیہ السلام تخت سے اترے اور حضرت یوسف بن حسین رازی کو سینے سے لگایا اور تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا تو حضرت یوسف بن حسین رازی نے عرض کی یا نبی اللہ میں ایک عاجز اور پر تقصیر بندہ میرے پاس کوئی ایسا نیک عمل نہیں آپ حضور نے کسی وجہ سے کرم فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا جس دن تمہارے پاس شاہزادی آئی اور اُس نے روتے ہوئے اپنا مقصد بتایا مگر آپ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے خوف سے ڈر کر وہاں سے دور ہٹ گئے اور وہ عورت اپنے مقصد سے محروم رہی بس یہی عمل آپ کا بارگاہ الٰہی میں پسند ہوا اور مجھے

Marfat.com

حکم خداوندی ہوا کہ اے یوسف علیہ السلام تمہارے ساتھ بھی ایک دن ایسے ہی ہوا تھا جبکہ حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو ساتویں گھر میں سے گئی اور اپنی خواہش سے تمہاری طرف مائل ہوگئی **ولقد همت به وهَمَّ بها** اور قریب تھا کہ آپ بھی اُسکی طرف مائل ہوجاتے **لولآ ان را برهان ربه** - مگر ہم نے آپ کو اپنی طرف سے برہان یعنی اُسکی طرف میل ہونے سے پہلے ایک رکاوٹ پیش کردی کہ اُس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام نظر آئے اور آپ کو اُس کام سے محفوظ رکھا -

نظر پیا یعقوب پیغمبر منہ وچہ انگلی پائی
نال دہایاں منع کریندا روندا نال جدائی

لہٰذا آپ اُس میرے بندے کی زیارت کریں اے یوسف بن حسین رازی میں رب تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے آیا ہوں مبارک ہو کہ آپ کا یہ عمل اللہ تعالےٰ رب العالمین نے قبول فرمایا ہے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن جیسا نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی حسن رکھتے ہیں۔

پ ۱۲ رکوع ۱۳ قصص المحسنین جلد ۲ صفحہ ۳۵۸ مولوی دلپذیر

مُلّا علی قاری کا عقیدہ

اکثر الناس عرفوا اللہ وما عرفوا رسول اللہ ان حجاب البشریت علی البصائر هم

کہ بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو دنیا میں پہچان لیا لیکن رسولِ کریم

Marfat.com

روف الرحیم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ پہچان سکے۔

بہت لوکاں نے دنیا اندر جانیا رب تعالیٰ

ہر کسے نہ جانیا پاک بنی نوں کیا ہے کملی والا

اس لیئے کہ بشریت کے پردوں نے حسن محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھپا رکھا ہے۔ یا بشریت کے پردوں نے لوگوں کی آنکھوں پر پردے ڈال رکھے ہیں۔ ؎

پہن لباس انسانی آیا سوہنا نبی پیارا

"ماہیوں کہے بشر نبی نوں ملا خشک نکارا

اسی لیئے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا

یا ابابکر لم یعرفنی حقیقتاً غیر ربی

اے ابوبکر صدیق میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بشریت کا لباس پہنا ہوا تھا حقیقت آپ کی نور تھی۔ شرح شمائل ترمذی جلد ا صفحہ ۹

؎ نہیں پہچان حقیقت میری کسے بندے نوں آئی

بس جانا یا مولا جانے خالق پاک الٰہی

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

وہ فرماتی ہیں وما کنت محتاج الی السراج من یوم اخذنا لان نورہ وجھہ کان النور من السراج

Marfat.com

جب سے ہم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر لایا ہے ہم رات کو چراغ نہیں جلاتے
جس دن دا اساں گھر لیاندا سوہنیاں شان والا
اُس دن دا اساں گھر دے اندر کدی نہ دیوا بالا

کیونکہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کا نور چراغ
کے نور پر غالب ہوتا ہے۔

نور محمد نور دیوے پر ہر دم غلبہ پاوے
عبدالرسول ہے کہندا وچہ کتاباں آوے

تفسیر مظہری جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ (نور مبین از صائم چشتی)

دوسری جگہ یوں آیا ہے آپ فرماتی ہیں۔

اذا اضعتہ فی المنزل استغنی عن المصباح کہ جب میں حضور نبی اکرم
حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر میں رات کے اندھیرے میں
دودھ پلاتی تھی تو مجھے چراغ کی ضرورت نہ رہتی چنانچہ آپ سے کسی نے پوچھا اے
حلیمہ تو رات کو گھر میں ساری رات آگ جلائے رکھتی ہے۔ یہاں پر آپ نے فرمایا۔

لا واللہ لا اوقد نارًا ولینہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں آگ تو نہیں جلاتی لیکن یہ روشنی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے نور کی ہوتی ہے اور پھر یوں کہا۔ سہ

جدم راتیں دودھ پلاواں کدی نہ دیوا بالاں
قسم خدا دی چانن کردا نور محمد والا

Marfat.com

معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نور ہیں۔

بیاض المبلاد النبی علامہ جوزی رح ص۵۴

مولانا سعدی رحمۃ اللہ کا عقیدہ

وہ فرماتے ہیں۔

؎ کلیمے کہ چرخ فلک طوراوست۔ ہمہ نور پاپر تو نوراوست

تواصل وجود آمدی از محمد ۔ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین وآسمانوں کا نور آپ کا ہی نور ہے تو تمام چیزوں کی اصل ہے اور تمام چیزیں فرع ہیں۔ یعنی ہر ایک چیز آپ کے ہی نور پاک سے بنی ہے

ہمہ وصفت کند سعدی ناتمام علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

سعدی عاجز ہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی کیا تعریف کر سکتا ہے آپ پر صلوٰۃ والسلام یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوا کہ نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور تمام چیزیں آپ کے نور سے ہیں۔

مولانا رومی کا عقیدہ

وہ فرماتے ہیں۔

؎ سید و سرور محمد نور جاں ۔ مہتر و بہتر شفیع مجرماں

Marfat.com

یعنی سردار اور تمام مخلوق سے چنے ہوئے افضل اور اعلیٰ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہماری جان ہے یا تمام جہان میں آپ کا نور ہے۔

مہتریں وبہترن انبیاء حبذ محمد ہنیت در ارض وسما

یعنی تمام انبیاء کرام سے افضل اعلیٰ اگر آپ نہ ہوتے تو زمین وآسمان میں کچھ بھی نہ ہوتا۔ (مثنوی شریف)

مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

سہ سینہ پاک منور نشرح نورا کھیں ماذاغون
نورا کھیں مہر نبوت روشن نور چراغون

آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک کو پاک اور منور کیا اور آنکھوں کو نور مارا غ لبصر کے سرمے والیاں کہا اور خاتم النبین کہا تمام نور والے یا حسن وجمال والے آپ کے نور سے کہا۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں

قصص المحسنین مولوی غلام رسول۔

پیر مہر علی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

مکھ چند بدر شاہ ثانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلفتے آکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

Marfat.com

آپ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند کہا اور فرمایا کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاند کہا اور فرمایا کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشانی مبارک پر نور چمکتا تھا۔ یعنی آپکی پیشانی مبارک کو نورانی کہا اور آپ کی آنکھوں کو قدرتی سرمے والیاں کہا ؎

اس صورت نوں میں جان آکھاں جان آکھاں یا جان جہان آکھاں ۔

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب نبیاں

یعنی حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری جان میں تمہاری جان کہا تمام جہاں کی جان میں اور آپ کے ہی شان سے یعنی نور سے سارا جہان بنا اور آپ اللہ تعالیٰ کے نور سے بنے۔ (ماہیا)

کوئی مثل نہیں جانی دی ۔

قسم خدا کھا دے جہیدی چڑھدی جوانی دی (صائم چشتی)

فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں کوئی مثل نہیں کسی کی عمر کی رب نے قسم نہیں کھائی مگر نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کی رب خود قسم کھاتا ہے ۔

لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون ۔ اے محبوب تمہاری جان کی یعنی حیاتی کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں پ ۱۴ رکوع ۵۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

؎ نبی خود نور اور قرآن ملا نور کیوں نہ ہو پھر مل کے نور علی نور

Marfat.com

یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور کہا اور قرآن پاک کو بھی نور کہا ۔ بلکہ وہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کے متعلق یوں کہتے ہیں ۔ حتی لم یظھر جمالہ کماھو ۔ یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن وجمال جیسا اور جتنا تھا ویسا اور اتنا ظاہر نہیں ہوا ۔

جے رب عالم نور محمد ظاہر کرد کھلا ندا ۔

جلوہ جویں پیا کوہ طوروں ملبق اٹھایا جاندا

دسالہ نور، مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۲ ۔ نثر الطیب ص ۱۳۲

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ

س ۔ چہرۂ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نورِ خدا فریاد ہے

اے رسول کبریٰ فریاد ہے یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے

انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پاک کو چمکنے والا سورج کہا اللہ تعالیٰ کا نور کہا اللہ تعالیٰ کے رسول کو فریاد رس کہا اور یا محمد کہا اور پھر آگے لکھتے ہیں ۔ س

سب دیکھ نور محمد کا سب بیخ ظہور محمد کا ۔

جبرائیل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا ۔

کہیں ابراہیم خلیل ہوا کہیں از قدیم عیل ہوا

کہیں صادق اسماعیل ہوا سب دیکھ نور محمد کا ۔

جہادِ اکبر معہ نالۂ امداد غریب صفحہ ۲۲

Marfat.com

عامر کا خواب اور اُسکی لڑکی کا عقیدہ

یہ عامر یمن کے رہنے والا حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو اپنے بت خانہ میں بیٹھا تھا کیا دیکھتا ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک ایک نور پھیل گیا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب کی شان دکھانے کے لیئے عامر کے سامنے زمین و آسمان کے پردے اٹھا دیئے عامر دیکھتا ہے کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ملائکہ نیچے اتر رہے ہیں حجر و شجر سجدے کر رہے ہیں تمام کائنات ایک انوار کے اندر معمور ہو رہی ہے۔ حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے بس عامر کا بت اوندھا گرا اور اُس کے پیٹ سے یہ آواز آئی۔

وَلد النبی المنتظر لخاطبهُ الحجر والشجر ولبشق له القمر :

ترجمہ وہ نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے جن کا سینکڑوں برسوں سے انتظار تھا جس سے حجر و شجر کلام کریں گے اور جس کے لیئے چاند کے دو ٹکڑے کیئے جائیں گے۔ اور پھر وہ بت یوں کہنے لگا۔ ؎

محمد مصطفےٰ آئے بہاراں مسکرایئاں
ہوا واں نور برسا رحمت گھٹاواں مسکرایئاں
کھلے نے پھل تے کلیاں ہزاراں مسکرایئاں
خطا کاراں نوں چین آیا خطاواں مسکرایئاں

الحاج صائم چشتی۔

یہاں پر عامر نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ جو آوازیں سن رہا ہوں تو بھی سن رہی ہے

Marfat.com

اُس نے جواب دیا ہاں سن رہی ہوں ذرا اتنا تو پوچھو کہ وہ نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں پیدا ہونگے یہاں پر عامر نے عرض کی اے ہاتف وہ نبی کہاں تشریف لائیں گے جواب ملا مکہ شریف میں ہاں تو عامر کی ایک لڑکی جس کے پاؤں اور ہاتھ نہیں تھے بالکل گوشت کا لوتھڑا تھی حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانور کو دیکھ کر کہنے لگی۔

یا اللہ اے خالق و مالک اگر یہ نور والا سچا نبی ہے تو مجھے اُس کے صدقہ سے پاؤں اور ہاتھ عطا کر کے صحت دیدے

یا اللہ اُس کا نور دن بدن زیادہ ہوتا چلا جائے اور پھر یوں کہا۔

میں گدا اے ہیہ بادشاہ بھر دے پیالا نور کا۔

نور دن دونا اے ہیندا دے ہیہ ڈال صدقہ نور کا۔

بس اللہ تعالےٰ جل شانہ نے اپنے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے صدقہ سے اُس لڑکی کو پاؤں اور ہاتھ عطا کر کے مکمل صحت اُسی وقت عطا کر دی اور پھر وہ یوں بولی سہ۔

جو گدا دیکھ لیے جاتا ہے توڑا نور کا۔

نور کی سرکار ہے کیا اُس میں توڑا نور کا۔

عامر یہ واقعہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اُسی وقت کمر باندھ کر آپ کی زیارت کے لیے مکہ پاک میں آیا تلاش کرتے کرتے سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے در دولت پر حاضر ہوا اور رو رو کر عرض کی غریب الوطن ہوں عاشق محمد مصطفےٰ نورِ خدا ہوں خدا کے لیے مجھے اپنے بیٹے کی زیارت کرا دو یہاں پر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

Marfat.com

نے فرمایا صبر کرو اتنا روتے کیوں ہو تو وہ یوں بولا

ماہیا! میرے کوئی نہ وس رہی اے

حُبِّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی لوں لوں وچ رچ گئی اے

میوں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا دنیاں

واسطہ خدا دا جے نور رب دا دکھا دنیاں۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکی یہ حالت دیکھ کر محبوب خدا نور خدا جناب احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لائے اور اسکو جمال مصطفیٰ نور خدا کی زیارت کرائی وہ دیکھتے ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پکارتے ہوئے جان بحق ہوا کیونکہ:۔

دیکھدیاں دل گھائل ہویا درد نہ رہے سمانے

لکے دسے دتہ جان دتی عاشق نبی ربانے

دوستو یہ پہلا عاشق مصطفیٰ نور خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوا اس امت کا یا اللہ ہمیں بھی اپنے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق عطا فرما

کیونکہ: محبت نہیں مصطفیٰ کی جسے۔ نہ رحمت نہ بخشش خدا کی اُسے

جو حکم نبی میں خطا پائے گا وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

شہنشاہ کونین ص ۶۲

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوری چاند دیکھا

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضور نبئ اکرم حبیبِ مکرم شفیعِ معظم نورِ خدا جناب احمد مجتبیٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نوری چاند بن کر زیارت دی اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں تجارت کے لیئے تشریف رکھتے تھے رات کو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ مکہ شہر میں چاند اترا تمام شہر اور گلیاں نور سے بھر گئیں پھر اس چاند سے نور کے فوارے رب کے حکم سے جاری ہوئے کہ وہ بہت ہی پیارے لگتے ہیں ہر گھر میں اُن کا نور پھیل گیا اور پھر وہ قطرے جمع ہو کر چاند بن گیا پھر وہ چاند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کا گھر نور سے بھر گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ چاند بہت پیارا لگا اور جلدی سے دروازہ بند کر دیا کہ یہ چاند کہیں باہر نہ جائے جب دروازہ بند کیا تو آپ کی آنکھ کھل گئی دیکھا تو نہ وہ چاند ہے اور نہ وہ گھر ہے دل میں کہا کہ یہ کیسا خواب ہے۔ ؎

جدم بند کیتا دروازہ اکھیں اگھڑ گئیاں
وانگ زلنا سُرت سنبھالی باتاں دل تے رہیاں

پھر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی اداس رہنے لگے کہ کہیں وہ چاند نظر آئے اسی حالت میں ایک عالم یہودی کے پاس گئے اور خواب کا واقعہ سنایا وہ عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان سے بے خبر تھا کہنے لگا کہ خوابیں جھوٹی ہوتی ہیں مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکی بات پر یقین

Marfat.com

نہ کیا کیونکہ ۔

سہ ہر دم دِل تھیں مُبل نہ جاوے وقت نظآر رہے والا

دِن دِن زور زیادہ پاوے شوق پیارے والا

کچھ دنوں کے بعد آپ نے ایک اور راہب سے خواب بتایا تو وہ راہب عالم باعمل تھا اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی شان سے خوب واقف تھا۔ جب اُس نے خواب سُنا تو کہنے لگا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو تجھے خواب میں چاند نظر آیا وہ چاند اللہ تعالےٰ جل شانہ کا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہونگے تمہارے شہر میں تشریف لائیں گے اور وہ نبوت کا چاند انسانوں میں دین اور ایمان کا نور پھیلائے گا جو اُس چاند کے تابعدار ہوں گے اُن کے لیئے قیامت کے دن شفاعت فرمائے گا اور پھر اُن کے لیئے جنت کا دروازہ کھل جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ کس قبیلے میں تشریف لائیں گے تو وہ راہب بولا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا محبوب اور پیارا نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہاشمی قبیلہ میں تشریف لائے گا حضرت عبدالمطلب اُس کا دادا ہوگا اور اُس کے باپ کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہوگا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رض نے یہ راز اپنے دل میں رکھا جب حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ، کا نبی ہوں تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو، اور یہ جو بت ہیں جنکو تم پُوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں ان کی وجہ سے تم لوگ بھی دوزخ میں جاؤ گے ان کی پوجا سے باز آجاؤ اور پھر یوں فرمایا۔

Marfat.com

سہ بت پوجن تھیں منع سنایا پاک رسُول پیارے
ایہہ بُت تے بت پوجن والے دوزخ چاسن سارے

فالتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ ج اعدت للکفرین

"پس ڈرو اُس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کے لیئے"۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رض نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی باتیں سنی تو دِل میں کہنے لگے کہ شاید وہی چاند مبارک ہمارے شہر میں تشریف لایا ہے تو ایک دفعہ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں مگر دِل کی تسلی کے لیئے کوئی نشانی آپ سے طلب کرتا ہوں یہاں پر عالِم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ نے فرمایا اے ابوبکر صدیق تم نے ابھی تک نشانی نہیں دیکھی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ مسکرائے اور پھر یوں فرمایا۔ سہ

اوہ جو اُسدن چند نورانی آپ ترے گھر آیا۔
بس ایہو نشانی جو اساں تسانوں پاک جمال کرایا

یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رض یوں پکارے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اکرام محمدی مولوی عبدالستار ۳۶۵
پ ۱ رکوع ۳

Marfat.com

ابنِ زغر سوداگر نے یوسف علیہ السلام کو نوری چاند دیکھا

ایک دفعہ ابنِ زغر سوداگر کو نورانی چاند کی صورت میں حضرت یوسف علیہ السلام نظر آئے وہ دیکھتے ہی فدا ہوگیا پھر تو وہ بہت اُداس رہنے لگا کہ وہ چاند پھر کب نظر آئے گا اسی طرح وہ ایک راہب کے پاس گیا اور اپنا خواب بتایا کہ ایسے میں نے خواب میں چاند دیکھا ہے وہ راہب کہنے لگا اے ابن زَغر تجھے کسی جنگل میں ایک فرشتہ ملے گا اور تجھے مالا مال کر دے گا یعنی وہ انسان ہوگا مگر صورت میں فرشتے کی طرح نوری ہوگا مگر یہ خواب تمہارا چالیس سال کے بعد پورا ہوگا اور پھر یوں کہا۔

سہ۔ چالی سالاں پچھوں ہوسی خواب تیری ایہہ پوری
کسے جنگل وچہ ملسی تینوں اک فرشتہ نوری۔

پھر تو وہ سوداگر ابن زَغر ایسی خواب کی تعبیر میں گھر سے نکل پڑا کسی جنگل میں جاکر ڈیرا لگاتا اور کبھی کسی جنگل میں ایک دن اسی جنگل میں ڈیرا لگایا جس جنگل میں حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائی کنوئیں میں ڈال گئے تھے قدرت سے ہی اُس نے اُس کنوئیں کے قریب ڈیرا لگایا جب پانی کی ضرورت پڑی تو ابن زغر نے بُشرا کو پانی لینے کے لیے کنوئیں پر بھیجا جس کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح ہے۔

وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ ط قال لبشری ھذا اعلم
واسروہ بضاعۃ۔ اور ایک قافلہ بھیجا انہوں نے ایک پانی لینے والے کو کنوئیں پر
اس نے اپنا ڈول کنوئیں میں ڈالا تو حضرت یوسف علیہ السلام اس ڈول میں بیٹھ گئے تو وہ پانی

Marfat.com

سینے والا بولا کہ یہ کیسی خوشی کی بات ہے۔ کہ یہ تو ایک لڑکا حسین وجمیل ہے جو ہمارے ڈول میں بیٹھا ہوا ہے پھر تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی پونجی سمجھ کر چھپا لیا ہاں تو جب اُس پانی لینے والے نے آپ کو کنوئیں سے باہر نکال لیا حضرت یوسف علیہ السلام کو گود میں اٹھا لیا آپ نے اُسکی طرف دیکھا تو اُس کا رنگ کالا تھا بس اُسی وقت اُس کے لیئے اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا کی کہ یا اللہ اُس کا رنگ سفید بنا دے تو اس کا رنگ آپ کی دُعا اور آپ کے جسم پاک سے لگ جانے کی برکت سے چاند کی طرح روشن ہو گیا ابن زعر اُسکو کہنے لگا کہ تمہارا رنگ تو کالا تھا سفید کیسے ہو گیا تو بشیریٰ نے سن کر جواب دیا اور پھر یوں کہا۔

بدر نورانی بدر بنایا جس کیتی روشنائی۔

اوسے دی ایہہ برکت ساری نال کرم فرمائی

معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نورانی تھے اور آگے جو آپ کے ساتھ لگ جاتا اُسے بھی نور اور سفید رنگ عطا ہو جاتا۔

پتھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ کو نور جانتے تھے

جس وقت آقائے دو عالم نور خدا محبوب خدا نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں ظہور فرمایا تو صبح کفار نے اپنا بڑا بت ہُبل مُنہ کے بل گرا ہوا دیکھا وہ بہت حیران ہوئے پھر اُس بُت کو گاڑنے کا ارادہ کیا تو بُت کے پیٹ سے آواز آئی ہمارا اب قائم رہنا محال ہے کیونکہ

وچہ زمین اک بچہ ہویا فضل کنوں رب سائیں۔

جس دے نوروں روشن دُنیا مشرق مغرب تائیں۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ پتھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور مانتے تھے اور وہ نور کے قائل تھے اور جو لوگ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نہیں مانتے اور نور کے قائل نہیں ان کے دِل تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں

ثم قست قلوبکم فھی کالحجارۃ واشد قسوۃً

؎ پتھر قلب جنہاندے ہوون اوہ کر دغط سنیدے
مجھولاں نوں کس دن لوکو اثر کلام کریندے

جن کے دل پتھر ہیں بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں ان کو نہ قرآن اثر کرتا ہے اور نہ حدیث اور نہ کسی کی بات کیونکہ ان کے کانوں پر رب تعالیٰ جل شانہٗ نے مہر لگا دی ہے اس لیئے وہ کسی کا کلام نہیں سن سکتے اور ان کے آنکھوں پر پردے ہیں اس لیئے وہ نبی کی اور ولی کی شان نہیں دیکھ سکتے اور اُن کے دِلوں پر مہر ہے وہ دل کسی کی طرف مائل نہیں ہو سکتے ایسے دلوں والوں کے لیئے بہت بڑا عذاب ہے

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم

؎ رب جنہاندے دل تے لایاں خوب مہراں سلطانی
ڈورے گونگے سمجھ نہ سکدے کدی کلام ربانی

پ۱ رکوع ۹ پ۱ رکوع ۲ ۔ مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۸۸

نور کے منکر

دوستو جو دنیا میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان

Marfat.com

رکھ کر آپ کو نور مانتے ہیں اُن کو قیامت کے دن بھی نور ملے گا

یوم تر المؤمنین والمؤمنٰت یسعیٰ نورُھم بین ایدیھم وبایمانھم

جب تم دیکھو گے کہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو کہ دوڑتا ہوگا ان کا نور اُن کے آگے اور دائیں یعنی سیدھی طرف اور جو لوگ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے نورُ پر ایمان نہیں رکھتے اُن کو قیامت کے دن بھی نور نہیں ملے گا ۔ یوم یقول المنٰفقون والمنٰفقٰت للذین آمنوا انظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورًا

اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں کہیں گے مومنین سے کہ ہمیں ایک نظر دیکھو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ حصّہ لیں تو مومن مرد اور مومن عورتیں اُن کو کہیں گے کہ واپس جاؤ اور جا کر نور تلاش کرو ۔

بے اُدیا ندے منہ دے اُتے اَج دی نور نہیں ہوندا

روز قیامت منکر نوراں پھرسی ہر تھاں روندا

چھڑ لوئی جے دُنیا اندر تاں ایہہ گل منیندے ۔

نہیں تاں ہر اک شان نبیؐ دا ہین انکار کریندے

پ ۲۷ رکوع ۱۸ سورہ حدید

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی دعا

بر ولادت حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ۝

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مومنوں پر کمال مہربان پ ۱۱ رکوع (۱)

مختارِ کل اصلِ کل محبوبِ کل سید المرسلین افضلِ کل اشرفِ کل مالکِ کل حاکم کل شاہد کل ناظرِ کل نبی کل خاتم المرسل رحمتِ کل شافع کل اوّل کل آخر کل عالم کل سامع کل ہادی کل جانِ کل جنابِ احمد مجتبیٰ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کب دنیا پر تشریف لائے دوستو! جب کہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ باراں ربیع الاوّل شریف کے دن اور بارہویں رات کو کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں: انا اطوف بالکعبۃ تلک اللیلۃ کہ میں اس رات خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول

Marfat.com

تھا۔ آپ کا یہ معمول روزانہ کا تھا۔ جب سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورؐ نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد دنیا سے تشریف لے گئے تھے آپ وہاں جاکر دعا یوں کرتے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ جل شانہ جس باغ پر بادِ خزاں چل گئی ہے اُس باغ پر بادِ صبا بھی چلے اور اُسکو ہرا بھرا کردے

؎ دعا یہ تھی کہ یارب نعمتِ موعود مل جائے
بنی ہاشم کا مُرجھایا ہوا گلزار کھِل جائے۔

آپ فرماتے ہیں اِسی عالم میں رات جارہی ہے اور دن آرہا ہے کہ کسی نے آواز دی عبدالمطلب مبارک ہو۔ ؎

اچانک صُبح کی پہلی کرن نبتی ہوئی آئی
مبارک باد کہہ کر یہ خبر دادا کو پہنچائی
کہ رحمت نے تری سوکھی ہوئی ڈالی ہری کردی
تیری بیوہ بہُو کی گود اپنے نور سے بھر دی
اچانک وقت صبح دے یارو غیبی خبراں آیاں
کہن مبارک گھر اج تیرے رحمت جھڑیاں لایاں

اور میں نے دیکھا کہ کعبہ پاک میرے عبداللہ کے گھر کی طرف جھکا جارہا ہے یعنی سجدہ کررہا ہے ؎

اَج ربّ دا پیارا یار آیا
سب دُنیا دا سردار آیا
سجدے تھی آمنہ دے گھر وَل کعبے ویاں کندھاں جھکیاں نے

Marfat.com

اور آواز آرہی ہے۔ ان آمنہ قد ولدت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حضرت آمنہ کے ہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے :۔

حضرت آمنہؓ کا بیان

آپ فرماتے ہیں کہ اُس وقت تارے چھپ رہے تھے یعنی رات جا رہی تھی اور دِن آرہا تھا جانور حضور کا ذکر کر رہے تھے کعبہ پاک خوشی میں جھوم رہا تھا بُت کعبہ کے گر رہے تھے اور پھر یوں کہا :۔ ؎

تارے گئے اڈیکدے پوہ پھٹی چڑیاں بولیاں دُرِ یتیم آیا
کعبہ مہکیا ٹھکیا بُت ڈگے کملے دِچہ جاں نبی کریم آیا
بارہویں ماہ ربیع الاوّل رات سوار نورانی
فضل کنوں تشریف لیایا پاک حبیب حقّانی

اور آواز آرہی تھی ۔ جاء الحق

جدوں نور محمد اظاہر ہویا کفر شرک نے بھاجڑ اں چایاں نے
جتھے بدر منیر دا نُور چمکے او تھے رہندیاں کدوں سیاہیاں نے

اور کعبہ کے اندر جو ہُبل نامی بڑا بُت تھا اُس کے اندر سے بھی آواز آئی ۔

الا وقد ولد النبی کہ خبردار آخری نبی پیدا ہو گیا ہے ۔

و نُورٌ نورہ اِلیٰ المشرق والمغرب

اور اُسی کا نور مشرق مغرب میں پھیلا ہوا ہے :۔

Marfat.com

؎ آج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہویا حکم کنوں رب سائیں۔
جس دے نوروں روشن دُنیا مشرق مغرب تائیں

نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۹۸

اور پھر حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یوں فرماتی ہیں کہ ولادت کی شب میں نے ایک نورانی گروہ دیکھا جو آسمان سے اتر رہے ہیں

رأیتُ الجماعۃ قد نزلوا من السماء ومعھم ثلاثۃ اعلام بیضٍ

اور اُن کے پاس تین سفید جھنڈے تھے

فرکز واعلمًا علی مظھر الکعبۃ وعلمًا علی سطح داری وعلمًا علیٰ بیت المقدس

انہوں نے ایک جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر گاڑھ دیا اور دوسرا میرے مکان کی چھت پر لگا دیا اور تیسرا بیت المقدس پر نصب کر دیا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے

عن ابن عباس فتح اللہ مولدہ ابواب السماء وجفانہ، وکانت آمنۃ تحدث عن نفسھا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آمنہ کے دو عالم کی پیدائش کی رات آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ولادت کے حالات اس طرح بیان کرتی ہیں مجھے بچہ ہونے کا درد لاحق ہوا یکایک ایک خوفناک آواز سنی جس کے سبب میں ڈرنے لگی پھر مجھے دودھ کا سفید پیالا نظر آیا میں پیاسی تھی سے کر پی لیا جس کی وجہ سے تمام ڈر میرے دل سے نکل گیا۔

فرأیت رجلاً وقفوا فی الھواء بایدیھم اباریق فضۃ۔

Marfat.com

پس اُٹھا دیا اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردہ میں دیکھا میں نے زمین و آسمان کے درمیان آدمی بھرے ہوئے جن کے ہاتھوں میں آفتابے تھے پھر ایک گروہ جانوروں کا نظر آیا جنکی چونچیں سبز یاقوت کے تھے جنہوں نے میرے حجرے کو پروں سے چھپا رکھا تھا۔ پھر مجھے تین جھنڈے نظر آئے۔

رایت ثلاثۃ علاٍم علمًا بالمشرق وعلما بالمغرب و
عَلمًا علی ظھر الکعبۃ

ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر۔

حکمیتں۔ ہولناک آواز کیوں آئی جنت اور آسمانوں کے دروازے کھلنے کی آواز تھی جن سے فرشتے آدمیوں کی صورت میں آفتابے لے کر جن میں حوض کوثر کا پانی تھا محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام دیتے تھے اور یہ سلام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سن رہی تھیں جیسے کہ وہ سلام پڑھتے تھے۔

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی۔

جناب آمنہ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی۔

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے آتشِ زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے
سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں۔
سلام اُس پر بروں کو جس نے فرمایا کہ میرے ہیں۔

Marfat.com

جھنڈے لہرائے جاتے ہیں تو آج دنیا میں وہ شہنشاہ تشریف لایا ہے
جسکی سلطنت مشرق و مغرب تک ہے

حضرت جبرائیل کا دودھ کا پیالہ پیش کرنا

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وزیر میرے زمین میں ہیں اور دو وزیر آسمانوں میں ہیں۔
زمین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہیں اور آسمانوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زمین و آسمانوں میں حکومت حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے ولادت کے وقت اس حکومت کا اظہار کیا گیا آج وہ نبی تشریف لائے ہیں جن کی حکومت تحت الثریٰ سے لے کے عرش معلّٰی تک ہو گی بلکہ اس حکومت کو خدا ہی جانتا ہے۔ ؎

زمیں سے آسماں تک آسماں سے لامکاں تک ہے
خدا جانے ہمارے آقا کی شاہی کہاں تک ہے
زمیں سے آسماں تک آسماں سے لامکاں تک ہے
وہاں تک دیکھ سکتا ہے نظر جسکی جہاں تک ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۲ مواہب لدنیہ)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بیان المیلاد النبی میں فرماتے ہیں کہ حضرت

Marfat.com

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میرے بیٹے بدرِ منیر کی ولادت کا وقت قریب آیا تو میرے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔

اور مجھے کہا کہ پی لو میں نے پی لیا عرض کی اور پیو میں نے اور پی لیا اور پھر حضرت جبرائیل نے یوں آواز دی

اظہر یا سید المرسلین اظہر یا خاتم النبیین

آجا ہن سردار رسولاں جبرائیل الاوے

آجا ہن نبیاندے خاتم بول آواز سناوے

اظہر یا رحمت للعالمین اظہر یا رسول اللہ

آجا ہن جہاناں رحمت یا دسول سنائے

کرن زیارت اسماناں توں ملک نورانی آئے

اظہر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظہر یا محمد بن عبد اللہ

آدی جا ہن نور اللہ دے خادم عرض گزارے

جی آیاں نوں پتر عبد اللہ یا محمد پیارے

فظہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کالبدر المنیر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہویا جد بدر منیر اں آمنہ پاک سناوے

صلوٰۃ سلام اسی پھر ویلے جبرائیل الاوے

بیان میلاد النبویہ۔ ابن جوزی

Marfat.com

حضرت عبدالمطلبؓ کا حضورؐ کی زیارت کے لیے آنا

آگے فرماتی ہیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب میرے ہاں محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو۔

تمام جہان کی عورتوں کو اور جن کو بچہ کبھی نہیں ہوا تھا ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کے صدقہ سے بیٹے دیے

ساری عمر اَولاد لپکارن آہی طلب جنہانوں
بخشے ربّ طفیل محمدؐ نوش فرزند اونہاں نوں

خصائص الکبریٰ صفحہ ۴۷

اور پھر فرماتی ہیں حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فلما خرج منی نور نظمرت الیہ فاذا ھو ساجد قدہ فع اصبعۃ وھو یقول بلسان فصیح لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ جب میرے بطن کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ کیا پھر سجدے سے سر پاک کو اٹھا کر آسمان کی طرف انگلی بلند کر کے کہا:۔

لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔
نہیں کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔

؎ کوئی معبود نہیں باہجہ اللہ دے بولیا نبی سیانا۔
ہاں بے شک میں نبی اللہ دا پاک رسولؐ ربانا۔

Marfat.com

پھر فرمایا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

انہ خرج منی نور اضاءت لی قصور الشام

کہ ولادت کے وقت میرے لیئے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ اُس کی روشنی

میں میں نے ملک شام کے تمام شہر اور تمام بستیاں دیکھ لیں

وقت تولد صبح دے اندر آیا نبی سہارا

چانن نور نبی دے کولوں نکل گیا چمکارا

شام ملک سب نظریں آیا حضرت آمنہ تائیں ۔

ہر ہر شہر جو شام زمین دے ہر بستی ہر جائیں

خصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۶۴ اکرام محمدی ص ۲۷۲

ہاں تو جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی زیارت کرنے کے

لیئے تشریف لائے تو وہ فرماتے ہیں میں بڑی خوشی سے اندر داخل ہونے لگا

فخرج رجل معہ سیف ۔ ایک آدمی ظاہر ہوا اور کہا اے عبدالمطلب جب

تک تمام نورانی فرشتے خدا کے نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیارت نہ کرلیں گے

نہ کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی آپ کو دیکھ سکتا ہے جب تمام نوری زیارت

کر چکے تو میں اندر داخل ہوا لکھا ہے کہ آپ نے محبوب نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ

کو بڑی خوشی سے گود میں اٹھا لیا اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یوں فرمایا ۔

سہ کہا دادا نے اے بیٹی میرا پوتا محمد ہے۔

جو دنیا بھر کے انسانوں سے اعلیٰ اور امجد ہے۔

لیئے جام محبت سے بڑا مخمور بیٹھا تھا ۔

چھپا کر آج تیہلو میں خدا کا نور بیٹھا تھا ۔

Marfat.com

سہ زمیں پر عرش بالا کے نشاں معلوم ہوتے تھے۔
کہ دادا کی گود میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے۔

نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۹۸

ہاں تو جب مقصود کائنات جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی ہر ایک چیز مسرت سے جھوم رہی ہے اور کوئی کہنے والا یوں کہہ رہا ہے۔

محمد مصطفےٰ آئے بہاراں مسکراپاں
گھٹاواں نور برساون ہوواں مسکراپاں
کھلے نے پھل تے کلیاں ہزاراں مسکراپاں
محمد مصطفےٰ آئے بہاراں مسکراپاں
خطا کاراں نوں چین آیا خطا واں مسکراپاں
محمد مصطفےٰ آئے بہاراں مسکراپاں

خطۂ عرب میں دھوم مچ گئی آسمانوں پر فرشتے صلوٰۃ وسلام کے نغمے پڑھ رہے ہیں۔

جنت کے دروازے کھولے گئے دوزخ کے دروازے بند کیے گئے کیونکہ رحمت اللعالمین دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ بے بس و بے کسوں غریبوں کے ملجا یتیموں کے ماوا کل جہان کا مشکل کشا دنیا میں تشریف لایا۔ چنانچہ بنو سعد کی عورتوں نے جب یہ خوشخبری سنی کہ مکہ شہر میں بہت بچے پیدا ہوئے ہیں اور ان کا کام بھی یہی تھا کہ دو بڑے بڑے رئیسوں کے بچے اور ان کے والدین

Marfat.com

سے اجرت حاصل کرتیں.

اس سلسلہ میں بنی سعد کی عورتوں نے مکہ پاک میں جانے کا قصد کیا جن میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل تھی فرماتی ہیں میری سواری نہایت لاغر اور کمزور تھی جب ہمارا قافلہ چلا تو میں بھی اُن کے ساتھ چلی کہتے ہیں کہ آپ کا خاوند بھی ساتھ تھا مگر ہماری سواری اُن کی سواریوں کا مقابلہ نہ کر سکی پیچھے رہ گئی میرے دل میں خیال آیا حلیمہ تو پیچھے رہ گئی ہے مکہ میں تجھے کوئی بچہ نہیں ملے گا۔ ہاتفِ غیبی نے آواز دی حلیمہ غم نہ کر تو سب قافلے سے پیچھے رہ گئی ہے تو کیا ہوا میں بھی تجھے وہ نبی عطا کروں گا جو سب انبیاء کرام سے پیچھے تشریف لا رہا ہے اور نبوت کو ختم کرنے والا ہے۔

؎ غیب آواز حلیمہ تائیں سننے اندر آیا۔
دلیساں تینوں سردار مولا خاتم نبی بنایا

آخر بنی سعد کی تمام عورتیں مکہ معظمہ پہنچ گئیں اور بڑے بڑے مالداروں کے بچے لے لیئے اور بڑے فخر میں ہیں کہ ان کے والدین ہمیں بہت کچھ دیں گے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لڑکا تو یتیم ہے باپ سر پر نہیں ماں بہت غریب ہے ہم کو کیا ملے گا اور پھر یوں کہنے لگیں۔

؎ کی دیسی لڑکے دی مائی موئے خاوند والی
ہر کسے جاتا خدمت اِسدی مفت مصیبت خالی

یہاں پر لوگ کہتے ہیں کہ دائیوں نے آپ کو قبول نہ کیا یہ بات نہیں تھی دراصل یہ تھی کہ حضور علیہ السلام کو لینا اُن کے حصے میں ہی نہ تھا اس لیئے حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والد لام نے اپنی طرف مائل نہیں ہونے دیا۔ آپ نے ان دائیوں کو قبول نہیں کیا اگر وہ آپ کو دیکھ لیتیں تو ساری عمر کے لیئے فدا ہو جاتیں آپ نے اُن کو پاس آنے ہی نہیں دیا۔

اوہ دائیاں سن لالچ مالاں دین ایمانوں خالی
باہجہ نصیب نہ نظریں آوے شان جیبانوالی

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہ خبریں مجھے پہنچ چکی تھیں کہ امیروں کے بچے دائیوں سے لیئے ہیں جب مکہ شہر میں پہنچی تو دائیاں مجھے کہنے لگیں حلیمہ تو محروم رہ گئی امیروں کے بچے ہم نے لے لیئے ہیں وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ حضرت عبداللہ کا بیٹا یتیم نہیں ہے دُرِّ یتیم ہے خداوند کریم کے تمام خزانوں کا مالک ہے دین و دنیا کی دولت کا وارث ہے لعل و جواہرات کے خزانے اس کے قدموں میں ہیں سونے چاندی کے انبار اُسی کے دامن میں ہیں آخر آپ تمام شہر میں پھریں مگر کسی امیر کا بچہ ہاتھ میں نہ آیا خود فرماتی ہیں میں پریشان مایوسی کی وجہ سے گھبرائی پھرتی تھی۔ اچانک شہنشاہ دو عالم کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے میں تشریف لائے۔

سہ غم دل گیری تے پریشانی دل نوں گھیرا پایا
امروں دادا پاک نبی دا وچہ دروازے آیا

پریشانی حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

آپ نے مجھے پوچھا اے بیٹی تم پریشانی کیسی ہے میں نے عرض کی حضور میرا نام

Marfat.com

حلیمہ ہے اور خاندان سعد، ہے حیران ہوں کہ مجھے کوئی بچہ نہیں مل رہا جس کی میں خدمت کروں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام اور خاندان سنکر مسکرائے اور فرمایا حلیمہ تیرے پاس دو خصلتیں بڑی اعلیٰ ہیں ایک حلیمہ اور دوسری سعادت یعنی نیک بختی عرب میں یہ فائدہ تھا کہ بات کے شروع میں فال نکال لیتے تھے اگر نیک ہوتی تو وہ کام خوشی سے کرتے نہیں تو چھوڑ دیتے اچھی فال نکال کر آپ نے پھر یوں فرمایا۔ ؎

ہک فرزند یتیم اَساڈا اجے تُسی شیر پلاؤ

بہت احسان تساڈا ہوسی جیکر بھار اٹھاؤ۔

یہاں پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی حضور مجھے زیارت تو کرادو چنانچہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر لائے تو حجرہ مبارک آپ کے نور سے جگمگا رہا تھا اس جگہ مولوی عبدالستار نے یوں کہا ہے۔

حضرت آمنہ دے گھر اسنوں عبدالمطلب لیایا

جیندا نور انی حجرے اندر چانن نور لگایا

آپ فرماتی ہیں میں حیران ہوگئی کہ حجرے میں نہ کوئی بتی جل رہی ہے اور نہ کوئی شمع ہے مگر حجرہ نور سے جگمگا رہا ہے۔ آپ یعنی حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم درمیانے کپڑے میں لپٹے پڑے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب دیکھنے کے لیے آگے ہوئی تو فتح عینیہ لینظر الی میں آپنے آنکھیں کھولیں میری طرف دیکھا فتبسم ضاحکا یں آپ مسکرائے بعد میں مجھے ہاتھ لگایا اور پھر یوں کہا

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی حضور ذرا ٹھیرئیے میں اپنے خاوند سے عرض کر لوں چنانچہ آپ گئیں اور اپنے خاوند ابوذویب سے عرض کی

حلیمہؓ کا خاوند کو حضورؐ کی تعریف سنانا

حضور شہر میں کوئی بچہ نہیں سوا ایک یتیم بچے کے مجھے ربِ کعبہ کی قسم ایسا مبارک بچہ آج تک میں نے نہیں دیکھا

ابوذریب سنتے ہی فدا ہو گیا کہنے لگا مجھے اس مبارک بچے کی تعریف سناؤ

حضرت حلیمہؓ نے یوں کہا!۔

مکھ چند بدر شاہ ثانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے محمور اکھیں ہن مد بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں جاناں کے جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شان سبنیاں

ابوذویب کہنے لگا مجھے بھی دکھاؤ آپ نے یوں فرمایا۔

بناں درتے پنچھے نظر انیئں ہونا۔
ابو ذویب جدائی دا صدمہ متھوں گوارا نہیں ہونا
نے آجا حلیمہ تو سوہنا پیارا۔
ساڈا اُسدے باہجوں گزارا نہیں ہونا۔
زر و مال چھڈ کے ہو سکدا گزارا۔
محمد نوں چھڈ کے گزارا نہیں ہونا۔

Marfat.com

چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی خوشی سے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لینے کے لئے دوبارہ حاضر ہوئیں اور عرض کی حضور مجھے دُرِ یتیم قبول ہے اور دُرِ یتیم بھی مجھے قبول کر چکا ہے۔ میں محبوبِ خدا کو بڑی ہی محبت و شفقت سے یالوں گی یہاں پر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں خوش ہو گئے۔ فرمایا! حلیمہ اٹھالو محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ آگے ہوئیں تو نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم ضاحکا مسکرا پڑے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جلدی گودی میں اٹھالیا فنقبلہ بین عینیہ اور پیشانی مبارک کو چوم لیا اور پھر غیب سے مبارک باد دی۔ ؎

بھاگ جاگ پئے نی پچھے پچھے آن والیئے

بھاگ جاگ پئے نی پچھے پچھے آن والی اے

توں تے ربدیاں رحمتاں نوں لٹیا۔

توں تے ربدیاں رحمتاں نوں لٹیا

وائیاں ساریاں دا مان توڑ لٹیا نبی نوں گودی چان والی اے نبی نوں

گودی چان والیئے

اور عرش والے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بڑی خوشی سے نیچے ہو ہو کر دیکھ رہے تھے یہاں پر کسی نے خوب لکھا ہے ؎۔

Marfat.com

حلیمہ رضؓ کو غائب سے مبارکباد

حلیمہ محمدؐ نوں پایا جاں پلے
عرش ولے جھک جھک کے دہندے سی تھلے

اور ہر ایک کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔

برطی تو نے توقیر پائی حلیمہ رضؓ
تیری قسمت رب نے جگائی حلیمہ رضؓ
نبی تو محمدؐ کی دائی حلیمہ رضؓ

معارج النبوت۔ المواہب الدنیہ ص ۲۹

الغرض جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ انور کو حاصل کر لیا تو پہلے کعبہ پاک میں گئی تاکہ آپ کو حجرِ اسود کا بوسہ دلوا دوں آپ فرماتی ہیں جب میں دروازے میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حجرِ اسود خود اپنی جگہ کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بوسہ دینے کے لیئے آیا آپ حیران سے ہو گئیں اور پھر یوں فرمایا۔ ؎

دیکھ تماشہ قدرت والا بولی حمد ثنائیں۔
عالی دولت بخشی رب نے اساں غریباں تائیں۔

کعبہ پاک سے ہو کر آپ اپنی اونٹنی کے پاس آئیں اور حضورؐ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں بٹھا کر سوار ہو گئیں۔

Marfat.com

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹنی پر سوار ہونا

اُس اونٹنی نے خوشی میں آکر کعبہ شریف کی طرف تین دفعہ سجدہ کیا کہ سرکار دو عالم مجھ پر سوار ہوئے یہ حیوان اونٹنی محبت اور ادب رسول سے جھوم گئی اور جو انسان ہو کر حضور سے محبت نہیں کرتا قیامت کو اُس کا کیا حال ہوگا یہاں پر مولوی عبدالستار صاحب فرماتے ہیں ۔

واہ سبحان اللہ سب چیزاں نبیاں حبّ پیاری ۔

جس دل حبّ نہ ہوگ رسولاں جاسی کھلّ اتاری

جس دل حب محمد نائیں سو مردود کناری

ناہوندا تاں بہتر ہے سی ہوکر بازی ہاری

پھر وہ اونٹنی اُٹھی اور جس طرف کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چلایا بڑے ناز سے چلی تھوڑی دور جاکر حضرت حلیمہ فرماتی ہیں مجھے بھی چالیس کافر ملے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی کہنے لگے یہ وہی آخر الزماں نبی ہے جس نے تمام مذہب بند کر دیئے ہیں اسکو ابھی شہید کر دو یہ سنتے ہی میری جان پر لرزہ طاری ہوگیا اس طرح کہ میں ابھی ختم ہو جاؤنگی ۔

سہ آپس اندر جدوں کفّاراں اتنی بات سنائی ۔

کہے حلیمہ سُنکر میرے جان لبّاں پر آئی

اور ساتھ ہی میرے آنسو جاری ہوگئے روتے روتے میری آواز نکل

Marfat.com

گئی آواز کو سُنکر سرکار دو عالم نے آنکھیں مبارک کھول دیں اور آسمان کی طرف دیکھا اُسی وقت آسمان سے غضب کی بجلی نازل ہوئی کہ وہ دشمن محبوب خدا جل کر ختم ہو گئے اور اونٹنی میری بہت تیز رفتاری سے جا رہی تھی۔

راستے میں ہی مجھے وہ دائیاں ملیں جو صبح سے چلی ہوئی تھیں میری اونٹنی بڑے ناز اور تیز رفتاری سے پیچھے چھوڑ کر آگے گزر گئی وہ مجھے کہنے لگیں اے حلیمہ سعدیہ کیا سواری بدل کر لائی ہے میں نے کہا نہیں سواری تو وہی ہے مگر سوار بدل کر لائی ہوں وہ کہنے لگیں پہلے تو یہ چل نہیں سکتی تھی اب بہت تیز چلتی ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے اونٹنی نے اپنا منہ پیچھے کیا اور قدرت خداوندی سے بول کر یوں کہا۔

تیز میری اس لیئے رفتار ہے
بیٹھا مجھ پر اب خدا کا یار ہے
میری قسمت اس لیئے بیدار ہے۔
بیٹھا مجھ پر سید الابرار ہے

یہ واقعہ لوگوں نے مختلف الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اکرام محمدی مولوی عبدالستار

مگر جو فقیر نے بیان کیا ہے یہ واقعہ کسی کتاب سے نہ مل سکے گا۔

ذ۔ ذوقے تے شوق محمدی وچہ مست پھرن طیور حیوان سارے
خوشی سب ملائکہ نے آن کیتی خوشی کردے نے مسلمان سارے
دھوم دھام حضور دی دیکھ سنکے کافر پھردے نے حیران سارے
عبدالرسول سبھنے خوشی کیتی نہیں کردے جو چلے شیطان سارے

Marfat.com

ج ۔ جا پہنچے اوس مرتبے تے جتھے کوئی مکان تے جاء نا ئیں
اِکو ذات اَحدُ دوجی ذات نائیں بِلے ذرا بھی اوتھے جا نائیں
اوتھے بشر تے مثل دی کی طاقت کیوں آوندی مول حیا نائیں
عبدالرسول گستاخ کی جرجانن جھگڑا نال بے اوہاں دے لانائیں

ض ضعیف دماغ نہ سمجھ دینے کی شان سید تے سردار دا اے
چام چیچڑ دیوانگ نہ نظر اپنی عیب سمجھ سے شمس انوار دا اے
ایکم مثلی اُتے عمل نہیں کردے حکم ہویا جو آپ سرکار دا اے
عبدالرسول خدا بن کون جانے جبیڑا مرتبہ نور انوار دا اے

ج جدا ہے شان حضور والی کوئی نبی نہ مثل نبا نوا ندا اے
منکر نبیؐ دا مثل نبان والا گھر دوزخاں وچہ نبا نوندا اے
پڑھ علم شیطان دیوانگ نکلیا اُسنوں اپنا پیر نبا نوندا اے
عبدالرسول نبی نوں بشر کہے جبیڑا کافر اسنوں رب سنا نوندا اے

Marfat.com

نعت شریف صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اج نور عرش دا دھرتی دی قسمت چمکاون آیا اے
خود رو رو راتیں غاراں وچہ امت بخشاون آیا اے

ظلمات تے شرک دے بحر اندر اسلام دی ڈبدی بیڑی نوں
وانجھ لا کے کلمے طیب دا کنڈھے تے لاون آیا اے !

سر زلف واللیل نزالی ہے ماذاغ تھیں دھیاری کالی اے
محبوب سدا کے ربّ توں بھی صلواۃ پڑھاون آیا اے

آج کملے ہان کریندے نے اج عید ہوئی گہنگاراں دی
گل لا کے چکڑ بھریاں نوں رب نال ملاون آیا اے

ابلیس ہوریں جیہے سڑ دینے بت قل ھو اللہ پڑھ دینے
او نور خدا بت خانے نوں اج کعبہ بناون آیا اے

جو افضل سارے بنیاں توں و احد محبوب خدا دا اے
اقصیٰ وچہ کل رسولاں نوں دو نفل پڑھاون آیا اے

Marfat.com

اج دین مکمل ہویا اے اج ختم نبوّت ہوئی اے
لولاک دا مالک، ہر اک دی بگڑی نوں بناون آیا اے

جیڑا احمد بن عبداللہ اے اوہ نور من نور اللہ اے
دنیا دے ظلمت کدیاں وچہ اج چانن لاون آیا اے

جہندی گل ربّ اپنی گل آکھے جہندے ہتھ ربّ اپنے ہتھ آکھے
میتوں تک لوتکنا حق جیس نے اوہ خود فرماون آیا اے

توں تلاں خاکی آکھ پیا نہیں شان اوہدی وچہ فرق اوندا
جہدا شان ودھاوے آپ خدا اوہدا کون گھٹاون آیا اے

مائی آمنہ دی ہوئی گود ہری جدوں جھولی رحمتاں نال بھری
طائف دیاں تپدیاں پتھراں تے رحمت برساون آیا اے

Marfat.com

(حضورؐ کا حلیمہؓ کے گھر آنا)

آخر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو گھر لائیں آپ بہت غریب تھیں آپ کے پاس دس بکریاں تھیں یا اس سے کچھ زیادہ تھیں جو دودھ بہت کم دیتی تھیں جب آپ تشریف لائے تو بکریوں نے دودھ اتنا دیا کہ گھر کے تمام برتن بھر گئے اور حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی غربت دور ہوگئی۔

؎ چھوڑ گئے سب تنگی فاقے برکت نبی گرامی
دودھ تھیں بھر گئے برتن سارے جو سن گھر تمامی

اور آپ کی بکریاں بہت موٹی تازی ہوگئی آپ کے گھر میں دودھ بہت ملتا، تھا لوگ حیران ہوئے کہ پہلے تو حلیمہؓ کے گھر دودھ نہیں ہوتا تھا۔ اور بکریاں بہت کمزور ہوتی تھیں اب بہت موٹی تازی ہیں اگر آپ سے یوں عرض کی

؎ مال تمامی لاغر ساڈے عاجز خلقت ساری
لوکاں دودھ نصیب ہووے نہر تیرے گھر جاری

یہاں پر حضرت حلیمہؓ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم تمام بکریاں ہمارے گھر لے آؤ تمہاری مراد اور حاجت پوری ہو جائے گی چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کی بکریاں بھی دودھ زیادہ دینے لگیں۔ اور تمام بستی والوں پر رب کا فضل و کرم ہوگیا ؎ جدوں حلیمہ دے گھر آیا پاک محمدؐ عالی
فضلوں ساری وستی اوپر کرم کیتا رب والی۔

Marfat.com

اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت اس قدر تھی کہ ایک منٹ آپ سے جدا نہ ہوتیں ایک دفعہ آپ کسی کام میں مشغول تھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر نکل گئے اور ایک گلی میں تشریف لے گئے جب حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ آپ گھر میں نہیں ہیں جلدی سے باہر آئیں اور ایک گلی میں تشریف لے گئے۔

جب تیزی میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہنچی تو محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی گلی میں تشریف لے آئے اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہنچی تو محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی گلی میں تشریف لے آئے اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہنچی تو محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی گلی میں تشریف لے آئے اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت پریشان ہو جا رہی ہیں۔ آپ مل نہیں رہے۔

پریشانی کے ہی عالم میں بت خانے تشریف لے گئیں کیونکہ آپنے سنا ہوا تھا کہ بت جو چیز گم ہو جائے بتا دیتے ہیں آپ نے دور سے بت خانے سے جا کر کہا کہ میں نے سنا ہے تمہارے بت جو چیز گم ہو جائے بتا دیتے ہیں تو میرا بیٹا گم ہو گیا ہے مجھے بتوں سے پتہ لے کر دو اس نے کہا تمہارے بیٹے کا نام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا میرے لال کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پھر وہ دھوکہ اور آپ بت خانے میں گئے وہ دور سے بت کو جا کر یوں کہنے لگا جسکو مولانا رومی نے بیان کیا ہے۔

Marfat.com

؎ ایں زنِ فرزند طفلِ گم شدہ است۔
نام اوکودک محمد مصطفےٰ است۔

یعنی اس عورت کا بیٹا گم ہوگیا ہے اُس کا نام محمد مصطفےٰ بتاتی ہے جب تو نے رسول کل کائنات کا نام سُنا تو۔

چوں شنیدم نام او جہہ تباں ۔ سرنگوں گشتند ساجد آں زماں

تمام کے تمام بُت سجدے میں گر گئے اور ان میں سے آواز یوں آئی

غم مخور یاوہ نگردد او ز تو ۔ بلکہ عالم یاوہ گردد از او۔

اے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کوئی غم نہ کر جس کا نام آپ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بتاتی ہیں۔ وہ جہاں میں گم نہیں ہو سکتا بلکہ جہاں اس میں گم ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کا اور آپ کا بت بھی ادب و احترام کرتے تھے جو لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کا اور آپ کا ادب و احترام نہیں کرتے اُن کے دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

عہ قست قلوبکم فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ"

پتھر قلب جنہاندے ہوون اہدہ کر وعظ سُنیندے

مجھولاں نوں کس دن لوکو اثر کلام کریندے

جن کے دل پتھر ہیں بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں اُن کو نہ قرآن اثر کرتا ہے اور نہ حدیث اور نہ کسی کی بات کیونکہ اُن کے کانوں پر رب تعالیٰ جل شانہ نے مہر لگا دی ہے اس لیئے وہ کسی کا کلام نہیں سن سکتے اور اُن کی آنکھوں پر پردے ہیں۔

Marfat.com

اس لیے وہ کسی کا کلام نہیں سن سکتا اور اُن کی آنکھوں پر پردے ہیں اس لیئے وہ نبی کی اور ولی کی شان نہیں دیکھ سکتے اور اُن کے دلوں پر مہر ہے کہ وہ دل کسی کی طرف مائل نہیں ہو سکتے ایسے دل والوں کے لیئے بہت بڑا عذاب ہے۔

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم

رب جنہاندے دل تے لایاں خوب مہراں سُلطانی
ڈورے گونگے سمجھ نہ سکدے کدے کلام ربانی

حضورؐ کا بکریاں لے کر جنگل جانا

صُمٌ بکمٌ عمی فھم لا یرجعُون ۝

پ رکوع ۹ پ رکوع ۱۰ رکوع ۲ مثنوی شریف

آپ ایک دن میں اتنا پڑھتے جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں پڑھتے ہیں آپ ایک سال کا سبق ایک ماہ میں ختم کر دیتے۔ جب آپ کی عمر دو برس کی ہوئی تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ اے مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بھائی ہمارے دن کو گھر میں نہیں رہتے میں نے کہا بیٹا وہ بکریاں چرانے کے لیے باہر جنگل میں جاتے ہیں۔ یہاں پر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں عرض کی۔

؎ دل چاہے میں ساتھ بھراواں کال چراون جاداں
ہو قربان حلیمہ بولی ہوئیں محبت ماداں

Marfat.com

امی جان! میں بھی صبح اپنے بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیئے جنگل میں جاؤں گا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلحاظ اس کے کہ آپ کا دل نہ ٹوٹ جائے قبول کیا صبح کو چہرہ مبارک دھویا غسل دیا بہترین سفید لباس پہنایا و للیل کی زلفوں میں کنگھی کی آنکھوں مبارک میں سرمہ لگایا اور باہر جاکر رخصت فرمایا۔ بیٹا! چار طرفیں ہیں۔ آپ نے ایک طرف نہیں جانا کیونکہ وہاں پر شیر رہتا ہے۔ جو بکریاں اور بکریوں کے چرانے والے بھی کھا جاتا ہے آپ نے عرض کی امی جان ٹھیک ہے آخر آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگل کی طرف روانہ ہوگئے گرمی کا موسم تھا آپ بار بار یوں دعا کرتی تھیں؟

؎ دھپ گرمی دا خطرہ اکسنوں دستے مشکل حالا۔
کرے دعائیں خیریں آوے سوہنی صورت والا

ہاں تو بکریاں آج اُس طرف زور سے جاتی ہیں جس طرف پہلے کبھی نہ گئیں تھیں آپ کے بھائی اُدھر سے موڑتے ہیں مگر وہ ہٹتی نہیں کیونکہ آج انہیں معلوم تھا کہ جو ہمارے پیچھے ہے وہ شیروں کا بھی نبی ہے آپ پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور سر مبارک پر بدل سایہ کرتے جا رہا ہے عبادلله اور سیمان کو بھی سایہ کرتے جا رہا ہے آخر اس مقام پر پہنچا مال جس جگہ پر شیر رہتا تھا آواز بلند کرتا ہوا باہر آیا اور بکریوں کی طرف دیکھا تو دیکھتے ہی سامنے واضحیٰ کے چہرے والا واللیل کی زلفوں والا ماذاغ البصر کے سُرمے والا یٰسین کی تری والا حٰمٓ کے کنڈلوں والا مزمل کی کملی والا مدثر کی چادر والا نوری لباس والا طٰہٰ چودھویں کا چاند نظر آیا وہیں سے ہی دوڑا اور اپنے نبی محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف دوڑتا ہوا آیا بھائی ڈر گئے کہ اس نے نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو کھا نہ جائے ۔ ؎

دوروں نظر پیا اوہ تائیں جدوں حبیب گرامی
ادبوں جلد نبی سرور نوں ہویا آن سلامی

اُدھر یا سر قدماں اوپر جویں مرید نمانے
نظریں آیا بھایاں تائیں شان رسول ربانے

وہ شیر ادب و احترام کر کے واپس چلا گیا اور بھائی بہت خوش ہوئے اور بکریوں نے خوب سیر ہو کر گھاس کھایا جب پانی کے لیئے کنوئیں پر بکریاں لائے تو پانی خود بخود باہر آ گیا اور پھر اس دن کو بھی آپ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا اور ادھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بار بار راستہ دیکھنے کے لیئے باہر آتی ہیں اور کہتی ہیں یا اللہ خیر سے میرا چاند گھر واپس آ جائے

جنگل دے وچہ بکریاں چارے پاک رسول پیارا ۔
فکراں وچہ حلیمہ دائی گذر گیا دن سارا ۔

آخر آپ شام کو گھر واپس تشریف لائے تو تمام گھر نور اور خوشبو سے منور اور معطر ہو گیا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بڑی محبت سے پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنے دوسرے بیٹوں سے پوچھا آج گرمی بہت تھی کیسا وقت گزرا سیماں نے عرض کی امی جان آج تو ہم دھوپ دیکھی ہی نہیں ۔

کیونکہ ہمارے بھائی جان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جدھر جاتے تھے بادل سر پر مبارک پر سایہ کرتا جا رہا تھا ۔ ہمیں دھوپ

Marfat.com

معلوم ہی نہیں ہوئی اور پھر یوں کیا ؟

سہ آج اسانوں ٹھنڈی چھاویں گزر گیا دن سارا ۔
سر پہ بدل چھتر جھولاوے جاوے جد سے پیارا

مجموعہ مولود شریف صفحہ ۴۰
اکرام محمدی صفحہ ۲۸۴

حضرت حلیمہ کا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس کرنا

چنانچہ جب حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چار برس کی ہوئی تو لوگوں کے اسرار پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دینے کے لیئے مکہ شریف میں حاضر ہوئیں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بلایا آپ کے دادے حضرت عبدالمطلب نے جب حضور انور کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور عشق میں آکر یوں کہا ۔

سہ ۔ دیکھ محبوب خدانوں دادا بہت عشق دل پایا ۔
جے آیاں نوں جی آیاں نوں گھر والا گھر آیا ۔

اور پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس قدر مال و زر دیا کہ وہ مالا مال ہوگئیں مگر اس وقت جو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل پر گذر رہی تھی وہ حضرت حلیمہ ہی کو پتہ تھا بار بار آپ کی طرف دیکھتی اور گلے لگاتی اور رو رو کر کہتی کہ یہی

Marfat.com

تو ہمارے گھر کا چراغ تھا یہی تو ہماری رونق تھی یہی تو ہمارے گھر کی برکت تھی یہی
تو ہمارا عشق و محبت تھی یہی تو ہمارے دل کا چین تھا یہی تو ہماری آنکھوں کا نور تھا
یہی تو ہمارے دل کا سرور تھا تو ہمارے گھر کی دولت تھی اب میں کیا کروں گی :۔

کول مائی دے سرور سوہنا جدوں حلیمہ بھائی
مڑ مڑ گل وچہ لے کر بائیں مشکل سہن جدائی
ویکھ ویکھ دل گھائل ہویا درد نہ رہے سمانے
جدا ہوسن اج میرے کولوں سوہنے نبی ربانے
آ درد اہن خالی خانے پاؤ چہ دخل مکاناں
محبوباں نوں وچھڑن ویلے مشکل بچدیاں جاناں

مگر کیا کروں یہ دولت اصل میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے میرا اس میں کوئی عذر نہیں ۔ آخر آپ دل پر ہاتھ رکھ کر روانہ ہوگئی ۔ ہاں تو کچھ مدت کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لے کر مدینے شریف تشریف لائیں وہاں پر نبی کریم کے نانی اور ماماں رہتے تھے کچھ دن وہاں رہ کر پھر مکہ شریف کی طرف تشریف لائے ساتھ ہی آپ کی نانی پاک تھی جب ابوا لبستی میں پہنچے تو اس مقام پر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت بیمار ہوگئیں یہاں تک کہ نزع کا وقت قریب آپہنچا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرہانے بیٹھ کر زار و زار رو رہے ہیں ۔ کیونکہ ۔

آ گیا وقت جدایاں والا دردوں ہنجوں جاری
چپ کر جدوں کول مائی دے بیٹھا نبی غفاری

Marfat.com

اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو کر یوں دعائیں دے رہی تھیں بیٹا اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کی عمر میں برکت کرے مجھے آپ کی جوانی دیکھنی نصیب نہیں ہوئی آپ کا باپ بھی پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گیا اب میں بھی اس دنیائے فانی کو چھوڑ رہی ہوں اور پھر یوں کہا۔

ویکھن اساں نصیب نہ ہویا بخت بلند ستا!
ویکھ نہ گیا پیاری صورت ترا باپ پیارا!

یہی باتیں کرتے کرتے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مالکِ حقیقی کو جان دے دی یعنی فوت ہو گئیں آپ کو وہیں دفن کیا گیا حضور علیہ السلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نانی کے ساتھ مکہ شریف تشریف لائے۔ جب یہ خبر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاد آ گئے پھر تو بہت روئے اور روتے ہوئے حضور انور کو گلے میں لگا کر فرمایا بیٹا! غم نہ کرنا میں ابھی زندہ ہوں کیونکہ۔ سہ۔

ماں پیو یا بچہ یتیماں تائیں عاجز کرن جدائیاں
اوہ کی جانن حال بیٹا ایہہ جنہاں پیش نہیں آیاں:

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنی محبت و عشق تھا کہ ایک منٹ بھی جدا نہ کرتے۔

مجموعہ مولود شریف صفحہ ۴۲
اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۲۸۶

Marfat.com

ابوجہل کو اونٹنی کا جواب

ایک دفعہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شہر سے باہر تشریف لے گئے چلتے چلتے دور چلے گئے جنگل اور پہاڑوں میں اکیلے ہی پھر رہے تھے وہاں پر ابوجہل بھی کسی طرف سے اونٹنی پر سوار ہو کر آ گیا آپ کو دیکھ کر اونٹنی آپ کے پاس بٹھا دی اور کہنے لگا حضور اونٹنی پر سوار ہو جائیں چنانچہ آپ کو پیچھے بٹھا لیا پھر جب اونٹنی کو اٹھایا تو وہ زمین سے ہی نہیں اٹھی بہت کوشش کی مگر وہ نہ اٹھی کیونکہ اس حیوان جانور کو امام الانبیاء کی یہ بے ادبی ابوجہل کی گوارا نہ ہوئی معلوم ہوا کہ نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب حیوان بھی کرتے تھے مگر بعض لوگ انسان ہو کر آپ کی ہر وقت گستاخی و بے ادبی میں لگے رہتے ہیں یہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں ۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل

جنہاں ولاں وچہ ادب نہ کوئی حیوان اونہاں تھیں چنگے
کرن بے ادبی نبی ولی دی مذہب انہاں دے گندے

آخر ابوجہل نے اونٹنی کو مارنا شروع کر دیا اونٹنی نے قدرت خداوندی سے ابوجہل کو یوں کہا ؎

ڈاچی کہندی سن بے ادبا تینوں عقل نہ کوئی ۔
پچھے ترے سرکار دو عالم ختم رسالت ہوئی

اے ابوجہل پیچھے اپنے محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کو بٹھا کر مجھے اٹھاتا ہے تجھے خیال نہیں آتا اور پھر مجھے مارتا ہے بے شک تو
مجھے جان سے بھی مار دے میں زمین سے بھی نہیں اٹھوں گی۔
جب تک آگے بٹھاویں نا ئیں پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تائیں۔
ٹکڑے کر دے بیرے کر دے اٹھساں ہرگز نا ئیں۔

بعض نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود
فرمایا اے میرے چچا! اگر اونٹنی کو چلانا ہے تو مجھے آگے بٹھا پھر اونٹنی خود بخود
زمین سے اٹھ جائے گی اور چلے گی ایسا کہ تو حیران ہو جائے گا چنانچہ ابوجہل نے
محبوب کل نبی کل سید المرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کو آگے بٹھایا اور باگ آپ کو پکڑا دی ؎

آگے جاں بٹھایا سرور واگ جدوں پکڑائی۔
سوہنی چال ویکھا دے ڈاچی بہت خوشی وچ آئی

بے شک سب حیواناں معالم عزت ادب سولاں
اتنا ہوش نہیں انساناں بے دیناں مجھولاں

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے بارش

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پاک سات برس کی ہوئی
تو مکہ میں قحط پڑھ گیا خشک سالی نے مکہ والوں کو بہت پریشان کر دیا جانوروں کا دودھ
خشک ہو گیا انسانوں کے چہرے زرد ہو گئے۔ جینا بہت مشکل ہو گیا سوچتے ہیں کہ اب
کیا کریں کس سے دعا کرائیں ہم کس کو اپنا وسیلہ بنائیں آخر ایک دن ہاتف غیبی نے

Marfat.com

آواز دی کہ اگر بارش چاہتے ہو تو وضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے
مازاغ البصر کے سرمے والے کے صدمہ سے بارش طلب کرو۔ تب ضرور
بارش ہوگی تمام نے ہر ایک کی طرف نظر دوڑائی کہ ایسی صفتوں والا کون ہے
آخر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نظر گئی کہ تمام شہر والوں سے
بلکہ تمام جہان سے حسین وجمیل افضل واعلیٰ آپ کا پوتا دُرِ یتیم محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے۔
چنانچہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے
آپ نے اُن کا سوال رد نہ کیا اپنے محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کاندھوں پر اٹھایا کعبہ شریف کا تمام نے طواف کیا۔
پھر ابوقبیس پہاڑ پر جا کر عرض کی یا اللہ اے خالق ومالک تو رحمٰن ہے
رحم کردے تو رحیم ہے تو کریم ہے کرم کردے تو رب العالمین ہے تمام جہانوں کے
پالن والا ہے۔ اور تیری مخلوق ایسی حالت میں ہے۔ ؎

یا رحمٰن علیم کریما پالن پار جہاناں۔
قحط ہلاکت پئی حیواناں تے لب جاں انساناں

یا اللہ ہم وضحیٰ کے چہرے والے کو اور واللیل کی زلفوں والے
کو لائے ہیں ان کو بارش کے لیئے لائے ہیں
گورے مکھڑے والا مینہ منگدا ایں تھیں باری ساریاں
ہوشیاں سوہنیاں پیاریاں زلفاں بارش منگن آیاں
بس نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک پیش کرنا تھا کہ۔

Marfat.com

رحمت دا ے بدل کارن حکم خدا فرمایا
سوہنیاں سوہنیاں نیناں والا پانی منگن آیا ۔
ایسے وقت پیارے کارن جلدی بارش آوے
سوہنیاں سوہنیاں زلفاں والا مینہ سے گھر جاوے

بس ابھی محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پیش کر رہے ہیں کہ چاروں طرف سے بادل گھر گھر کرتے آ گئے کالی گھٹائیں اٹھ آئیں اور پھر وہ بادل خوب برسے کہ پانی کی نہریں بہہ گئیں ۔

رحمت گھٹاں پیارے کارن ادبوں ٹھر کھلویاں
چھم چھم گھم گھم پانی برسن نہراں جاری ہویاں

حضرت عبدالمطلب رض کی وفات

اس باران رحمت نے مکہ پاک کی پیاسی زمین کو سیراب کر دیا لوگ جدھر دیکھتے ہیں پانی ہی پانی نظر آتا تھا اور پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت اس طرح پڑھتے ہیں ۔

حمد پوکارن لوگ تمامی بولن سخن پیاروں
اج اساں پر رحمت ہوئی سوہنیاں زلفاں والیاں

معلوم ہوا کہ پہلے کافر لوگ بھی مشکل کے وقت نبی کو وسیلہ بناتے تھے مگر آج کل بعض لوگ شیطان کی مت پر اڑے ہوئے ہیں کہ نبی ولی کچھ نہیں کر سکتا

Marfat.com

صد افسوس ان کی اس مت پر کہ کافروں سے بھی گزر گئے۔

۵۔ پہیئے کا فروقت مصیبت بنی وسیلہ جانن

اج دے کافر کلمہ پڑھ کر مت شیطانی پاون

اکرام محمدی مولوی عبدالستار ۲۹۰

آخر جب حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی تو حضرت عبدالمطلب رح بیمار ہوگئے اور رب تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف سے جانے کا وقت آگیا آپ نے تمام بیٹوں کو پاس بلایا اور رو کر فرمایا بیٹو! آج میں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہو جانا ہے تم میں سے کون ہے جو ان کی پرورش کا ذمہ لے اور پھر یوں فرمایا۔

۵ دردوں ہنجوں باہر آیاں باتاں درد سنایاں

اسی محمد ہنے کولوں لگے کرن جدایاں

ابولہب نے عرض کی حضور مجھے حکم ہو تو میں آپ کی پرورش کروں گا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا ٹھیک ہے تمہارے پاس مال بھی ضرور ہے مگر تمہارا دل نہیں نرم اس لیئے تم یتیم کی قدر نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حضرت حمزہ نے عرض کی حضور میں ذمہ لیتا ہوں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے مگر تمہارے پاس اولاد نہیں جس کی اپنی اولاد نہ ہو دوسرے یتیم بچوں کی قدر نہیں کر سکتا۔ دوسرا تمہیں شکار کا شوق ہے جب شکار کو جائیں گے تو گھر میں در یتیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے کیا کریں گے

۵۔ گھر دیہہ چھوڑ یتیم محمد جنگل نوں ٹر جاویں

انس واحال کی ہوسی جیکر رات پئی گھر آویں۔

Marfat.com

تیسرے منبر پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضورؐ مجھے حکم فرماؤ میں محبوب خدا کی خدمت کروں گا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے فرمایا ٹھیک ہے مگر تمہاری اپنی اولاد بہت ہے اور بھارا بٹر ہے اپنی اولاد کو پالیں گے یا کہ دِرِ یتیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

سہ۔ آل اولاد زیادہ پاسوں ہووے شغل جنہاں نوں
دلوچہ کدوں یتیم مانے آون یاد اونہانوں

چوتھے منبر پر حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے عرض کی حضورؐ اگر منظور ہو تو میں اپنے بیٹے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کروں گا بے شک غریب ہوں مگر میرا باپ تمام قوم کا سردار ہے آپ اُس بات پر خوش ہوئے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ آپ کا دل بہت نرم ہے مگر تم تمام محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برابر رکھو۔ جسکو آپ پسند کریں گے مجھے وہی منظور ہے۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش بیٹھے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ہاں تو وادتے رونے ہوئے یوں مخاطب کیا؟

نال محبت حضرت تائیں وادے بات سنائی۔
اے فرزندا میری تیری لگی ہون جدائی

اے بیٹا! میں نے دنیا کے فانی کو چھوڑ کر آپ سے جدا ہو جانا ہے تمہارے باپ کے بھائی تمام کھڑے ہیں۔ جسکو آپ پسند کرتے ہیں اُس کے پاس چلے جائیں یہ سنتے ہی روتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاکر بیٹھ گئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ جسکو میں چاہتا تھا آپنے اُسی کو چاہا پھر فرمایا! بیٹا ابوطالب اس کو پیار سے رکھنا کیونکہ اُس کی ماں نہیں باپ نہیں جوان سے پیار کریں گے بھائیوں کی اولاد بھائیوں کی طرح ہی ہوتی ہے۔ اسکی وجہ سے تمہاری بھلائی ہوگی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بلند ہوگا اور پھر یوں فرمایا۔

کنڈ نہ کریں دلوں اِس کارن ترک نہ کریں پیاروں
دیکھیں نظر محبت کرکے عبداللہ دی یاروں

بیٹا اُس طالب اس میں نبوت کی نشانی معلوم ہوتی ہے میری بات کو یاد رکھنا یہ ایک دن نبوت کا اعلان کرے گا۔ ہر وقت اسکی تم نے نگہبانی رکھنی ہوگی جدھر جائے ساتھ ہی جانا ہوگا تمہیں نیک بختی حاصل ہوگی حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے عرض کی ابا جان! میں اپنے بیٹے سے کیسے جدا ہو سکتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابوطالب کے پاس رہنا!

یہ نصیحت کرکے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان مالکِ حقیقی کے سپرد کردی حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سینے سے لگالیا۔ فَقَبَّلَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آپ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا پھر تو حضرت

Marfat.com

ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو اس قدر محبت ہوئی کہ آپ کو ہر وقت آنکھوں کے سامنے رکھتے اور دوسری اور کسی کی محبت یاد ہی نہ رہی ہاں تو جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے کے لیئے چلے تو آقائے دو عالم غمگین ہو کر روتے ہوئے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں کیونکہ!

سہ۔ دل غم ناک جدائی کیتا ہینجوں باہر آیاں۔
وقت آرام جدوں کجھ آوے دیندے یار جدایاں

آخر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو دفن کر کے واپس تشریف لائے بعد اس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہنے لگے ابی طالب کو اس قدر محبت تھی کہ ایک دم بھی اکیلے نہ چھوڑتے اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حضرت ابو طالب سے بڑی محبت تھی جیسا کہ باپ سے ہوتی ہے ایک دن کسی سبب سے دونوں فی والمحاز مقام پر گئے اور حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام حضرت ابوطالب رضؓ کے زانوں پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے اسی عالم میں حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو پیاس غالب ہوئی مگر سرکار دو عالم گود میں تھے حضور کا ادب کرتے ہوئے بیٹھے رہے۔ یہاں پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا کہ آپ کے قدموں کے نیچے میٹھا اور ٹھنڈا پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ نے اپنے چچا سے بڑے ادب سے فرمایا چچا جان پانی پی لو۔ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میٹھا اور ٹھنڈا پانی پیا تو یوں بولے۔

واللہ اتنک مبارک جلدی بول کہیا اشکار
قسم خدا دی برکت بھریا توں محبوب یارا۔

Marfat.com

پھر تو آپ کو اور زیادہ محبت ہوگئی کہ یہ میرا بیٹا بڑی برکت والا ہے۔
اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۲۹۲

حضرت ابوطالب کا تجارت کے لیئے جانا

ایک دفعہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت کے لیئے ملکِ شام کو تیار ہوئے تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑ لی اور عرض کی کہ چاچا جان آپ مجھے گھر میں اکیلا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں یہ سنتے ہی حضرت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو گلے سے لگا لیا اور ساتھ لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہوگئے آپ کے ساتھ کچھ اور بھی تاجر آدمی تھے جب وادی شام میں پہنچے تو وہاں پر ایک راہب باعمل تورات کا عالم رہتا تھا اُسے علمِ توریت سے معلوم تھا کہ۔ ؎

جو ختم رسولاں سرور عالم خاص حبیب ربانا۔
روز فلانے الیس مکانے کرسن آن ٹکانا

لبس اُس دن کو عرب کی طرف الماری میں بیٹھ کر دیکھ رہا تھا کہ نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلے کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں کیا دیکھتا ہے کہ آپ کے سر مبارک پر بدلی نے سایہ کیا ہوا ہے۔ اور دونوں طرف سے درخت آپ کو جھک جھک کر سلامی دے رہے ہیں بستی کے باہر ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اس کے نیچے تمام سوداگر آ کر آرام کرتے تھے یہ رسم

Marfat.com

قدیم سے چلی آرہی تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری اُسکی سواری اُس کے قریب آگئی تو اس درخت نے بھی جھک کر سلام پیش کیا یعنی سجدے میں جھک گیا وہ راہب یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور جلدی سے حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے آکر عرض کی حضور مکّے شریف کے لوگ اکثر یہاں پر آکر ٹھہرتے ہیں ہم اُن کی عزت کرتے ہیں آج میں نے آپ کی دعوت کرنی ہے قبول فرمائیں چنانچہ اُس راہب نے بڑی محبت سے تمام کو گھر بلایا جب حضور نبی کریم روف الرحیم سید المرسلین رحمت اللعالمین کو دیکھا کہ تشریف لا رہے ہیں اور سر مبارک پر بدلی سایہ کرتی آرہی ہے محبت میں آکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کیا اور اپنے پاس بٹھایا پھر کھانے پیش کیئے بعد میں آپ کی طرف دیکھ کر ابو طالب کو مخاطب کرتے ہوئے یوں کہا ۔ ؎

دیکھ نبی دل بولیا راہب ادبوں بات سنائی ۔
مینوں معالم ہوے اسدا مر گیا باپ تے مائی ۔

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے یہ محمد بن عبداللہ ہیں میرے بھائی کے لڑکے ہیں ۔

راہب کی دعوت

میں ان کا چاچا ہوں یہاں پر راہب نے کہا اسے حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آخر الزمان نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

Marfat.com

رب العالمین نے آپ کے گھر فضل وکرم کے دریا بہا دیئے ہیں اور پھر اس سرکار دو عالم کی ہر ملک میں خبریں پہنچ گئی ہیں ہر مقام پر یہودی لوگ آپکے دشمن ہیں شام میں آپ کا جانا اچھا نہیں تم واپس چلے جاؤ چنانچہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہیں سے واپس لے آئے باقی جو سوداگر تھے راہب سے پوچھنے لگے تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ یہ لڑکا آخر الزمان نبی ہے وہ کہنے لگا جو توراۃ میں خبریں ہیں اس میں تمام پائی جاتی ہیں کہ تمام حجر صلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں تمام شجر جھک جھک کر سلام پیش کر رہے ہیں سر مبارک پر بدل سایہ کرتا آرہا تھا یہ چیزیں نبی کو بغیر کسی کو ایسے نہیں جھک سکتیں۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ کفار کی ایک جماعت راہب کے دروازے پر آگئی راہب نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں پر جاتا ہے وہ کہنے لگے ہم ملک روم میں رہتے ہیں وہاں سے آئے ہیں سنا گیا ہے کہ مکے شہر میں آخر الزماں نبی تشریف لایا ہے جو پہلے تمام مذہب کردے گا ہمیں شہنشاہِ روم نے بھیجا ہے اُسے پکڑ کر لاؤ ہم اُسکو قتل کردیں گے یہاں پر وہ راہب کہنے لگا تمہاری یہ بات بے ہودہ اور لغو ہے اصل بات میں تجھکو بتاؤں اور پھر یوں کہا۔ ؎

جس نوں خود پیغمبر کرکے بھیجیا رب تعالیٰ۔

حافظ ناصر خوب رب اُسنوں کہڑا مارن والا

آپ خداوند ہر کم اندر مددگار اوہنا ندا

جو نبیاں نال عداوت پکڑن کہندا مذہب اوہنا ندا

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

Marfat.com

ترجمہ کافر ارادہ کرتے ہیں کہ بجھادیں اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنی پھونکوں سے اور اللہ تعالےٰ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ کافروں کو اچھا نہ لگے تفسیر سراج جلد ا صفحہ ۳۶۰ ۔ نور ھو المحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

یعنی وہ نور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کافر لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نہ سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے محبوب کی نبوت کا جھنڈ میرا نہ ہی تھا اگرچہ کافر لوگ ختم کرنے کی کوششیں کرتے رہیں۔

پھوکاں مار بجھایا لوڑیں نور محمد والا ۔

نور محمدی کدی نہ بجھسی وعدہ حق تعالا ۔

اکرام محمدی صفحہ ۲۹۴ پ ۲۸ سورہ صف تفسیر سراج جلد ا صفحہ ۳۶۰ ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نوکری کرنا اور آپ کا تجارت کے لیئے جانا ۔

آخر حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوگئے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو آپ کی شادی کا بھی فکر پڑا ایک دفعہ رحمت اللعالمین سے عرض کی حضور مجھے حیا نہیں پڑتا کہ آپ سے بات کروں آپ نے فرمایا چاچا جان حکم کریں میں انشاء اللہ اس پر عمل کروں گا یہاں پر حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی آپ کے والدین کوئی چیز نہیں چھوڑ گئے اور میں بھی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ آپ کی شادی کروں یہاں پر ایک شاہزادی خدیجہ کے نام والی رہتی ہے اور

Marfat.com

وہ بہت امیر ہے اُس کے دربار میں ہر وقت سوداگر جمع رہتے ہیں اُس کا تجارت کا کاروبار ہے اگر آپ بھی اُس کے پاس نوکری کریں تو جو کچھ ملے گا میں آپ کی شادی کردوں گا آپ نے فرمایا چاچا جان بالکل ٹھیک ہے میں نوکری کروں گا چنانچہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کو خدیجۃ الکبریٰ کے پاس بالکل ٹھیک ہے میں نوکری کروں گا چنانچہ حضرت ابوطالبؓ آپ کو خدیجۃ الکبریٰ کے پاس لے گئے جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا تو بہت ادب و احترام سے سلام عرض کیا پھر کرسی بیٹھنے کے لیئے دی درمیان میں چادر معلق کی اور حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے عرض کی حضورؐ حکم فرمائیے کیسے تشریف لائے آپنے فرمایا اے شاہزادی بہت عاقل اور برکت والا میرا بھتیجا ہے اسے نوکری پر لگالیں اور تجارت کے کام پر اسے معمور کیا جائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بہت اچھا یہ کہتے ہی پردے میں سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا۔ ؎

نور نبوت چمک نکالی چلوا پیا نورانی
دل وچہ آکھے بنیاں والی اسن ڈیوچہ نشانی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ پاک نور نبوت سے چمک رہا تھا دیکھتے ہی دل میں کہنے لگی یہ تو نبی معلوم ہوتا ہے۔ بس اُس وقت شاہزادی نے تمام مال و دولت آپ کے حوالے کر دیئے اور تمام نوکروں پر حاکم کر دیا جب قافلہ تجارت کے لیئے روانہ کیا تو حضورؐ کو مال و دولت دے کر اور تمام کا سردار بنا کر اُن کے ساتھ روانہ کیا یہاں پر ابوسفیان ہنس کر کہنے لگے

Marfat.com

اے شاہزادی آپ کو سوچنا چاہیئے جسے تجارت کے کام کی کوئی سمجھ نہیں اُسے
مال و دولت دے کر تمام پر سردار کر دیا آخر قافلہ روانہ ہو گیا چلتے چلتے
ملکِ شام کے قریب پہنچ گئے وہاں پر ایک راہب رہتا تھا جو کہ بہت بڑا عابد
اور زاہد تھا اُسنے دور سے ہی دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر پر بادل
سایہ کرتا آرہا ہے۔ اور چاروں طرف سے درخت جھک جھک کر سجدے کر رہے
ہیں۔

راہب کا کلمہ پڑھنا

آخر میرہ نامی غلام سے اُس نے آکر پوچھا کہ تم میں سے وہ جوان کون ہے
اُس نے کہا کہ ہم تجارت کرنے کو جا رہے ہیں شاہزادی نے ہمارا سردار بنا کر بھیجا ہے
یہاں پر راہب مسکرایا اور میرہ سے یوں کہا۔ ؎

ہنس کر راہب آکھیا اُسنوں مت سوداگر جانوں
ایہہ ہے فقر رسولاں سر وِچ نال یقین پچھانوں

اے میرہ یہ سوداگر نہیں ہے یہ تو آخر الزمان نبی ہے تمام رسولوں کو
ختم کرنے والا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

جے کر نہیں یقین تیرے دل اوپر نبی حقانی۔
چل میں اُسدے پاس دکھاواں بخشی خاص نشانی

یہ کہتے ہی دونوں محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے
اور راہب نے آتے ہی آپ کے قدم مبارک چوم لیئے اور عرض کی حضور تورات

Marfat.com

انجیل کے علم سے مجھے معلوم ہوا ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی آپ کی خبریں دے گئے ہیں۔ کہ آپ آخرالزمان نبی ہیں میں نے ایک نشانی دیکھنی ہے ذرا آپ اپنی قمیض مبارک اٹھا کر کاندھا مبارک دیکھا دیں آپ نے اُس راہب کی عرض قبول کی اور اُسے قمیص مبارک اٹھا کر مہر نبوت دیکھا دی وہ اُسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور میرہ ؎

دشمن قوم یہوداں کولوں وچہ پردیس بجانا۔
نال لتساں تکلیف نہ پاوے خاص حبیب ربانا

یہاں پر ابوسفیان نے کیا ہم اسکو کیسے تکلیف آنے دیں گے ہمارا چچا زاد بھائی ہے ہاں تو اُس راہب نے تمام کی اپنی طاقت کے مطابق خدمت کی دوسرے دن وہاں سے روانہ ہو گئے پھر اُس مقام پر جا پہنچے جہاں سے دو راستے شہر کو جاتے تھے ایک بہت قریب تھا مگر خطرہ بہت تھا ایک دور تھا مگر خطرہ کوئی نہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیدھے اور قریب والے راستے پر جانا ہے ابوسفیان نے کہا اس راستے پر مال و دولت لوٹ لیا جائے گا اور آدمی قتل کیے جائیں الغرض آپ نے فرمایا ہم نے اس راستے پر جانا ہے ابوسفیان دوسرے راستے پر چلا گیا آپ قریب والے راستے پر روانہ ہو گئے آپ ایک منزل ایسی پر پہنچے جہاں پر پانی سے تنگی آگئی میرہ نے عرض کی حضور پانی بغیر حیوانوں اور انسانوں کا بچنا مشکل ہے آپ یہ سنتے ہی ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر یوں دعا کی۔

؎ تلے درخت کھلو کر حضرت بولن بات نمانی۔
بھج یتیم محمد کارن یارب فضلوں پانی

Marfat.com

راستے میں معجزات ظاہر ہوئے

بس اُسی وقت درخت قدرت الٰہی سے بول اٹھا عرض کی حضور تھوڑی سی زمین کھودیں پانی نکل آئے گا۔ جب زمین کھودی گئی تو جلدی سے پانی کا چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی بہت ٹھنڈا اور میٹھا تھا تمام نے سیر ہو کر پیا دوسرے دِن آپ ایسی جگہ پر تشریف لے گئے جہاں پر اونٹ بیمار بیٹھے ہوئے تھے جن کے جسم میں کیڑے پڑ چکے تھے آپ کو دیکھتے ہی فریادی بن کر یوں عرض کی۔

سعد. دعا فرماؤ صحت قوت بخشے رب اسانوں
ساڈیاں خبراں لیون کارن بھیجیا رب تسانوں

آپ نے رحمت کا ہاتھ مبارک تمام پر پھیرا بس اُسی وقت وہ اچھے ہو گئے پھر آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ تمام راستے میں بارش ہوتی گئی سفر والا کام آپ کے پیش ہی نہیں آیا شہر میں پہنچ کر مال فروخت کیا آپ کو بہت منافع ہوا میرہ کہتا ہے کہ تمام زندگی میں ہم نے اتنا منافع نہیں دیکھا تھا اور جو جنس خریدی بہت ہی سستی ملی آپ نے اپنے ساتھیوں سے شہر میں فرمایا کہ دوسرے راستے پر آنے والے کچھ قتل کیے اُن کے مال لوٹ لیے گئے باقی فلاں دن کو ہمیں یہاں پر ملیں گے۔

چنانچہ اُسی دن جو آپ نے فرمایا تھا قتل سے بچے ہوئے دوسرے قافلے والے شہر میں آ گئے ابوسفیان کہنے لگا حضور کچھ دیر کریں ہم بھی آپ کے ساتھ اسی

Marfat.com

راستے پر جائیں گے جس پر آپ نے جان لیا اور آپ نے دیر نہ کی نامعلوم کہ اس میں کیا حکمت تھی آپ بہت جلدی خیر و عافیت سے گھر واپس تشریف لائے لکھا ہے کہ جب آپ واپس آرہے تھے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کو ایک عجیب چیز نظر آئی ہے۔

گیا دیکھے سردار دو عالم واگ اٹھائی آوے
سر پر بدل رحمت سایہ جلوہ نور دیکھاوے

رب تعالیٰ جل شانہٗ نے اُس پر حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت شان ظاہر کردی بعد اُس کے میرہ سے پوچھنے لگی تمام سفر کی حقیقت میرہ نے اوّل سے لیکر آخر تک یعنی راہب کا کلمہ پڑھنا پانی کا چشمہ ظاہر ہونا اونٹوں کا اچھا ہونا دوسرے قافلے والوں کا قتل ہونا اور آپ کا مال سے بہت منافع ہونا سب کچھ بتادیا یہ سنتے ہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت بس گئی اور میرہ کو بہت انعام دیا کہ یہ بات کسی اور کے آگے ظاہر نہیں کرتی آخر کچھ مدت گزرنے کے بعد حضرت ابو طالب بھی تشریف لائے آپ نے فرمایا میرے بیٹے کی نوکری جتنی بنتی ہے وہ مجھے دے دو میں نے اپنے کی شادی کرنی ہے یہ سنتے ہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ حضورؐ یہ بات ہمارے ذمے رہی جتنا مال خرچ ہوگا ہم کریں گے اور جس طرف آپ کی پسند ہوگی اُسی طرف شادی کردی جائے گی۔ ؎

ایسی عورت اس دے کارن شادی اسی کراواں
جسدا ثانی ہور نہ کوئی اندر شہر گراواں

Marfat.com

یہ بات سنکر حضرت ابو طالب رضؓ بہت خوش ہوئے کہ شاہزادی وعدہ پورا کرے گی۔

اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۲۹۶

لکھا ہے کہ شہزادی نے رات کو خواب دیکھا کہ آسمان سے چاند اُتر کر اس کی گود میں آگیا چاند کے نور سے مشرق و مغرب روشن ہوگئے یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئی اُس کا ایک چچازاد بھائی بہت عالم تھا جس کا نام ورقہ بن نوفل تھا یہ خواب شاہزادی نے اُسے بتائی وہ سن کر کہنے لگا کہ خوشخبری ہو تمہیں تمہاری قسمت جاگ اٹھی ہے۔ خواب سے اندر چند نورانی تینوں نظر جو آیا۔

نور حبیب پیارے والا رب کریم دیکھایا

جس طرح تم پر رب کی رحمت ہوئی ہے ایسی کسی پر نہیں ہوئی تمہاری خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب آخرالزمان نبی کی بیوی بنائے گا کتابی علم سے مجھے معلوم ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ کب ظاہر ہوگا جو لوگ اُس کا کلمہ پڑھیں گے یعنی دین قبول کریں گے اللہ تعالیٰ جل شانہ، کے وہ دوست ہونگے اگر میری حیاتی میں وہ حبیب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے تو میں آپ کا کلمہ پڑھ کر دین قبول کروں گا۔

نکاح کی خواہش

جب یہ باتیں اپنے چچازاد بھائی سے سنی تو بہت خوشی ہوئی اور دل پھول کی

Marfat.com

کی طرح کھل گیا۔

؎ جدایہ باتاں شاہزادی نوں سننے اندر آیاں
دل گلزاراں نویں بہار لیایاں ۔

مگر اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ رحمت خداوندی محبوب خدا میرے گھر میں ہی موجود ہے ہاں تو حکم خداوندی سے شہزادی کو حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بہت زیادہ پیدا ہو گئی ہر وقت یہی چاہتی کہ کونسا وقت ہو کہ میں اپنی دلی خواہش نبی مصطفےٰ حبیب خدا کے سامنے ظاہر کروں اور وہ میری خواہش کو قبول کریں مگر ادب کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ نہ بولتی لیکن محبت و پیار میں چور ہو چکی تھی ۔ ؎

الیسا دل وچ پیار نبی دے آن مکان بنایا ۔
مگراں ادب کنوں شرماوے چاہے حال سُنایا

آخر ایک دن حکم آلہی سے شہزادی نے دل کی خواہش یوں ظاہر کی ۔

؎ ایہو مراد پیار سے مینوں یا محبوب سجاداں
کرو قبول نکاح دچہ مینوں جے منظوری پاواں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں کچھ نہیں کہہ سکتا جب تک میرے چچا جان نے حکم نہ دیا۔ انہوں نے یہ بات منظور کی تو مجھے بھی منظور ہے اس شرط پر کہ یہ تمام لونڈیاں اور قیدی لوگ آزاد کر دیئے جائیں اور یہ تمام مال و دولت راہِ خدا میں خرچ کرنی پڑے گی اور یہ تمام شہانہ ٹھاٹ باٹھ پلنگ و سرہانے شاہی لباس چھوڑنا پڑے گا ۔

Marfat.com

سہ دور ہوسن سب پلنگ سرہانے نرم لباس امیری
ساتھ اساڈے ہوگ تسانوں عاجز حال فقیری

یہ سنتے ہی شاہزادی نے سب کچھ منظور کیا اور پھر حضرت ابوطالب رض کی طرف اپنی عرضی بھیجی حضرت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ واقعی شہزادی کا ثانی جہان میں نہیں ہے۔ باقی حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تمام حال اور شہزادی کی خواہش بتادی حضرت ابوطالب رض نے عرض کی کہ بیٹا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بڑی رحمت ہوئی کہ آپ کو بیوی بے مثال نصیب ہوئی۔ چنانچہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے چچا جان کی اجازت سے شہزادی کی خواہش منظور کی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض سے نکاح کیا اور پھر اپنے وعدے کے مطابق شہزادی نے تمام مال و دولت حضور کے سپرد کردی۔ اتنی دولت تھی کہ ستر شخص ہر وقت سونے چاندی کی صاف ہی کرتے رہتے یہ تمام سونا چاندی مال و دولت اور تمام خزانوں کی چابیاں نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ کر یوں عرض کی۔ سہ

سب زر مالوں پیاری سانوں صورت شاہ سرور دی۔
ہن کجھ یاد نہ رہ گئی سانوں حاجت دولت ندی

عرض کیتی سب دولت خانہ اندر باہر سارا
ملک تساڈا مال تساڈا عالم دے سردارا

آپ نے یہ سن کر فرمایا مجھے مال و دولت کی کوئی حاجت نہیں۔ تمہاری مرضی پر یہ تمام کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر دیا جائے گا۔ یہاں پر شہزادے عالم

Marfat.com

نے عرض کی حضورؐ میں خوش ہوں یہ سنتے ہی آقائے دو عالم نے غریبوں یتیموں مسکینوں کے لیئے خزانہ و دولت کھول دیا و دولت کی بارش ایسی ہوئی کہ تمام غریب یتیم مسکین امیر ہو گئے تمام کا تمام مال و دولت خرچ کر دی رات کو جب آپ گھر تشریف لائے تو راستے سے اپنے لیئے بالن چن کر لائے اور پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بڑی خوشی کے ساتھ چولہے میں آگ جلائی کھانا پکایا۔ مالکِ کل جہاں کے سامنے پیش کیا تمام دولت و مال کو بھول کر آپ کی تابعداری اور محبت و عشق میں مخمور ہو گئی دوستو! یہ ہی شاہزادی نہیں جس نے بھی آپ کو دیکھا وہ ایسا ہی ہوا یہاں پر مولوی عبدالستار کے نور کو یوں بیان کرتا ہے۔

نور نبی دی صفت سناون کیا توفیق اسانوں
یاد نہ رہیاں ذات صفاتاں جلوا پیا جنہاں نوں

معلوم ہوا کہ مولوی عبدالستار اہل حدیث بھی حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نور بے مثال مانتے تھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور نہیں مانتے ہیں۔

اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۳۰۰

Marfat.com

حضور کے میلاد پر خرچ کرنے سے جنت ملتی ہے

اب حضور نبی کریم رؤف الرحیم محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر خوش ہو کر یعنی میلاد شریف پر خرچ کرنے کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔

قال ابو بکر ن الصدیق من انفق درھما علی قراۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رفیقی الجنۃ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولادت کے دن یعنی میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

رہ۔ کرے خرچ جو درم ایک خوشیوں میلاد شریف پیارے

جنت وچ اوہ ساتھی میرا کہیا صدیق نہارے

جنت دے دروازے اُتے بندہ کھلوتا پاسی

جنہوں خوشی میلاد نبی دی جنت اندر جاسی

معلوم ہوا کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر خرچ کرنے سے جنت ملتی ہے۔

نعمۃ الکبریٰ صفحہ ۷

منقول ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں بہت نیک اور پاکباز رہتا تھا اس کا نام ابراہیم تھا۔ اپنے زہد و تقویٰ میں دور تک مشہور تھا۔ ہمیشہ حلال روزی کماتا جس میں سے نصف

Marfat.com

اپنی ضروریات میں خرچ کرتا اور نصف جمع کرتا رہتا۔ جب ربیع الاوّل کا مہینہ پاک آتا تو وہ علماء کرام اور غریبوں مسکینوں کی اُس مال سے دعوت کرتا اُسکی بیوی بھی بڑی زاہدہ تھی وہ بھی اپنے شوہر کا اس کام میں ہمیشہ ساتھ دیتی کچھ دنوں کے بعد اُس کی بیوی کا انتقال ہوگیا لیکن وہ حسب دستور ہر سال میلاد شریف پر دعوت کرتا رہا اتفاقاً وہ بھی بیمار ہوگیا جب بیماری نے زور پکڑا تو اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا لے بیٹے آج رات کو میں نے دنیائے فانی سے انتقال کر جانا ہے میرے پچاس درہم پڑے ہیں اور اتنیں گز کپڑا پڑا ہے کپڑے کا مجھے کفن دینا اور پچاس درہم کو کسی نیک کام پر خرچ کرنا۔ سہ

بیٹے اج دنیا تھیں میں نے کوچ کر جانا۔

باقی درہم پچاس جو میرے کارن نیکی پر لانا

ایس کام کرن تھیں مولا رحم کرے درباروں

روز قیامت جنت ملسی خالق دی سرکاروں

یہ کہتے ہی کلمہ طیب پڑھا اور اپنی جان مالکِ حقیقی کے سپرد کردی اُس کے لڑکے نے اپنے باپ کو دفن کیا اور ایک عالم کے پاس گیا اور اُن پچاس درہموں کا صرف کرنا پوچھا عالم نے کہا جس نے کوئی مسجد بنائی گویا کہ اُس نے کعبہ اور مدینہ کی تعمیر کی پھر دوسرے کے پاس گیا اُس نے کہا جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی خوشنودی کے لیئے کنواں تیار کر دیا۔ اُس کے لیئے ستر حج کا ثواب ہے تیسرے نے کہا کہ جس نے کسی غازی کو خدا کی راہ میں لڑنے کے لیئے ہتھیار لے کر دیئے اُسکو ستر شہیدوں کا ثواب ہے آخر سات علماء کرام کے پاس گیا انہوں نے بہت ثواب

Marfat.com

نیک کاموں کے بتائے .

لڑکا کا سن کر حیران ہوا کہ کونسا کام کروں اور کونسا چھوڑوں اس حیرانگی میں اسکی آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ میدان حشر قائم ہے جو نیک اور متقی بندے ہیں وہ جنت میں داخل کیئے جا رہے ہیں اور جو بدکار لوگ ہیں وہ دوزخ میں پھینکے جاتے ہیں یہ واقعات دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر لرز رہا تھا کہ ایک آواز آئی اس جوان کو جنت میں پہنچا دو

سہ قائم دیکھ حیران حشر نوں لرزہ کھا کھا جاوے

آئی آواز جوان اس تائیں جنت بھیجا جاوے

جب جنت میں پہنچا تو وہاں کی نعمتیں دیکھ کر حیران رہ گیا مکانات ایسے کہ جن کی چمک آنکھیں برداشت ہی نہیں کر سکتی . حور و غلماں ایسے حسین و جمیل تھے کہ جیسے یاقوت و مرجان کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں ان عجائبات کو دیکھتے ہوئے وہ جوان ساتوں جنتوں میں داخل ہوا جب آٹھویں جنت میں جانا چاہا تو داروغہ جنت نے روک دیا اور کہا

اس وچ داخل اوہ کوئی ہوسی آنکے نمک الہی .

میں نے خرچ کیتا سی خوشیوں عید میلاد منائی .

اہہ کی جنت کسے جنت دچہ داخل ہونا نائیں .

جس نے عید میلاد نبی پر خوشی منائی نائیں .

یعنی اس میں وہی جا سکتے ہیں جنہوں نے محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی تاریخ پر خوشیاں منائی ہیں . اور جو آپ کی ولادت پر خوشی نہیں کرتے وہ کسی جنت میں بھی نہیں جا سکتے . اس جوان نے خیال کیا کہ بے شک میرے والدین یہاں پر ضرور ہوں گے . اتنی دیر میں آواز آئی کہ اس جوان کو اندر جانے دو اسکے

Marfat.com

ماں باپ چاہتے ہیں کہ اس کو دیکھیں اور اس سے ملاقات کریں جب وہ اندر داخل ہوا دیکھا کہ اس کی ماں ہنر کوثر کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے پاس ایک تخت نورانی پڑا ہے جس پر ایک بزرگ بی بی جلوہ فرما ہے اور ارد گرد کرسیاں بچھی ہوئی ہیں جن پر بزرگ بیبیاں بیٹھی ہیں اس جوان نے ایک فرشتے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں جواب ملا کہ جو تخت پر تمام بیبیوں سے افضل و اعلیٰ بلند مقام پر بیٹھی ہیں وہ شہنشاہ دو عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت ہیں۔ ؎

ماں حسنین امام شہیداں بیٹی نبی پیارے۔

بلند مقام دتا اس تائیں اللہ پاک سہارے

ایہہ بیبیاں جو نیک بزرگاں تینوں نظری آیاں

خدمت حضرت فاطمہ کارن رب نے کول بٹھایاں

وہ عورتیں ارد گرد بیٹھنے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت مریم مادر عیسیٰ حضرت آسیہ حضرت سارہ حضرت ہاجرہ ماں حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت رابعہ بصری حضرت زبیدہ زوجہ ہارون الرشید ہیں یہ سب کچھ دیکھ کر لڑکا بہت حیران ہوا جب آگے بڑھا دیکھا کہ ایک بہت بڑا تخت بچھا ہے جس پر واضحیٰ کے چہرے والا واللیل کی زلفوں والا مازاغ البصر کے سرمے والا الم نشرح کے کنڈلاں والا لیسین کی تیری والا مزمل کی کملی والا مدثر کی چادر والا نوری لباس والا طٰہٰ چودھویں کا چاند جلوہ فرما ہے۔ اس کے گرد چار کرسیوں پر خلفائے کرام حضرت ابوبکر صدیق رض حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی ذوالنورین حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہم جلوہ افروز ہیں دائیں طرف سونے کی کرسیاں ہیں جن پر باقی انبیاء کرام جلوہ فرمائیں بائیں طرف شہدائے کرام اور محبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرمائیں لڑکا آگے بڑھا تو اپنے باپ کو پہچانا پوچھا اے اباجان یہ مراتب آپ کو کس عمل سے ملے۔

؎ باپ کہیا سن بیٹے جنت ملی مینوں سرکاراں دی
میلاد نبی پر خرچ کریدا مال سی بڑے پیاراں دی
اہہ انعام ملا اس کاروں باپ اس آکھ سنا دے
میلاد نبی پر خرچ کرے جو رحمت جنت پا دے

باپ نے بیٹے کو گلے سے لگا کر کہا بیٹا یہ انعام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پر مال خرچ کرنے کا بدلہ ہے جو بھی خوشی سے میلاد النبی پر مال خرچ کرے گا اس کو ایسے ہی انعام ملیں گے۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اس لڑکے کی آنکھ کھل گئی اٹھا اور فوراً اپنا مکان فروخت کیا پھر وہ رقم اور باپ کے پچاس درہم سے کر علمائے کرام اور صلحائے اکرام کی دعوت کی اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف کر کے تمام مال خرچ کر دیا۔

بعد میں ایک مسجد میں بیٹھ کر باقی عمر تیس سال خداوند کریم کی عبادت میں صرف کر دیئے جب اس کا انتقال ہوا تو کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھا پوچھا گیا کہ گزری اس نے کہا۔ ؎

بڑا کرم کیتا رب میں پر فضل کیتا رب والی
خرچ کیتا میلاد نبی پر جنت اعلیٰ پالی

یعنی میں اپنے باپ کے پاس جنت اعلیٰ میں پہنچ چکا ہوں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پر مال خرچ کرنے کا بدلا ہے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر خوشی سے خرچ کرنے سے جنت ملتی ہے۔ تذکرۃ الواعظین اُردو صفحہ ۳۲۱

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَالَ حسن البصری لو کان لی مثل جبل احدٍ ذھبًا

فانفقتہ علی قراۃ مولدِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پاک پر خرچ کر دوں۔

؎ میلاد نبی پر خرچ کراں میں سونا اُحد پہاڑاں

جیکر پاس میرے ہوندے تاں بڑے ہی نال پیاراں

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر خرچ کرنا اولیاء کرام کی سنت ہے خوشی سے خرچ کرنے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ میں ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہینے میں حضور کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکوایا کرتا تھا۔ ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کوئی چیز میسر نہ ہو سکتی تھی میں نے وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے اُسی رات کو

فرئیتہٗ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین

یدیہ ھذہٖ المحص۔

Marfat.com

میں نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا وہی چنے آپ کے سامنے پڑے ہیں۔ اور آپ بہت خوش ہو رہے ہیں۔

حضورؐ کے میلاد پر خرچ کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر خوشی سے جو بھی خرچ کریں حضورؐ خوش ہوتے ہیں اور پھر میلاد پاک سن کر حضورؐ کے نام پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت نصیب کرتا ہے اور گناہ بخش کر جنت عطا کرتا ہے

ایک دفعہ حضرت منصور بن عمار کسی جگہ پر میلاد شریف بیان فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے سوال کیا کہ میں غریب ہوں مجھے خدا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر چار درہم مل جائیں مجھے ضرورت ہے۔ یہاں پر حضرت منصور بن عمار نے فرمایا جو شخص اس سائل کو چار درہم دے گا میں اس کے لیئے خداوند کریم سے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے چار دعائیں کروں گا اس وقت اس مجلس میں ایک یہودی کا غلام مسلمان موجود تھا وہ اٹھا اور چار درہم خدا اور مصطفےٰ کے نام پر دے دیئے اور منصور بن عمار کو عرض کی حضور اب میرے لیئے چار دعائیں کریں اوّل یہ کہ میں غلام ہوں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقہ سے مجھے آزاد کر دے دوسری یہ کہ میرا مالک یہودی ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنے ایمان سے منور فرما دے تیسری یہ کہ میں غریب ہوں خداوند کریم مجھے غنی کر دے چوتھی یہ کہ ہم گنہگار ہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقہ

Marfat.com

سے میری اور میرے مالک کی مغفرت فرمادے تو اس وقت حضرت منصور بن عمار نے
اس کے لیئے چار دعائیں کیں اور مجلس میلاد شریف ختم ہوگئی جب وہ غلام مسلمان اپنے
یہودی مالک کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا آج تم نے دیر کیوں کی ہے غلام نے بتایا کہ آج
میں حضرت منصور بن عمار کی مجلس میں بیٹھ گیا اور وہاں پر خدا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے نام پر چار درہم دے کر دعائیں کرائی ہیں۔ ؎

وتے درم میلاد نبی پر اس نے آکھ سنایا۔

عوض اونہا ندے چار دعائیں کر منظور لیایا۔

اس لیئے دیر ہوگئی ہے مالک نے پوچھا وہ کونسی دعائیں ہیں جو تم نے حضرت
منصور بن عمار سے لگائی ہیں وہ کہنے لگا کہ پہلی دعا یہ تھی کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ'
کے نام سے مجھے آزاد کردے وہ اس کا مالک یہ سنتے ہی کہنے لگا جا میں نے تجھے
آزاد کیا خدا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر مالک نے کہا دوسری دعا کیا تھی
وہ غلام بولا دوسری دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ میرے مالک کو دولتِ ایمانی عطا
کرے اور مسلمان ہوجائے یہ سنتے ہی وہ مالک یہودی پکار اُٹھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ ؎

کلمہ بول زبانوں جلدی صدق ایمان لیایا۔

جا آزاد کیتا میں تینوں اُس نوں آکھ سُنایا

پھر غلام نے بتایا کہ تیری دعا یہ تھی کہ میں غریب ہوں اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام
کے صدقہ سے مجھے غنی کردے یہ سنتے ہی مالک نے اُسے اپنی جیب سے چار ہزار

Marfat.com

درہم دے کر اُسے غنی بھی کر دیا پھر مالک نے کہا چوتھی دعا کونسی تھی غلام نے عرض کی حضور چوتھی دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب کے صدقہ سے میرے اور میرے مالک کے گناہ معاف فرما کر ہماری مغفرت کر دے یہ سنکر وہ مالک کہنے لگا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہ میرے بس کی بات نہیں ہے گناہوں کو معاف فرما کر مغفرت کرنی خداوند کریم کا کام ہے اور پھر یوں کہا۔ ؎

جو کم وس میرے وچ آہا میں اوہ کر دیکھایا۔
گنہگاراں دی بخشش کرنی رب دا کم سنایا

اس کے بعد وہ دونوں سو گئے مالک نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ اے مالک جو کام تیرے کرنے کا تھا وہ تو نے کر دیا اب جو کام میری قدرت میں ہے وہ میں کرتا ہوں اے مالک چونکہ میں رب غفار ہوں اور میری ذات کریم ہے میں اپنے محبوب مصطفےٰ کے صدقہ سے تجھے اور تیرے غلام کو واعظ اور حاضرین جلسہ بلکہ سب کو بخش دیا اور پھر یوں آواز آئی۔

اے مالک جو وس میرے وچہ تو اوہ کر دکھلایا
گنہگاراں دی بخشش کرنی ذمے ساڈے لایا۔

تینوں تے غلام تیرے نوں نالے جس نے وعظ سنایا۔
بخش دتی اساں مجلس ساری غیب آوازہ آیا۔

Marfat.com

میلادِ پاک پر خرچ کرنے والے کے گھر آقائے دوعالم خود تشریف لاتے ہیں

معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا میلاد پاک سن کر اور جیب سے مال خرچ کرنے پر ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور وعظ نصیحت کرنا بخشش کا ذریعہ ہے اور میلاد شریف کی مجلس میں جانا بھی بخشش کا وسیلہ ہے

نزہۃ المجالس جلد اوّل صفحہ ۱۹۱

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان یوں ہے۔

من انفق درھما علی قراءۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانما شھد غزوۃ بدر وحنین ۔

جس نے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر ایک درہم بھی خرچ کیا گویا کہ وہ بدر و حنین کے جہاد میں شریک ہوا ؎

خرچ کرے جو میلاد النبی پر بھاویں درم اِک سویا
گویا جنگ حنین بدر و چہ جا کر داخل ہویا
ایہہ فرمان عثمان غنی دا وضح کتاباں آیا
نعمۃ الکبریٰ کتاب اندر ایں ہوئی لکھیا پایا

جس جگہ پر میلاد پاک ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں خود تشریف لاتے ہیں۔ عبدالواحد ابن اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک شخص ملک

Marfat.com

مصر میں ربیع الاوّل شریف کی بہت تعظیم کرتا اور میلاد النبی پر بہت خرچ کرتا اُسکے
پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا ایک مرتبہ اُسکی بیوی نے پوچھا کہ یہ ہمارا مسلمان پڑوسی
اس مہینے میں کیوں اس قدر خرچ کرتا ہے اُس یہودی نے کہا کہ اس مہینے میں
اُن کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں اس
لیئے ہر مومن میلاد کی خوشی میں اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ سہ

اس مہینے ربیع الاوّل نبی انہاندسے آئے۔
اس لیئے ہر مومن خوشیوں اپنا خرچ کرائے

سنن میلاد نبی اپنے دابہت خوشی دل پاون
سنیاہے خوشی بھئیں اُس جاپاک محمد آون

اُس عورت نے کہا مسلمانوں کا طریقہ خوشی کیا اچھا ہے یہ کہہ کر وہ عورت
خاموش ہوگئی۔ رات کو خواب میں سرکار دو عالم محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک طٰہٰ کے جوبن سے پوری طرح چمک رہا تھا۔
واللیل کی زلفوں سے خوشبو آرہی تھی نوری لباس چمک رہا تھا اور آپ کے
ساتھ چند صحابہ کرام بھی تھے اُس عورت نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ حسین و جمیل نوری
چہرے والے کون ہیں۔ اور کس لیئے یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں اُس نے بتایا کہ یہ
محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں یہ اس لیئے تشریف لائے ہیں کہ تمہارے
پڑوسی والے شخص سے ملاقات کریں اور اُسکو خیر و برکت عطا کریں اور اُن پر خوش
ہوں جیساکہ اُس نے آپ کے میلاد پاک کی خوشی کی ہے۔

شعر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

س۔ پاک محمد کملی والا ہے تشریف لیایا۔
پڑوس تساندے اک مومن نے پاک میلاد کرایا
خرچ کیتا اس خوشیوں اپنا خوشی بنی دی یاروں
برکت دیون ملن خوشی تھیں آیا نبی پیاروں

عورت نے پوچھا کہ اگر میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ عرض کروں تو آپ جواب دیں گے۔ اس صحابی نے کہا ضرور زحمت فرمائیں گے تب وہ عورت آپ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئی اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے جواب میں فرمایا لبیک یہ سنتے ہی وہ عورت بہت متعجب ہوئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پکارنے پر لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے مخالف ہوں اور میرا دین بھی دوسرا ہے یہاں پر عالم ماکان ومایکون نے اسے جلدی سے فرمایا چونکہ مجھ کو معلوم ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تجھے ہدایت عطا کی ہے اس لیئے میں نے جواب میں لبیک کہا ہے۔

بات دسے دی بھید پوشیدہ جانے کملی والا۔
ملاں آکھے غیب نبی نہیں بروے عقیدے والا

اس عورت نے عرض کی بیشک آپ نبی ہیں یعنی غیب کی بات جاننے والے آپ کا اخلاق بہت عظیم اور وسیع ہے جو شخص آپ کے مخالف ہو اس سے زیادہ دین و دنیا میں کوئی بدبخت نہیں۔

س جو مخالف ہو تساندا اوسدا ہے منہ کالا
دنیا دیں اندر اوہ آقا سڑ گئی قسمت والا۔

Marfat.com

دنیا اندر اچھا اسنوں آکھے نہ ہرگز کوئی
گستاخی بے ادبی یاروں شکل بڑی اوس ہوئی ۔

حضورؐ دست مبارک دراز فرمائیں میں اقرار کرتی ہوں اور گواہی دیتی ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے سچے رسولؐ ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ، وحدہ لاشریک ہے۔ سہ

پاک محمدؐ سرور سوہنا سچا رسولؐ حقانی
لاشریک خداوند عالم وساں بول زبانی

بس یہ کہتے ہی پڑھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضورؐ پر ایمان لے آئی اور مسلمان ہوگئی سہ

پڑھ کلمہ اوس پاک نبی دا صدق ایمان بھائی
تذکرۃ الواعظین صفحہ تن سوانی ایہہ وکالت آئی

اوس کے بعد اس عورت نے اپنے دل میں خیال کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ صبح کو میں بھی ولادت کی خوشی میں اپنا تمام مال و دولت خرچ کردوں گی جب صبح ہوئی تو اپنے شوہر کو دیکھا کہ وہ کھانے اور دعوت کے انتظام میں مصروف ہے اوسکو بڑا تعجب ہوا پوچھا کہ یہ کیا ہے اوس کے خاوند نے کہا یہ اوس امر کی خوشی ہے کہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی اور مسلمان ہوگئی عورت نے کہا تم کو اسکی خبر کس طرح ہوئی وہ کہنے لگا میں بھی رات کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایمان لا چکا ہوں معلوم ہوا کہ جو حضورؐ کے میلاد پر خرچ کرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے اپنی خوشی بتانے کے

Marfat.com

کے لیئے اور ملنے کے لیئے اس کے گھر تشریف لاتے ہیں اور کئی لوگوں کو ایمان کی دولت عطا کرتے ہیں۔

تذکرۃ الواعظین صفحہ ۳۱۹

حضورؐ کا میلاد کرانے سے جنت ملتی ہے

میلادِ پاک کے متعلق حضرت امام شافعیؒ کا بیان

آپ فرماتے ہیں

من جمع لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخوانًا وھیأ طعامًا واخلیٰ مکانًا وعمل حسنًا وصار سببًا لقرأتہ

جس نے محفل میلاد حضورؐ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے دوستوں کو جمع کیا اور کھانا کھلایا مکان خالی کرایا اور میلاد خوانی کا سبب بنایا

؎ دوستاں بھایاں نائیں جس نے اپنے گھر بلایا
کھانا کھلاوے سب نوں خوشیوں اج پاک محمدؐ آیا
میلاد خوانی لئی پاک نبی دے خالی مکان کرایا۔
کرے نظام خوشی تھیں سارا اج کملی والا آیا

بَعَثَہُ اللہ یوم القیامۃ مع الصدیقین والشھداء والصالحین ویکون فی جنات النعیم

تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اُسے قیامت کے روز صدیقین اور شہداء

Marfat.com

اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور اس کا ٹھکانا جنت النعیم میں ہوگا۔

سہ صدیقاں شہیداں نیکاں رب اس ساتھ اٹھا دے
روز قیامت نیک عمل تھیں رحمت جنت پا دے
کراں دعایں رب تھیں عاجز سب توفیقاں پا دے
کرن میلاد نبی سرور دا جدوں مہینہ آوے

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پاک پر خرچ کرنے سے صدیقوں شہیدوں اور نیکوں کا ساتھ ملتا ہے قیامت کے دن اور انعام میں جنت النعیم ملتی ہے اللہ تعالیٰ میلاد کرانے کی سب کو توفیق دے سہ

ہیں صدقے تیتھوں سلطاناں تیریاں عالی شاناں
جس گھر پاک میلاد نہ ہووے اور گھر ماتم خاناں
ہیں صدقے تیتھوں سلطاناں تیریاں عالی شاناں
جس خوشی نہیں کیتی اسدن وہابی اس سداناں

حرص ہوا تھیں وہابی نبیا سب نوں آکھ سنایا۔
دن میلاد وہابی کندے اندراں وچ چھپ جاناں

Marfat.com

ماہِ ربیع الثّانی کا وعظ

غوثِ اعظم کی ولادت

الآ اِنَّ اولیاء اللّٰہ لا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون

خبردار بے شک اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔ الذین اٰمنو وکانو یتقون۔ وہ لوگ یعنی اللہ تعالیٰ کے ولی ایماندار اور متقی ہوتے ہیں۔ ؎

ولی اللہ دے مومن ہوون متقی سہارے
اپنے کولوں ہیں نہیں کہندا کہیا قرآن پیارے

لھم البشریٰ فی الحیٰوۃِ الدنیا وفی الاخرۃ۔ ان کے لیئے خوشخبری ہے دنیا میں اور آخرت میں۔ ؎

خوشخبری دنیا دچہ اوہناں اتے روز قیامت دا ہے
بخشے جان غلام تمامی مرید سداوں دا ہے

Marfat.com

لا تبدیل لکلمٰت اللّٰہ ذٰلک ھو الفوز العظیم ۝
اللہ تعالیٰ جل شانہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں
؎ اللہ دی گل بدلے نائیں پاک قرآن سناوے
بہت بڑی کامیابی ایہہ ہے جو ولی بن جاوے
پ ۱۱ رکوع ۱۲ ۔

ایک ولی نسبی ہوتا ہے اور ایک ولی نظری ہوتا ہے اور ایک ولی کسبی ہوتا ہے اب آپ ولی نسبی کی یعنی جسکی ماں بھی ولیہ ہو اور باپ بھی ولی ہو ولادت پاک سنیئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر فرماتی ہیں کہ جب میرا بچہ غوث پاک پیدا ہوا تو کبھی بھی رمضان المبارک میں دن کو دودھ نہ پیا ۔

؎ ماہ رمضان مبارک اندر فضلوں جنم ہونے ۔
روزے دار تولد ہوئے بیڑ نہ مول پیتو نے

ایک دفعہ آسمان ابر آلود تھا رمضان المبارک کا چاند نظر نہ آیا ۔ آخر لوگوں نے حضرت غوث پاک کی والدہ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ صبح صادق سے مرے بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو چاند ظہور کر چکا ہے آخر لوگوں نے آکر بتایا کہ واقعی رات کو چاند دیکھا گیا بزرگان دین سے منقول ہے کہ غوث اعظم رمضان میں دن کو دودھ نہ پیتے تو شہر میں مشہور ہوا کہ ایک شریف گھرانے میں بچہ پیدا ہوا ہے جو کہ رمضان پاک میں دن کو دودھ نہیں پیتا ؎

مدح مبارک غوث الاعظم محی الدین جیلانی ۔
پیر حقانی قطب ربانی تے دوست سبحانی

Marfat.com

؎ دن دہاڑے رمضان مبارک ہرگز دودھ نہ پیوے
شریف گھرانے نسب شریفوں ولی ہے دیوے

بہجتہ الاسرار صفحہ ۸۹

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب میرا بچہ عبدالقادر پیدا ہوا تو مجھے ایک عجیب نظارہ نظر آیا۔ ؎

گھر میرے وچہ عبدالقادر جد تشریف لیاے
میرے تائیں عجب نظارے اُس ویلے دِسیائے

کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام اور آپ کے ساتھ اہل بیت عظام بھی تشریف لائے۔

کیا دیکھا میں وقت ولادت ہویا نور اجالا
گھر میرے تشریف لیایا کالی کملی والا

اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوصالح خدا نے تجھے جو بچہ عطا کیا ہے وہ میرا اور میرے خدا کا محبوب ہے اور بے بسوں بے کسوں غریبوں یتیموں مسکینوں کے لیئے مددگار اور طبیب ہے۔

غوث اعظم دردمندوں کے طبیب
غوثِ اعظم ہیں حبیبوں کے حبیب

اور فرمایا۔ ولیکون لہ شان فی الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء والرُسل۔

Marfat.com

اور اس کے لیئے مرتبہ ہوگا اولیاء اور اقطاب میں جیسا میرا شان ہے انبیاء اور مرسلین میں

سہ۔ غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء

چوں محمد درمیانِ انبیاء

قطباں ولیاندے وچہ ہوسی شان مراتب والا

سب بنیاں نتیں جیوں محمد شان مراتب اعلیٰ

تفریح الخاطر صفحہ ۱۲

چھوٹی عمر میں غوثِ اعظم کی کرامت

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹی عمر میں جنگل میں ایک گائے کے پیچھے دوڑا کہ اسکو پکڑ لوں اس گائے نے میری طرف منہ کیا اور کہا

یَا عبدالقادر، ما لھذا خلقت وَلا لھذا امرت

اے عبدالقادر آپ کو خداوند کریم نے اس لیے نہیں پیدا کیا اور نہ آپ کو اس کام کا حکم دیا ہے۔

کہن لگی اے عبدالقادر اس لیئے نہیں آیا۔

نہ ایہہ تینوں خالق سچے کرکے امر سنایا

رب دا کم کریں جا کوئی عبد اولی سیانا

پاس مائی دے اوسے ویلے آیا ولی ربانا

Marfat.com

پس میں نے اپنی والدہ سے آکر یہ واقعہ سنایا اور اجازت طلب کی کہ مجھے علم دین حاصل کرنے کے لیئے بغداد شہر میں بھیجا جائے اُس وقت ایک قافلہ بغداد شریف کی طرف جانے والا تھا تو میری والدہ ماجدہ نے مجھے اجازت دی اور میری بغل کے نیچے چالیس دینار رکھ سوئی سے بند کر دیئے اور فرمایا بیٹا زبان سے کسی وقت بھی جھوٹ نہیں بولنا۔

رکھیں یاد نصیحت میری میں تاں آکھ سنایا
کسے وقت بھی پاک زبانوں نیوں جھوٹھ الایا۔

پس میں امی جان کی نصیحت سنتے ہی قافلہ والوں کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوا تو راستے میں قافلے والوں کو ڈاکو آپڑے جن میں میں بھی شامل تھا یعنی قافلے والوں میں ڈاکوؤں نے تمام کا مال لوٹ لیا

ایک ڈاکو نے مجھ سے آکر پوچھا لے بچے تمہارے پاس کچھ ہے تو میں نے سچ بتا دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں وہ سمجھا کہ بچہ مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ اور چلا گیا بعد میں ایک اور آیا اُس نے بھی مجھ سے وہی سوال کیا میں نے اُسکو بھی سچ بتا دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں وہ بھی پہلے ہی کی طرح سمجھا پھر دونوں نے جاکر اپنے سردار سے کہا کہ ایک بچہ ہے جو کہتا ہے میرے پاس چالیس سونے کے دینار ہیں۔

آکھیا جاکر چھوٹی عمر بچہ نظریں آوے
چالی دینار پاس مرنے سانوں آکھ سنا وے

مگر ہمیں اُس کے پاس کچھ نہیں معلوم ہوتا ڈاکوؤں کے سردار نے کہا اُسکو

Marfat.com

میرے پاس لاؤ جب میں وہاں پہنچا تو ڈاکو ایک پہاڑی پر بیٹھ کر لوٹ کا مال آپس میں بانٹ رہے تھے اُن کے سردار نے مجھ سے پوچھا تمہارے پاس کچھ مال ہے میں نے کہا ہاں چالیس دینار ہیں اُس نے کہا کہ دیکھاؤ تو میں نے بغل کے نیچے نکال کر دیکھا دیئے یہ دیکھتے ہی وہ ڈاکوں کا سردار حیران ہوا اور کہنے لگا کہ تم نے یہ دینار ہمیں کیوں بتا دیئے ہیں ڈاکوؤں سے لوگ مال چھپاتے ہیں۔ اور تم خود بتاتے ہو کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں یہاں پر میں نے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے چلتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹا کسی بھی وقت جھوٹ نہیں بولنا ہوگا۔ میں نے اپنی والدہ کی نصیحت کو یاد رکھا اور جھوٹ نہیں بولا۔

رکھی یاد نصیحت ماں دی جو میں آکھ سنایا۔

جھوٹھ نہیں بولیا اس لئے میں تینوں مال بتایا۔

جب ڈاکوؤں کے سردار نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنی بات سنی تو رونے لگا یہاں پر اس کے ساتھی بولے اے ہمارے سردار آپ کو کیا ہوا۔ آپ تو کبھی روئے نہیں تھے تو وہ یوں بولا۔

ر۔ ڈریا خیانت ماں اپنی تھیں اس سچی بات سنائی۔

میں مولا دی خیانت اندر ساری عمر نہ نکائی

بعد ازیں رستے ہوئے بولا اب ہمارا اور تمہارا کوئی ساتھ نہیں وہ بولے کیا وجہ ہے اب آپ ہمارا ساتھ چھوڑ رہے ہیں تو اُس نے جواب یوں دیا۔

ہ مردے تے مرض نہ چھوڑے اوگن سے گن کردا

کامل پیر محمد بخشاں نبان پتھر دا

Marfat.com

اب میں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا غلام ہوں تو اُس کے ساتھی ہوئے جیسے آپ ہمارے اُس کام میں سردار تھے ویسے ہی اس کام میں بھی ہمارے سردار ہیں ہمیں بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا غلام بنا دیں اور دستِ بیعت کرا دیں جب وہ تمام کے تمام حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے دست مبارک پر بیعت ہوئے تو آپ کی نظرِ ولایت سے تمام کے تمام ولی بن گئے اور پھر وہ یوں پکارے،

جنہاں تے پیر پیراں دی نگاہ ہووے
کیوں نہ معاف اونہاں دی خطا ہووے

جنہاں دی بیڑی دا میراں ملاح ہووے
اونہوں پانی کی دی روہڑ دا نہیں۔
جائیے صدقے غوث اعظم توں بیڑا درتوں خالی موڑ دانیں۔
ساتوں قسم خدا دی پیر میراں جنہاندی باہ پھڑ دا اونہاں چھوڑ دانیں۔

ایک لڑکی کو باپ سے ملانا

آپ فرماتے ہیں من نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ جو شخص میرا نام لے کر مجھ کو پکارے مصیبت میں اُسکی مصیبت کٹ جائے۔

جدوں مرید مصیبت اندر غوث دا نام الاوے
نام غوث دا اوسے ویلے مشکل حل فرماوے

یاد کرے جو پیر میراں نوں یاد سے امن اماناں
بیٹھا دیکھے ہر نوں سوہنا پہنچے ہر مکاناں۔

Marfat.com

یہاں پر ایک واقعہ بیان کریں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اُس نے آکر عرض کی یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو مکان کی چھت سے میری لڑکی گم ہوگئی ہے۔ حضور میری مدد فرمائیں اس لیئے کہ جو بے سہارا آپ کے حضور میں حاضر ہوا خالی نہیں لوٹا اور پھر یوں عرض کی۔

بے آسے جو در پر آن پاون اُس مراداں
کدی نہ خالی مڑیا کوئی جو کرے فریاداں۔

حضرت غوثِ پاک کو اُس کی عاجزی پر رحم آیا اور فرمایا آج رات کو فلاں مقام پر ایک دائرہ کھینچنا اور دائرہ لگاتے وقت پڑھنا

بسم اللہِ علیٰ نیۃ عبدالقادر

وہاں پر خوف زدہ نہ ہونا صبح کے وقت تمہارے پاس جنوں کا بادشاہ آئے گا اور تم کو حاجت بیان کرنے کے لیئے کہے گا تم نے کہنا ہوگا کہ مجھے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے رات کو مکان کی چھت سے میری لڑکی گم ہوگئی ہے ہاں تو اُس آدمی نے اسی طرح کیا جب جنوں کا بادشاہ آیا تو اُس نے آکر مجھ سے میری حاجت پوچھی میں نے اپنی حقیقت بیان کی اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مبارک پیش کر مجھے غوثِ پاک رضؓ نے بھیجا ہے جب اُس جنوں کے بادشاہ نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک سُنا تو سواری سے اُتر آیا اور دائرہ کے باہر بیٹھ گیا اور پھر اپنے لشکریوں سے پوچھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے تمام نے لاعلمی کا اظہار کیا ہے اُس کے بعد ایک سرکش جن حاضر ہوا جس کے پاس لڑکی تھی جنوں نے بتایا کہ یہ جن چین کا رہنے والا ہے تو بادشاہ نے پوچھا اُس لڑکی کو تم نے حضرت غوثِ پاک کے شہر سے کیوں اٹھایا وہ کہنے لگا کہ یہ لڑکی

Marfat.com

مجھے اچھی لگی تھی تو بادشاہ نے کہا اسکا سر قلم کردو یہاں پر لڑکی کا باپ کہتا ہے کہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکی میرے حوالے کردی گئی ۔ بادشاہ کی تعریف کی گئی اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرتا ہوا یوں بولا ۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
نظر کرم دی جے کر دے مشکل رہے نہ کائی ۔

ہر مشکل دی گانٹھ اندر مدد ہین کرینڈے
باہوں پکڑ کے وچھڑیاں نوں جلدی آن ملینڈے

معلوم ہوا کہ غوث پاک کے نام سے مشکل حل ہو جاتی ہے اور آپ کے صدقے سے مصیبت کٹ جاتی ہے۔

انوار المحسنین صفحہ نمبر ۳۔

ایک مریدنی کی مدد فرمانا

اسی طرح ایک واقعہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مریدنی کا ملاحظہ فرمائیے آپ کی مریدنی نہایت حسینہ جمیلہ کسی کام کے لئے گھر سے نکل کر جنگل کی طرف گئی تھی کہ ایک بدمعاش آدمی اس کے ساتھ ہو کر چلنے لگا جب بہت دور گئے تو اس فاسق و فاجر آدمی نے اس عورت کی طرف بدنیت سے دست درازی کی جب اس عورت کو یہ معلوم ہوا کہ میں اس سے بچ نہ سکوں گی تو اس وقت اپنے پیر دستگیر حضرت غوث زماں کو یوں عرض کی ۔

Marfat.com

بلا غوثِ اعظم المدد تو اسی وقت آپ نے اُسکی فریاد سنی تو وضو فرماتے ہوئے اپنی کھڑاؤں کو حکم دیا کہ میری غلام کو اس مردود کی شرارت سے بچاؤ کھڑاواں وہاں فوراً پہنچی اور جاکر اُس بدکردار کے سر پر پڑنے لگیں یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور وہ عورت اُس کے شر سے بخیر و عافیت محفوظ ہوگئی اور آتے ہوئے اپنے پیر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی تعریف بوں کرتی ہے۔

مرشد وا احسان میرے تے سا لوے محتاجاں

یں کو بجی وا مرشد سوہنا او سے نوں سب لاجاں

ظلم عذابوں دنیا کو بوں جے کوئی بچنا چاہوے

یاد کرے او وہ پیر میراں نوں مشکل تھیں بچ جاوے

معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے نام پاک سے مشکل حل ہو جاتی ہے اور مصیبت کٹ جاتی ہے۔

ایک قافلے کی مدد فرمانا

اسی طرح ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

بعض مشائخ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں موجود تھے کہ حضور غوثِ پاک اٹھے اور وضو کیا دو رکعت نفل ادا کیے بعد نماز کے آپ نے آواز بلند کی اور اپنی کھڑاونیں ہوا میں پھینک دیں جو ہماری نظروں سے غائب ہوگئیں آپ حضور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ واقعہ

Marfat.com

کیا واقعہ ہے اور نہ ہی ہم نے پوچھنے کی جرأت کی ایک ماہ گزرنے کے بعد بلادِ عجم سے ایک قافلہ بغداد شریف میں آیا اور قافلے کا سردار کہنے لگا کہ ہمارے پاس حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے کہی تو آپنے فرمایا وہ نذر سے آئے تو قافلہ والوں نے ہمیں ایک من ریشمی کپڑا اور اونی کپڑے بھی دیئے اور بہت سا سونا دیا ساتھ ہی وہ کھڑانویں دیں جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک ماہ پہلے ہوا میں پھینکیں تھیں ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے تبایا کہ سفر کر رہے تھے کہ عرب کے کچھ لوگ یعنی ڈاکو ہم پر حملہ آور ہو گئے اور ہمارا مال واسباب لوٹ لیا اور ہمارے کچھ ساتھی بھی مار ڈالے مال واسباب لوٹنے کے بعد وہ ڈاکو ایک بستی میں مال بانٹنے لگے تو اُس وقت ہم نے وہاں ہی سے پکار کر کہا۔ اگر اس وقت ہماری مدد حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرمائیں تو ہم اتنی زور آپکے پیش کریں گے۔ ؎

جیکر مدد کرن اج ساڈی سوہنے غوث پیارے
اتناں مال نذر کر دینا جا کر اُس دربار سے

بس ہمیں اُسی وقت اُس بستی سے ایسے نعرے سُنے کہ ہم سمجھے ان ڈاکوؤں کو کوئی اور ڈاکو آپڑے وہ نعرے ایسے تھے کہ وہ ڈاکو خوف زدہ ہو گئے اُن میں سے چند ڈاکو ہمارے پاس آپہنچے اور ہاپنتے ہوئے کہنے لگے کہ اپنا مال واپس لے لو اور وہاں چل کر دیکھو کہ ہم پر کیا گذری عجب وہاں پہنچے تو کیا دیکھا کہ اُن کے دونوں سردار مرے پڑے ہیں اور ان کے پاس ایک ایک کھڑاواں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی پانی سے بھیگی ہوئی پڑی ہے۔

ہمارا مال واپس کرتے ہوئے بولے کہ یہ کوئی پوشیدہ راز ہے جو ہم نہیں

Marfat.com

سمجھ سکے۔

غوثِ پاک نے ایک آدمی کی مدد فرمائی

رُباعی

ک ۔ کامل مُرشد ایسا ہووے جہیڑا دھوبی وانگن چھٹے ہو۔
نال نگاہ دے پاک کریندا وچہ سجی صابون نہ گتے ہو۔
میلیاں تھیں کریندا چٹا وچہ ذرا میل نہ رکھے ہو۔
سیّاں کوہاں تے مرشد روز اپر وچہ نگاہ دے رکھے ہو
ایسا مرشد ہووے باہو جہیڑا لوں لوں دیوچہ وسے ہو۔
کیتی مدد اساڈی سوہنے اساں جاں بول سنائے۔
ایہہ مال کہے اوہ نذرانہ وچہ دربار سے لیائے
جدوں مرید مصیبت اندر غوث نوں یار فرماوے
غوث الاعظم مشکل اسدی فوراً حل فرماوے

معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے نام مبارک سے مشکل ہو جاتی ہے اور مصیبت کٹ جاتی ہے۔

نزہۃ الخاطر

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا فرمان ہے۔

ولو انکشفت عورۃ مریدی بالمشرق وانا بالمغرب لسترتہ

کہ اگر میرے مرید کی بے عزتی مشرق میں ہوتی ہو اور میں مغرب میں بھی ہوں گا تو پھر بھی اُسکی حفاظت کروں گا۔

Marfat.com

روایت ہے کہ ایک شخص خراسان میں فاسق و فاجر رہتا تھا۔ کبھی خدا کو یاد نہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ کچھ لوگوں کے ہمراہ شہر سے باہر جوا کھیل رہا تھا کہ اوپر سے بادشاہی پولیس آپہنچی اور اُسکو گرفتار کرکے بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔

بادشاہ نے پوچھا یہ کون ہے ان لوگوں نے کہا یہ ایک بدکار اور فاسق آدمی ہے اس نے کبھی کسب حلال کی روزی نہیں کھائی۔ ہمیشہ جوا کھیلتا ہے اور یہی اسکی کمائی ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ کل اسکی گردن اڑادی جائے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو لوگ اسے قید خانہ میں لے گئے یہ قید خانہ میں بڑا غمگین بیٹھا ہوا تھا ایک اور شخص بھی قید تھا جو کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ رہا تھا۔ آدھی رات کو پہلا قیدی اٹھا وضو کیا اور نماز کی نیت باندھی جب نئے قیدی نے دیکھا تو اُس کے دل میں محبت خدا کی بس گئی جلدی سے اس نے بھی وضو کیا اور نماز کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور عرض کی یا اللہ اے خالق و مالک۔ میں نے تمام عمر تیری کوئی اطاعت نہیں کی تو مجھے محض اپنی کریمی سے اور اپنے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے مجھ کو مصیبت سے نجات دے

عاصی سخت ذلیل سنا در تیرے نے آیا۔

وہیہ نجات قتل تھیں مینوں صدقہ غوث سنایا

جب صبح ہوئی تو لوگ اُس کو قید خانے سے نکال کر بازار میں لے گئے کہ اُسکو قتل کریں اتنے میں حضرت غوث اعظم پیر دستگیر بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور کہا اے بادشاہ تجھ کو برص اور جذام کی بیماری ہے تو نے بہت علاج کرایا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ یہ شخص جسکو تو آج قتل کرا رہا ہے۔ بہت بڑا حکیم ہے اس کا

Marfat.com

حکمت میں کوئی ثانی نہیں اگر تو اسکو چھوڑ دے اور اس سے علاج کر تو ضرور فائدہ ہوگا۔

کرن حفاظت پیر میراں پھر خود تشریف لیائے
بادشاہ نوں مرض اوسدی دا آن علاج بتائے
جنوں لگے قتل کرن اج اوہ حکیم لاثانی
لودوا اُس کول بولا کے آکھیا پیر جیلانی

یہ سنتے ہی بادشاہ نے فوراً اپنے غلاموں کو دوڑایا کہ وہ اُسے جا کر لے آئیں جب وہ شخص بادشاہ کے حضور میں پہنچا تو بادشاہ نے کہا مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تمہیں جذام اور برص کی دوا معلوم ہے میرا علاج کر اگر مجھ کو فائدہ ہوا تو تمہیں چھوڑ دوں گا اور اپنا وزیر بناؤں گا۔ تمہاری اپنے رشتہ داروں میں شادی بھی کر دوں گا اور تمہارا اتنا بڑا مرتبہ کروں گا۔ کہ کسی کا ویسا مرتبہ نہ ہوگا اُس شخص کو بہت پریشانی ہوئی کہ کیا جواب دے بس اُسی وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اُس کے دل میں بات ڈال دی اور اُسنے اقرار کر لیا کہ ہاں میں دوا جانتا ہوں بادشاہ نے فوراً اسکی پٹڑیاں کٹوا دیں غسل دلوا کر نئی پوشاک پہنوا کر اپنے قریب کرسی پر جگہ لیکن وہ شخص بہت پریشان تھا کہ میں کسطرح اس کا علاج کروں اتنے میں حکم خدا سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تشریف لائے اور اُسکو جذام اور برص کی دوا بتائی جدا اُس دل اپنے وے اندر پریشانی غم پایا۔

سن دوا سرکار میراں اُس خود تشریف لیایا۔

ہاں تو ہر اُس آدمی نے بادشاہ کا علاج کرنا شروع کیا۔ سات دن

Marfat.com

میں ہی وہ بالکل تندرست ہوگیا بادشاہ نے اُسکی شادی اپنے رشتے داروں میں
کردی اور تمام لشکر کا سپہ سالار بنادیا اُسکی باقی عمر نہایت عیش میں گزری
معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور سے دور بھی مدد فرماتے ہیں
بہجتہ الاسرار صفحہ ۹۹ تذکرہ الواعظین صفحہ ۳۲۷

اسی طرح مدد لرنے کا واقعہ ایک اور بیان کریں ۔

ایک سوداگر حضرت شیخ حماد علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا آکر کیا حضور
قافلہ تیار کیے ہیں ملک شام کو جارہا ہوں اور میرے پاس ایک سو اشرفیاں ہیں
جو اپنے ساتھ لے کر جارہا ہوں اور اتنی قیمت کا سامان میرے پاس ہے آپ
حضور دعا فرمائیں کہ میں کامیاب واپس آؤں حضرت شیخ حماد علیہ الرحمۃ نے فرمایا تم اپنا
یہ سفر ملتوی کردو ورنہ بہت بڑا نقصان اٹھاؤ گے ڈاکو تمہارا سب مال لوٹ لیں گے
اور تم کو قتل بھی کردیں گے ۔ سوداگر نے جب یہ بات سنی تو بہت پریشان ہوا اور اسی پریشانی
میں واپس آرہا تھا کہ راستہ میں اس کو حضرت غوثِ اعظم رضہ ملے آپ نے پوچھا سوداگر سے کہ
تم پریشان کس لیے ہو تو سوداگر نے سارا واقعہ عرض کیا یہاں پر حضرت غوث پاک نے فرمایا
پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں تم بڑے شوق سے ملک شام کو تجارت کے لیئے جاؤ انشاء
اللہ تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا اور تم کامیاب خریت کے ساتھ واپس لوٹو گے جب سوداگر
نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ تم کامیاب اور خریت سے واپس آؤ گے
تو وہ ملک شام کو روانہ ہوگیا ۔

کریقین فرمان میراں پر ہویا شام روانہ
آپے کرے حفاظت میری سوہنا ولی ربانا

Marfat.com

وہاں پر جاکر اُس نے خرید و فروخت کی اور اُسکو بہت منافع ہوا ایک تھیلی
لے کر ملک حلب میں پہنچا جسمیں ایک ہزار اشرفیاں تھیں وہ تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا
اسی فکر میں تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا خواب میں دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر
حملہ کرکے سارا مسلمانوں کا مال لوٹ لیا اور اُسے قتل کر دیا۔ دہشت ناک خواب دیکھا

ڈٹھے خواب اندر اُس ڈاکو لٹیا مال سارا نا ۔
نالے قتل کیتا اُس تائیں ڈٹھا خواب وڈرانا

جب بیدار ہوا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ لیکن اٹھتے ہی یاد آیا کہ اشرفیاں کی تھیلی میں
نے فلاں جگہ رکھی تھی۔ چنانچہ فوراً وہاں گیا تو تھیلی مل گئی۔

سہ آگئی یاد تھیلی اُس ویلے جگہ فلاں رکھوائی
پہنچا اُس جگہ پر فوراً تھیلی موجود اُس پائی

بعد اُس کے خوش ہوتا ہوا بغداد شریف میں واپس آیا اور آکر سوچنے لگا کہ پہلے
شیخ حماد علیہ الرحمۃ کو ملوں بعد اُس کے خوش ہوتا ہوا بغداد شریف میں واپس آیا اور
حضرت غوثِ اعظم رض اتفاقاً بازار میں حماد علیہ الرحمۃ مل گئے سوداگر کو دیکھ کر فرمایا
پہلے حضرت غوث پاک کو ملو کیونکہ وہ محبوب ربانی شاہ لامکانی سید الاولیاء ہیں یہ
انہی کی دعا و برکت سے تم قتل سے بچ گئے پھر انہی کی دعا سے تمہاری تقدیر بدل
گئی تم نے قتل ہو جانا تھا مگر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہاری خاطر ستر
دفعہ خداوند کریم سے دعا کی اور تمہارے پیش آنے والے واقعہ کو خواب میں بدل دیا
گیا۔ سہ پہلے مل جا غوث میراں نوں شیخ حماد سنایا
دعا برکت او نماندی کارن قتلوں رب بچایا

Marfat.com

چنانچہ سوداگر حضورِ غوثِ پاک کے دربار میں حاضر ہوا تو اُسے دیکھتے ہی حضرت غوث نے فرمایا میں نے تمہارے لیئے خداوند کریم سے ستر دفعہ دعا کی تھی اور تمہاری تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

جب وہ سوداگر زیارت کر کے واپس ہوا تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی شان میں یوں کہا ؎

غوثِ اعظم دا احسان میرے تے جس نے کرم کمایا
ظلم تشدد ڈاکوؤں کولوں منیوں آپ بچایا۔
بے ولیاں دی مدد کریندا سوہنا پیر گیلانی
لڑ لگیاں دی لاج رکھیندا غوثِ پاک جیلانی

معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ دور سے دور بھی مدد فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ آپ کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور آپ کی دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ بہجۃ الاسرار۔

غوثِ پاکؓ کا نام مبارک قبر میں بھی کام آتا ہے

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ کا نام قبر میں بھی کام آتا ہے اور انسان کی بخشش ہو جاتی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت غوثِ پاک کا ایک مرید تھا وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ جب گھر والوں نے اسے قبر میں رکھا اور دفن کر کے واپس آ گئے تو اس کے بعد اُس کے بعد اُس کے پاس منکر نکیر آ گئے اور اُسے اٹھا کر بٹھا دیا اور پھر سوال کیا۔

Marfat.com

تمہارا رب کون ہے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے کوئی علم نہیں کہ میرا رب کو ن ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا مَا دِینُکَ ۔ تمہارا دین کونسا ہے اُس نے کہا مجھے کوئی پتہ نہیں یہاں پر فرشتوں نے کہا تمہیں کس چیز کا علم ہے جو تو بتا سکتا ہے وہ کہنے لگا مجھے تو اس بات کا علم ہے کہ میں حضرت غوثِ پاکؒ کا مرید ہوں اور دھوبی ہوں

آکھے خبر نہیں کجھ مینوں ہاں مسکین نمانا۔

غوث پاک دا میں دھوبی بس اتنا میں جانا

جب اُس نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا نام پاک عربی میں عرض کیا تو اُسی وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے آواز آئی

غفرت له بغیر حساب وسعت قبرہٗ ۔

یعنی ہم نے اُسکو بخش دیا بغیر کسی حساب کے اور اِسکی قبر وسیع کر دی

نام لیا جد پیر سچے دا آئیاں غیب آوازاں

بخش دتا اساں اس بندے نوں باجہ حساب کتاباں

نام غوث تھیں بخشش رب کرے

صدقہ غوث دا مشکل حل کرے

کوئی نہ نام لیکارے تے میں کی کراں

۵۔ اشرف علی تھانوی لکھیا کتاب اندر

کن کھول کے سن بن مانس بندر

توں نہ غوث نوں منے تے میں کی کراں

معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لینے سے بخشش ہو

Marfat.com

جاتی ہے۔

تفریح الخاطر صفحہ ۲۲ ۔ اضافات یومیہ مولوی اشرف علی تھانوی جلد ۲ صفحہ ۲۷

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر اچھی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے

جب آپنے فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کہ میرا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے تو تمام اولیائے کرام نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں

؎ قدم میرا سب گردن ولیاں آکھیا غوث پیارے
سنکر حکم ایہہ غوث الاعظم ولی گئے جھک سارے

امیر قاسم بن عبداللہ البصری فرماتے ہیں جب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مقولہ کہا ہے تو رئیت الاولیاء فی المشرق والمغرب واضعین رؤسھم تواضعًا للہ یعنی تمام ولیوں نے عاجزی سے اپنے اپنے سر جھکائے۔

الا رجلا بارض العجم فانہ لم یفعل فتواہی علیہ حالہ۔

مگر ایک آدمی ملک عجم میں سے اس نے سر نہ جھکایا تو اس سے ولایت چھینی گئی اور وہ شیخ سنان تھے انہوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے حکم پر گردن نہ جھکائی تو حضرت غوثِ اعظم رض نے فرمایا۔ علیٰ رقبتہ واعلیٰ الخنزیریہ اضحی۔ گردن پر خنزیر ہونگے۔ الخ۔

چھینی گئی ولائیت اس بیچیں جاں نہ حکم بجایا
ہوسن سور جنگل دے اس پر غوث پاک الایا۔

Marfat.com

بس شیخ سنان آپ کی محفل سے مدت تک غائب رہا ایک دفعہ شیخ سنان نے ارادہ جمع کیا اور حج کرنے والے تھے اُس کے ساتھ بڑے بڑے اُس کے خلیفے جن میں شیخ فریدالدین عطار بھی تھے راستہ میں ایک شہر میں گزر ہوا تو شیخ سنان کی نظر ایک محل پر پڑی کیا دیکھا کہ محل کی چھت پر ایک لڑکی بہت حسین وجمیل کھڑی ہے بس اُسی وقت آپ کے دل میں اُس لڑکی کا عشق ومحبت پیدا ہوا پھر تو اُسی مقام پر شیخ سنان نے اپنا ڈیرا لگا دیا۔

دیکھ دیاں دل گھائل ہویا غلبہ عشق نے پایا۔

اُس جگہ پر شیخ صنعان ڈیرا پھر لگایا۔

ہاں تو جب اُس لڑکی کے والد کو اس واقعہ کا پتہ چلا مجبور ہو کر شیخ سنان کے پاس آیا اور آپ سے عقد کے متعلق پوچھا شیخ سنان سنتے ہی بہت خوش ہوئے تو لڑکی کے والد نے کہا ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ جب ہم کسی سے لڑکی کا عقد کرتے ہیں تو پہلے لڑکے کو چند سال سؤر چرانے پڑتے ہیں اُس کے بعد ایک ہاتھ میں سور کا گوشت اور شراب دیتے ہیں۔ اور ایک ہاتھ میں لڑکی کا دامن اُس وقت لڑکے کو وہ شراب اور خنزیر کا گوشت کھانا پڑتا ہے۔

یہ شرط بھی شیخ سنان نے منظور کر لی آخر شیخ صنعان کئی سال تک جنگل میں سؤر چراتا ہے جب عقد کا دن آیا تو شیخ سنان نے ایک ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب لیا اور دوسرے ہاتھ میں لڑکی کا دامن لیا ایسی نازک حالت کو دیکھ شیخ سنان کے مرید شیخ فرید الدین عطار یوں پکارے

یا سلطان یا سید عبد القادر بروح الشیخ من الدین المدد المدد یا محی الدین

Marfat.com

اے شاہ شاہان اے سید عبدالقادر ہمارا شیخ ہمارے ہاتھوں سے جاتا ہے
ہماری امداد ہو امداد اے دین کو زندہ کرنے والے۔

کرمدد یا غوث اعظم محی الدین جیلانی۔

چلیا شیخ اساڈے ہتھوں کرمدد پیر گیلانی

یہ سنتے ہی غوث دستگیر نے وہیں سے ہی توجہ کی بس شیخ سنان سے پردہ غفلت دور ہوا دامن چادر چھوڑ دیا پیالہ گوشت اور شراب کا توڑ دیا اور بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کو تیار ہوا جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُسے غسل کرنے کا حکم دیا اور پھر اس کے لیے دربار الٰہی میں دعا کی بس اسی وقت اسکی توبہ منظور ہوئی اور پھر اپنے اُسکو دوبارہ ولایت عطا کر دی یہاں پر شیخ سنان حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یوں عرض کی۔ (رُباعی)

درِ غوث تے ادب تھیں جھکن والے ہوندی وچ درگاہ منظور دیکھے۔
خالی جھولیاں لے کے جو پہنچے ہوندے اس دربار بھرپور دیکھے۔
کالے منہ والے عشق آپ دے تھیں ہوندے اساں نور کملی نور دیکھے۔
منکر آپ دے اے ابر کی دساں وچہ جنگلاں چارے سور ہلکے۔
غوثاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا۔
جو دربار انہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا۔

معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم کو یہ علم تھا کہ اس نے میرے حکم کے اگے سر نہیں جھکایا تو اسکی گردن پر سور ہونگے اور اسکی گردن جھکی ہو گی اور یہ بھی معلوم

Marfat.com

ہوا کہ آپ کی نافرمانی کرنے والا انسان اچھی نعمت سے محروم ہوجاتا ہے جیسا کہ شیخ سنان ولایت سے محروم ہوگیا دوسرا آپ کی نظروں سے دنیا کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں اسی لیئے آپنے بغداد شریف سے ہی شیخ سنان کو دیکھ لیا۔

تفریح الخاطر صفحہ ۳۰۔

حضرت غوث اعظم کا علم ظاہری باطنی

آپ کا فرمان ہے کہ کونوا لمجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم۔

اگر مجھے شریعت کی طرف سے اجازت ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو تم کھاتے اور جمع کرتے ہو۔ کیونکہ۔

انتم بین یدی کالقوارب یرای بواطنکم وظواہرکم

تم میرے سامنے شیشے کی مثل ہو میں تمہارے باطن کو بھی دیکھتا ہوں

مانند شیشے دی سامنے میرے رہندے تسی جے سارے

دیکھاں باطن ظاہر تسانداآکھیا غوث پیارے

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۴)

حضرت غوث اعظمؓ کی نظر پاک

جب آپ وعظ بیان فرماتے تو ستر ستر ہزار کا مجمع ہوتا اور آپ حضور تھوڑے بڑے وقت میں بے حساب مسائل اور حقائق بیان فرما دیتے۔ ایک دفعہ آپ کے

Marfat.com

ایک مرید نے ارادہ کیا کہ آج میں آپ کے مسائل کا شمار کروں گا۔ اس طرح لہ جب آپ ایک مسئلہ پیش کریں گے تو میں دھاگے کو گرہ لگالوں گا ہاں تو جب جلسہ شروع ہوا تو وہ آکر بیٹھ گیا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسئلہ بیان کیا تو اس نے چادر کے نیچے دھاگے کو ایک گرہ لگالی غوثِ زماں نے وہیں سے آواز دی اے دھاگے کو گرہ لگانے والے میں تو لوگوں کے دل کی گرہ کو کھولتے آیا ہوں اور کھول رہا ہوں اور تم دھاگے کو گرہ لگاتے ہو۔

مریدا پنے نوں غوث الاعظم دے آواز سنا دے
کھولن میں دل لوکاں آیا توں دھاگے کندھ لگا دے

اسی لیئے آقائے دو عالم محمد مصطفےٰ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اتقوا الفراسۃ المومن ما فہ لینظر وبنور اللہ

یعنی مومن کی فراست سے ڈرو اس لیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے ؎

نور حق ظاہر بود اندر ولی
نیک بیں باشی اگر اہل ولی

لوح محفوظ است پیش اولیاء
ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

اور پھر آپ کا فرمان بھی یوں ہے۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا
کخردلۃ علی حکم التصالی

Marfat.com

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ دیکھتا ہوں ۔ ؎

دیکھاں میں سب شہر اللہ دے آپکا فرمانا ۔

جیونکر دیکھاں ہتھ اپنے پر سلمنے رائی دا دانہ

ہاں تو جب آپ کے اُس مرید نے آپ کی آواز سنی کہ میں تو لوگوں کے دل کی گرہ کھولنے آیا ہوں اور تو دھاگے کو گرہ لگا رہا ہے بس وہیں سے ہی یوں پکار اٹھا ۔ ؎

یہی وہ علم ہے علم لدنی جسکو کہتے ہیں

یہی وہ علم ہے علم غیب سُنّی جسکو کہتے ہیں ۔

بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۲ ترمذی شریف

ایک دفعہ آپ کا ایک مرید آپ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا تو اپنے وجہ دریافت کی اُس نے عرض کی یا سیدی و مولای مشدی آج مجھے رات کو ستر دفعہ غسل کی حاجت پیش آئی یہاں پر آپ نے فرمایا کہ فکر نہ کر جب تو نے میری بیعت کی تھی ۔ فانی تطهرت الی اسمائ فی لوح المحفوظ رقم فی التقریر بسبعون الزنا ۔

پس بے شک دیکھا میں نے لوح محفوظ پر تمہاری تقدیر میں ستر دفعہ زنا کرنا لکھا تھا ۔

دیکھیا لوح محفوظ اوپر میں کہیا محبوب سبحانی

ستر وار زنا کرنا نئیں لکھیا قلم ربانی

میں نے تیرے لیئے اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے زنا کو احتلام میں بدل دیا ۔

Marfat.com

کیتی دعائیں رب سچے حقیں غوث پاک اَلاَ
دعا میری تھیں رب سچا پھر پیش احتلام لیا

یہ سنت ہی آپ کا مرید خوش ہوا اور پھر یوں کہا۔

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
رب ولی نوں طاقت بخش لکھے لیکھ مٹاوے

یہاں پر مولانا رومی کا فرمان یوں ہے۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء
ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

بہجۃ الاسرار صفحہ ۷۰

اسی طرح ایک عورت کی قسمت لوح محفوظ پر آپ نے دیکھی

لکھا ہے کہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رو کر عرض کی یا غوث اعظم پیر یا میری کوئی اولاد نہیں آپ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ مجھے ایک لڑکا عطا کردے آپ کو اسکی عاجزی پر رحم آیا اور لوح محفوظ پر اسکی قسمت دیکھی تو اسکی قسمت میں اولاد نہیں تھی آپ نے اسے فرمایا خدا کی بندی تمہاری قسمت میں لوح محفوظ پر بھی کوئی اولاد نہیں ؛۔

کوئی اولاد نہیں دچہ قسمت تیرے بندی خدائی۔
لوح محفوظ اوپر بھی کوئی نہیں نظر اس تے میں پائی۔

Marfat.com

یہاں پر اُس عورت نے عرض کی حضورؒ اگر میری قسمت میں اولاد ہوتی تو آپ سے کیوں عرض کرتی تو آپ سے اولاد کیوں لینے آتی۔

جے نیئں اولاد میری وچہ قسمت تائیوں عرض سنائی۔

تیں مخفیں لیق اولاد میں آقا دریتر سے پرآئی

آپ یہ سنتے ہی حالتِ جلالیت وجدیت میں آگئے اور فرمایا دو لڑکے دیئے چار دیئے۔ پانچ دیئے حتیٰ کہ سات لڑکے زبانِ پاک سے ارشاد فرمائے تو جل جلالہٗ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف سے آواز آئی کہ اے میرے پیارے دوست آپکی دعا مقبول ہے میں نے ویسا ہی کر دیا جیسا کہ اپنے فرمایا ہے۔

سہ۔ رب دی طرفوں اوسے ویلے ایہہ ندا پھر آئی۔

دتے ست لڑکے میں اسنوں مقبول دعا فرمائی۔

بس غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا جا تمہارے گھر سات لڑکے ہونگے جب اُس عورت نے یہ خوشخبری سنی تو غوثِ پاک کی شان میں یوں پکاری۔

ولیاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا۔

جو دربار انہاندے آیا خالی بھانڈا بھریا۔

اللہ شرف انہاں نوں دتا کرے قبول دعائیں

پیر غوث اونہانوں دیندا جنہاں پیر نائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے غوث کی مدد سے اُس عورت کو سات لڑکے عطا کیئے جب وہ لڑکے جوان ہوئے تو اُس عورت نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے عقیدہ توڑ دیا معلوم ہوتا ہے کہ کسی وابن کے پاس گئی ہوگی گھنے

Marfat.com

کہ یہ لڑکے تو مجھے اللہ نے دیئے ہیں بس اتنی بات اُس نے کہی تھی کہ اُس کے ساتوں لڑکے مر گئے۔

مَات اولادھا فجاءَت الی الغوث باکیۃ وتضرعت

مر گئی اُسکی اولاد تمام میں آئی پاس حضرت غوثِ پاک کے روتی اور زاری کرتی ہوئی۔

غوثِ پاکؓ نے ایک عورت کو ساتوں لڑکے عطا کیے

؎ مر گئی اولاد اُس ساری جاں ایہہ بات سنائی۔
روندی زاری کردی ہوئی درغوثِ تے آئی۔

فقالت یاغوث اغثنی۔ پس کہا یاغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری مدد فرمائیں۔ فقال الغوث کان ذالک الرھان رھانہ۔ پس فرمایا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھا وہی وقت ھذا الرھان لست فیہ فائدۃ نہیں ہے اُس وقت رونے کا کوئی فائدہ

وصی رواتہ قال لھا الغوث ارجعی الی بیتک فبای نیۃ

جئتِ بھا الیسنا تجدیھم اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے گھر جا جس نیت سے آئی ہے وہی پائے گی۔

فرجعت الی بیتھا فوجدتھم احیاءً پس جب وہ گھر گئی تو اپنے لڑکوں کو زندہ پایا اور پھر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یوں پکاری

؎ ۔ بے آسے جو در پر آون پاون اُس مراداں۔

Marfat.com

کوئی نہ خالی مڑیا در توں جو کرے فریاداں ۔
جو انکار انہاندا کرسیں رد ہوسیں درگاہوں
ایڈا شان حضور میراں دا بخشش کرم اہوں ۔

اسی لیئے آپ کا فرمان ہے۔

۱۔ من توسل بی الی اللہ تعالیٰ فی حاجۃ قضیت لہٗ
جو میرا وسیلہ لے کر دربارِ خدا میں جائے تو اُسکی حاجت پوری ہو
تفریح الخاطر صفحہ ۴۲ ۔ اخبار الاخیار صفحہ ۱۹

اسی طرح ایک اور واقعہ سنیئے آپ کا فرمان ہے ۔
من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ جو شخص مصیبت کے وقت میرے
ساتھ فریاد جائیے تو اُسکی مصیبت دور ہو ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کا
بچہ دریا میں ڈوب کر مر گیا تھا آکر رونے لگی آپ نے فرمایا صبر کر اور گھر میں جا تیرا بچہ
دریا میں سے زندہ ہو کر گھر آجائے گا وہ عورت گھر کو گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر آگئی
اور عرض کی حضور میرا بچہ ابھی تک نہیں آیا تو آپ نے فرمایا اب گھر جاؤ بچہ آجائے گا اسی
طرح وہ عورت آپکے پاس تین دفعہ آئی
جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسری بار فرمایا تو وہ عورت گھر گئی جا
کر دیکھا کہ بچہ گھر بیٹھا ہوا ہے ۔ یہاں پر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ الٰہی میں
عرض کی یا اللہ اے باری تعالیٰ آپ نے مجھ کو عورت کے سامنے پریشان کیا تو اُسی وقت
اللہ تعالیٰ جل شانہ، کی طرف سے آواز آئی اے میرے محبوب غوثِ اعظم جب
آپ نے پہلی دفعہ کہا تو فرشتوں نے اُسکی ہڈیاں دریا میں سے جمع کیں دوسری مرتبہ

Marfat.com

میں نے اُسکو زندہ کیا اور جب آپ نے تیسری دفعہ عورت کو کہا تو میں نے بچہ کو اُس کے گھر پہنچا دیا جب اُس عورت نے اپنے بچے کو زندہ گھر میں دیکھا تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی شان میں یوں پکاری ۔

وقت مصیبت جو کوئی بندہ غوث نوں عرض کرلیندا۔
قسم خدادی غوثِ اعظم کردد رمصیبت وہندا
بے آسے نو در پر آیاں نظر کرم دی وہندا
وچہ دریاواں ڈب ہویاں مانواں پتر ملیندا
جو انکار انہاندا کرسیں رد ہوسیں درگاہوں
ایڈا شان حضور میراں دا بخش کرم الہوں

بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۲ تفریح الخاطر صفحہ ۱۶

حضرت غوثِ پاک کی کرامت

ایک دفعہ آپ بازار میں تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں پر دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے ہیں اور وہ ایک عیسائی تھا اور ایک مسلمان عیسائی کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے افضل ہیں اور مسلمان کہہ رہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حضور نبی اکرم حبیب پاک شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان افضل و اعلیٰ ہے۔

اسی بات پر جھگڑ رہے تھے یہاں پر حضرت غوث پاک نے عیسیٰ کو کہا کہ تم کس بات

Marfat.com

پر کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہیں تو یہ عیسائی کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے تھے آپ نے فرمایا اے عیسائی یہ کوئی بہت بڑا کمال نہیں کہ مردے کو زندہ کردینا اگر کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام مردہ زندہ کردے تو پھر دس کس نبی کا شان اور مرتبہ زیادہ ہوگا یہاں پر عیسائی کہنے لگا کہ اس نبی کا شان اور مرتبہ زیادہ ہوگا۔ جس کا غلام مردہ زندہ کردے۔ ؎

پھر دس کس نبی دا ہوسی شان فضیلت والا

کہنے نصاریٰ اس نبی دا جداتوں متوالا۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چلو قبرستان میں جس قبر والے کو تم کہو گے میں اسکو زندہ کردوں گا تو تمام عیسائی اور مسلمان قبرستان میں گئے وہاں پر جاکر عیسائی کہنے لگے کہ کوئی بہت بڑی پرانی قبر ہو اور حضرت غوث پاک اس قبر والے کو زندہ کریں تو انہوں نے ایک قبر جو بڑی پرانی تھی اس پر کھڑے ہو کر کہا

یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ کہ اس قبر والے کو آپ زندہ کریں غوثِ پاک نے اس عیسائی کو فرمایا اگر میں اسکو زندہ کردوں تو تم میرے نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ گے تو وہ عیسائی بولا میں ضرور ایمان لاؤں گا۔ آپ اس قبر پر کھڑے ہو گئے اور عیسائی کو فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے کو کس طرح زندہ فرماتے تھے تو وہ عیسائی کہنے لگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے۔

قم باذن اللہ کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ مردہ زندہ ہو جاتا تھا

جتنے ہی آپ نے یوں فرمایا۔

Marfat.com

جیسکر پاک نبی دا خادم قم باذنی لوے
قبروں باہر مردے آون کئی ٹوے دے ٹولے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے کو زندہ کیا کرتے تھے اور ایک ہی مردے کو زندہ کیا کرتے تھے اور ایک ہی مردے کو زندہ کرتے تھے . اور میں اپنے حکم سے زندہ کرتا ہوں ایک ہی اگر چاہوں تو تمام قبرستان والے کھڑے ہو جائیں آخر آپ نے فرمایا قم باذنی اسی وقت قبر پھٹ گئی مردے کے باہر آنے سے پہلے آپ نے یہ بھی بتایا کہ قبر والا قول ہے . اگر چاہو تو قوالی کرتا ہوا باہر آئے وہ عیسائی کہنے لگے اگر ایسا ہو تو بڑا کمال ہے آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا تو جب قبر والا باہر نکلا تو یہ کہتا ہوا آیا

کھیڑا سوہنا اے توں بیٹھوں صدقے میں جاواں تیریاں ویکھ عداواں میں قربان ہو گیا

پھر آپ کے پاس کھڑا ہو کر تمام اپنا حال سنایا .

س . عارض نام میرا یا حضرت امت نوح بنی دی
شوق زیارت پڑی تساڈی ناے پاک بنی دی
کرو مریداں اندر داخل کلمہ پاک پڑھاؤ
دین دنی دے حامی ہو کے بھار میرا بھی چاؤ
کر یقین حضور میراں نے کلمہ پاک پڑھایا
دنیا دیکھ رہس یا پھر قبر سے میراں نے فرمایا

تو وہ قبر سے باہر آنے والا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید عرض کرنے لگا یا سیدی و مولائی مجھے قبر میں ہی رہنا منظور ہے کیونکہ جان کندن کی سختی بہت بڑی ہے مجھے اس سے بہت خوف آتا ہے یہاں سے مسلمانوں کو

Marfat.com

کو ہمیں حاصل کرنا چاہیئے کہ جان کندن کا وقت بہت بڑی مشکل کا وقت ہے
یہ مشکل تب ہی آسان ہوگی جب دنیا میں وہ کرنیکا اعمال اور نبی کریم رؤف الرحیم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتبع اور غلامی اختیار کریں گے اور دعا کریں گے کہ یا اللہ اے رب العالمین
نزع کے وقت ہمیں نبی اکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا نام پاک اور اپنی توحید زبان
پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری کرنا اور پھر یوں کہیں؟

جب تک جیون بہتر ساڈا نال ایمان جوائیں۔

مردی واری نال کرم دے کلمہ یاد کرائیں۔

کیونکہ کل نفس ذائقۃ الموت لہذا موت کو اور قبر کو یاد رکھو آخر ایک دن
مرنا ہے اور قبر میں جانا ہے اور قبر میں جاکر امتحان دینا ہے جب انسان کو والدین
بہن بھائی رشتے دار تمام قبر میں دفن کرکے واپس لوٹتے ہیں تو اُس کے پاس رب تعالیٰ
جل شانہٗ کی طرف سے منکر نکیر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسے زندہ کرکے سوال کرتے
ہیں۔ مربک تمہارا رب کون ہے اگر رب کو مانتا ہے تو کہے گا ربی العظیم اس کے
بعد پھر سوال ہوگا مادینک یعنی تمہارا دین کونسا دین ہے ایماندار ہے تو کہے گا۔
دینی الاسلام۔ ابھی امتحان ختم نہ ہوگا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین
بھی تشریف لائیں گے۔

سہ۔ پھر کملی والا آوے گا۔ ہر دکھ تھیں آن بچاوے گا۔ اپنی کملی ہیٹھ چھپاوے گا
کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ م

اور پھر سامنے تشریف فرما ہوں گے آپ کے متعلق فرشتے پھر یوں کہیں گے
مَا تقول فِی ھٰذا حق الوجل کہ اس وضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے

Marfat.com

مَازاغ البصر کے سُرمے والے مزمل کی کملی والے مدثر کی چادر والے حٰمٓ کے کنڈلاں والے یٰسٓ کی تیری والے نوری لباس والے طٰہٰ چوہدویں رات کے چاند کو کیا کہتا ہے اگر وہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ادب اور گستاخ ہوگا تو کہے گا لا ادری میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں یہاں پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ، فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اسے فرشتو اس کو قبر میں رکھ دو اور دوزخ کی کھڑکی کھول دو قیامت تک قبر میں ہی جلتا رہے اور اگر وہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محب اور تابعدار ہوگا تو کہے گا اے فرشتو! میں تو آیا ہی اس سوہنے کی زیارت کرنے کو قبر میں ہوں کیونکہ آپ کا فرمان ہے۔

الموت جسر لو صل المحبیب الی الحبیب ۔ یعنی موت سے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رسول برحق ہیں اور میرے نبی مدینے والی سرکار ہیں۔

کہن فرشتے دس ایہ کون ہے کالی کملی والا۔

کہے مومن ایہ نبی محمد شہر مدینے والا۔

حدیث شریف میں آتا ہے نم نم کنومۃ العروس ۔ تو اس وقت فرشتے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے کہیں گے سو جا سو جا جیسا کہ نئی دلہن اپنے سسرال کے گھر آکر ہو جاتی ہے اس کے پاس اس کے خاوند کے بغیر کوئی نہیں آتا اسی طرح آج کے بعد حضور نبی اکرم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماسوا کوئی نہیں آئے گا ہاں تو میں بہت دور نکل گیا یہی پر واقعہ ختم کرتا ہوں

بس کر ہن عبد الرسولا واقعہ آنا بیترا ۔

لوکاں پڑھ کر یاد بھی کرناتوں ہیں وڈا شیترا ۔

Marfat.com

حضرت غوثِ اعظم کے والد ماجد کا نسب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند سید حسن المثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن مثنیٰ کے فرزند سید عبد اللہ کے فرزند سید موسیٰ اور سید موسیٰ کے فرزند عبد اللہ ثانی اور سید عبد اللہ کے فرزند سید موسیٰ ثانی اور سید موسیٰ ثانی کے فرزند سید داؤد اور سید داؤد کے فرزند سید محمد اور سید محمد کے فرزند سید یحییٰ اور سید یحییٰ کے فرزند سید ابی عبد اللہ اور سید ابی عبد اللہ کے فرزند سید ابو صالح موسیٰ اور سید ابو صالح کے فرزند حضور سید غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی یہ تھا غوث پاک کا نسب نامہ!

باپ دلوں آپ حسن مثنیٰ نبد سے وچ کتاباں آیا۔
سوا نمعری غوثِ اعظم صفحہ چوداں پر پایا۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور امام حسین کے بیٹے حضرت زین العابدین اور حضرت زین العابدین کے بیٹے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت امام باقر کے بیٹے حضرت جعفر صادق اور سید علی رضاء کے بیٹے سید ابو علاؤ الدین محمد ابو داؤد اور سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد کے

Marfat.com

بیٹے سید کمال الدین عیسیٰ اور ان کے بیٹے سید ابوالعطاء عبداللہ اور ان کے بیٹے سید محمود کے بیٹے سید محمد اور ان کے بیٹے سید ابوجمال اور سید ابوجمال کے بیٹے سید عبداللہ صومعی اور سید عبداللہ صومعی کی بیٹی حضرت ام الخیر سیدہ فاطمہ یہ تھا غوثِ پاک کا مادری نسب نامہ

حسینی بندے نال دے ولوں عالی سب گھرانہ
حسن حسینی غوثِ اعظم سید ولی ربانا ۔

حضرت غوثِ اعظمؓ کے باپ کی پرہیزگاری

واقعہ ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت ابوصالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک روز دریا کے کنارے ایک سیب پانی میں بہتا ہوا دیکھا آپ کو بھوک لگی ہوئی تھی نکال کر کھا لیا اس کے بعد حیران ہوئے اور سوچنے لگے کہ خدا جانے یہ سیب کس کا تھا اور کہاں سے دریا میں گرا ہے اور میرے تک پہنچا اس سیب کا کھانا میرے لئے جائز بھی ہوسکتا ہے یا نہیں۔ بس اسی وقت سیب والے سے معاف کرانے کے لئے جس طرف سے پانی آرہا تھا چل پڑے کئی روز تک چلتے رہے آخر دریا کے کنارے آپ نے ایک رفیع الشان عمارت دیکھی اور اس کے پاس ایک باغ بہترین دیکھا اس باغ کا ایک درخت سیبوں سے لدا ہوا دریا کی بہتی ہوئی موجوں پر جھکا ہوا ہے اور اسکی شاخوں سے سیب ٹوٹ ٹوٹ کر دریا میں گر رہے ہیں دیکھ کر آپ کو یقین ہوا کہ جو سیب میں نے کھایا ہے اسی وقت اور اسی باغ کا ہے پوچھنا شروع کیا کہ یہ باغ کس آدمی کا ہے معلوم ہوا کہ اس باغ کے مالک حضرت

Marfat.com

عبداللہ صومعی ہیں حضرت ابوصالح موسیٰ وہاں حضرت عبداللہ صومعی کے پاس پہنچے اور سارا واقعہ سنایا ساتھ ہی عرض کی مجھے معاف کردو۔

کھاہدا سیب تساندا ہیں نے معافی منگن آیا۔

جائز ہو جائے کھاہدا میرا تاہیوں عرض سنایا

یہ سنتے ہی حضرت عبداللہ صومعی سمجھ گئے کہ یہ نوجوان صاحب کمال ہے انہوں نے حضرت ابوصالح سے فرمایا ایک شرط پر معاف ہوگا۔ کہ بارہ سال مسلسل میری اور باغ کی خدمت کرو ساتھ ہی میری ایک لڑکی ہے جو آنکھوں سے اندھی ہے اور کانوں سے بہری ہے اور ہاتھوں سے بخی ہے اور پاؤں سے لنگڑی ہے بارہ سال کے بعد اس سے نکاح کرنا پڑے گا اور نکاح کے بعد دو سال تک میرے پاس رہنا پڑے گا۔ تاکہ میں اپنی آنکھوں سے اس عقد کا نتیجہ نواسے کی صورت میں دیکھ لوں۔

سہ باراں سالاں بچھوں معافی ہوسی تیرے تائیں۔

لڑکی انی موری لنگڑی جے نکاح وچہ لیائیں۔

لعد اس دے پھر دو سالاں تک ایتھے کریں لبیرا۔

تاں جواب دیکھا دے مینوں سوہنا بیٹا تیرا

دوستو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد کی اتنی پرہیز گاری اور خوف خدا کہ باراں سال کی خدمت اور اپنے عیوب والی لڑکی بھی منظور کرلی۔ چنانچہ بہت مدت وہاں رہنے کے بعد آپ کا نکاح حضرت ام الخیر فاطمہ سے ہوا جب آپ شب کو حجرہ خاص میں تشریف لے گئے تو حضرت ام الخیر فاطمہ تمام عیوب سے منزہ تھیں وہیں پر کھڑے ہو گئے کہ یہ تو میری بیوی ہے ہی نہیں یہاں پر حضرت ام الخیر فاطمہ نے

Marfat.com

عرض کی حضور تشریف لائیں میں ہی آپ کی بیوی ہوں اور مجھ سے آپ کا نکاح ہوا ہے میرے باپ نے جو مجھ میں عیب بتائے تھے وہ بالکل صحیح ہیں اندھی اِس لیئے ہوں کہ میں نے اتنی زندگی میں غیر محرم کو نہیں دیکھا ہاتھوں سے لنجی اس لیئے ہوں کہ ناجائز کام ان ہاتھوں سے کوئی نہیں کیا

ے۔ غیر بندہ میں اپنی اکھیوں ہرگز تکیا نہیں
نہ کیتا ناجائز ہتھوں میں آکھ دساں تدھ تائیں

کانوں سے اس لیئے بہری ہوں کہ غیر آدمی کی آواز نہیں سنی پاؤں سے اس لئے لنگڑی ہوں کہ کسی غیر جگہ پر نہیں گئی۔

ے غیر آواز میں کنوں اپنے ہرگز سنی نہ کوئی
گئی نہ غیر جگہ پر اج تک تائیوں لنگڑی ہوئی۔

بعض نے کہا ہے کہ آپ اس کے پاس نہیں گئے اور ساری رات وہ عبادت میں مصروف رہے چونکہ حضرت عبداللہ صومعی بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ولی تھے اس لیئے آپ نے حضرت ابوصالح کو فرمایا بیٹا جو کچھ میں نے اپنی لڑکی کے متعلق کہا تھا وہ غلط نہ تھا وہ واقعی اندھی ہے کہ اسکی نظر آجتک کسی غیر محرم پر نہیں پڑی وہ واقعہ لنجی ہے کہ آج تک کس نے غیر محرم کو مس نہیں کیا وہ واقعی لنگڑی ہے کہ اس کا قدم آج تک کسی ناجائز امر کی طرف نہیں بڑھا وہ واقعی بہری ہے کہ اس کے کانوں میں آجتک کوئی ناجائز بات نہیں پڑی یہ بات سن کر حضرت ابوصالح موسیٰ کو اطمینان اور شادمانی ہوئی معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بہت پرہیزگار تھے اور پھر ان دونوں حضرات سے محبوب سبحانی پیر عبدالقادر جیلانی تشریف لائے۔

——— سوانحعمری غوث اعظم مصنف حضرت شاہ مرادپوری صفحہ نمبر ۱۶ ———

Marfat.com

عبادتِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بڑے عابد متقی اور زاہد تھے۔ شیخ ابوعبداللہ بن ابوالفتح ہروی ایک عرصہ دراز تک آپ کی خدمت میں رہے آپ بھی بہت بزرگ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ مسلسل چالیس سال تک حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عشاہی کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے رہے چنانچہ ایک دفعہ حضرت غوث پاک نے کعبہ پاک میں رات کے وقت اپنے رب کی عبادت شروع کی بہت رات تک عبادت ہی کرتے رہے اور پچھلی رات کو رو رو کر رب تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کی کہ یارب العلمین اے خالق و مالک میں گنہگار ہوں میرے گناہ معاف فرمادے اور اگر میرے گناہ معافی کے قابل نہیں تو قیامت کے دن مجھے آنکھوں سے اندھا کر دینا تاکہ میں تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں جب کہ تمہارا حکم ہوگا۔

امتازوا الیوم ایھا المجرمون ۝

الگ ہو جاؤ آج کے دن مجرموں یعنی نیکوں سے الگ ہو جاؤ کیونکہ نیکوں کو جزا دینی ہے اور مجرموں کو سزا یہاں پر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اپنی شہرہ آفاق کتاب گلستان میں تحریر فرمادے کہ شیخ عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روئے بر حصار نہادہ بود وی گفت اے خداوندبہ بخشائے واگر مستوجب عقوبتم مرا روز قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکان شرمسار نہ باشم۔

شیخ سعدی رح فرماتے ہیں کہ میں کعبہ پاک میں عبادت کے لیے گیا جب میں

Marfat.com

کعبہ کے قریب گیا تو کعبہ کے اندر سے کسی رونے والے کی آواز بڑی ہی درد و سوز بھری تھی میں نے کہا کہ نامعلوم ایسا گنہگار کون ہے

آپ فرماتے ہیں کہ وہ رونے والا دانا اور سمجھ دار بہت تھا کہ وہ اس وقت کو رو رہا تھا جو خاص اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وقت تھا یعنی پچھلی رات اور پچھلی رات اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول پہلے آسمان پر ہوتا ہے اور رب کی رحمت اس وقت یوں آوازیں کرتی ہے کہ کوئی ہے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے والا کہ اسکے گناہ معاف ہو جائیں کوئی ہے جو کوئی چیز طلب کرے اسکو عطا کر دی جائے اور پھر یوں آواز آتی ہے۔

سہ۔ پچھلی راتیں رحمت ربدی کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں کارن کھلا ہے دروازہ

مشکوٰۃ شریف میں یوں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت خود فرماتے ہیں۔

ھل من مستغفر

کہ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش مانگنے والا۔ فغفر لہ کہ میں اسکو بخش دوں۔

سہ پچھلی رات ہووے جس ویلے آکھے اللہ سائیں۔
ہے کوئی بخشش منگن والا میں بخشاں اس تائیں۔

ہاں تو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں نے دیکھا تو وہ رونے والا شہنشاہ بغداد سید عبدالقادر غوث اعظم تھے میں حیران ہوا کہ محبوب سبحانی پیر لاثانی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ولی بہت بڑے بزرگ اور پھر عاجزی اس قدر اس لیے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فرمان قرآن پاک میں یوں ہے۔

والذین یبیتون لربھم سجدًا وقیامًا ۝

Marfat.com

وہ لوگ یعنی نیکی کرنے والے جو رات گزارتے ہیں اپنے رب کے لیئے سجدے اور قیام میں یہاں پر میاں صاحب یوں کہتے ہیں؛

؎ راتیں رو رو رات گزارن نیند اکھاں تھیں دھوندے
فجریں اوگہنار سدا دن سب تھیں نیویں ہوندے

یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نیک بندے ساری رات رو رو کے عبادت گزار دیتے ہیں۔ جب صبح کو پوچھا جائے کہ حضور رات کو آپ رو رو کر دعا مانگتے تھے تو کہتے ہیں کہ ہم میں اتنی طاقت کہاں ہم تو گنہگار ہیں۔

دوستو! اس واقعہ سے ہم لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنے بڑے بزرگ اور عاجزی اس قدر ہم اتنے بڑے گنہگار اور رب کریم سے دوری اس قدر کہ نماز تک ہم نہیں پڑھتے۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم کا فرمان ہے

ان اول مایحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوٰۃ

بے شک قیامت کے دن بندے کے عمل سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے تو جو لوگ یہاں پر دنیا کی حیاتی میں نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں قیامت کے دن پچھتائیں گے۔

سب تھیں اوّل روز قیامت پچھ نمازاں ہووے
بے نمازی اس دھاڑے ہنجوں بھر بھر روے

ہاں تو میں دور نکل گیا ہوں۔ پس اس واقعہ پر ختم کرتا ہوں شعر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

بس کر ہن عبدالرسولا بہت لمبی گل ہوئی
پڑھسی سبق پھر ایہہ واقعہ جب تھیں ہراک کوئی

پ ۱۹ رکوع ۳ پ ۲۳ رکوع ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۵۵ سوانحعمری غوث پاک ۳۰۲

غوث پاک سے محبت اور نسبت

ان یدی علی مریدی کالسماء علی الارض وعزۃ جلال ربی لا تحت قدمی بین یدی ربی حتی افیطلو بی ربکم۔

بے شک میں اپنے مریدوں پر اس طرح چھایا ہوا ہوں جس طرح آسمان زمین پر چھایا ہوا ہے۔

بے شک سب مریداں اوپر ہر دم سایہ ہویا۔

جیویں آسمان زمین اوپر ہے ہر دم چھایا ہوا

اور قسم ہے رب قدیر کی عزت وجلال کی کہ میں اس وقت تک اپنے رب کے سامنے سے قدم نہ اٹھاؤں گا جنت کی طرف جب تک تم سب کو بھی ساتھ جانے کا حکم نہ ہو گا۔

سامنے رب دے جنت دتے ہرگز قدم نہ پاواں
جیہ تک سب مریداں تائیں جنت سے نہ جاواں

لیکن وہ مرید جو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی اتباع کرے آپ کے طریقے پر چلے اور آپ سے وابستہ رہے جو محض نام کے مرید ہیں انہیں تو سرے سے مُرید

Marfat.com

ہی نہیں کہا جا سکتا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تو ہر وقت یعنی پانچ وقت کی نماز کے نوافل بھی ساری ساری رات پڑھتے رہتے تھے ہم لوگ فرضی نماز بھی نہیں پڑھتے پھر آپکے مرید کس طرح ہو سکتے ہیں جب ہم آپ کے طریقے پر ہی نہ چلے

سہ ساری ساری رات نوافل غوثِ پاک گزارے
منن والے غوثِ اعظم نوں پڑھن نہ فرضی سارے

اَفمن کان مؤمِناً فمن کان فاسقًا لا یَستوُون کیا منن والے اور منکر ایک طرح ہو سکتے ہیں۔

کبھی نہیں آپ تابعداروں کو ضرور جنت میں لے کر جائیں گے۔

"تابعدار مرید میراں دے عالی درجہ پاون۔
چل طریقے پیر اپنے پر جنت اندر جاون۔

سوانحعمری غوثِ اعظم ۱۸۵

حضرت غوثِ اعظم رضؓ کی بات دربارِ خداوندی میں فوراً منظور

ابو محمد رجب بن ابی منصور دامی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ابوالحسن قرشی اور شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں موجود تھے اُس وقت ایک سوداگر ابو غالب فضل اللہ بن اسماعیل بغدادی غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر عرض کی یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے جدِ امجد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب دعوت کی جائے تو دعوت کو قبول

Marfat.com

کرنا چاہیئے اب میں بھی آپ حضور کو دعوت ہی کہنے آیا ہوں عرض کرتا ہوں کہ آپ میری دعوت قبول فرمالیں ۔ یہاں پر حضرتِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اچھا اگر مجھے اجازت ملی تو میں دعوت پر ضرور آؤں گا یہ کہتے ہی آپ نے مراقبہ کیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ مجھے اجازت مل گئی ہے میں ضرور تیری دعوت میں شریک ہوں گا اُسی وقت آپ خچر پر سوار ہوئے ۔ شیخ علی بن ہیتی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور شیخ ابوالحسن فرشی نے بائیں رکاب تھامی اور وہاں سے روانہ ہو کر ابو غالب کے گھر پہنچ گئے ۔

سوداگر دی کر قبول دعوت نوں غوثِ پاک پیارا
ہو سوار خچر پر جلدی آیا دلی سہارا

دیکھا کہ وہاں علماء کرام اور مشائخ کرام بغداد کا ایک بڑا مجمع ہے دسترخوان لاکر سب کے سامنے بچھایا گیا اور اس پر تمام کھانے لگا دیئے گئے بعد اس کے ایک ٹوکرا دو شخص اٹھائے ہوئے لائے اور اسکو دسترخوان کے ایک گوشے پر رکھ دیا فقیہ ابو غالب سوداگر نے عرض کی بسم اللہ کیجئے اجازت ہے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مراقبہ میں سر مبارک جھکائے بیٹھے تھے نہ آپ نے کچھ تناول کیا اور نہ کسی کو اجازت دی تھی تمام مجمع پر ہیبت طاری تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرند سے بیٹھے ہوئے تھے کسی نے بھی کھانے کی طرف آپ کا ادب کرتے ہوئے ہاتھ نہ بڑھایا وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہاتھ حضرت غوثِ اعظم سے پہلے ہم بڑھا دینگے تو یہ بے ادبی ہے اگر بے ادبی ہو گئی تو پھر ۔

شعر ملاحظہ ہو ۔

Marfat.com

سہ بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہِ ڈھوئی
نہ پہنچیا دچہ مقصد منزل باہجہ ادب دے کوئی

آخر غوث پاک نے اپنے دونوں ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس ٹوکرے کو کھولا جائے حکم سنتے ہی دونوں آپ کے ساتھی ٹوکرے کو اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ کر کھول دیا تو اس میں سے ایک لڑکا نظر آیا جو مادر زاد اندھا بھی تھا مفلوج بھی تھا اور مجذوب بھی تھا یہ ابوغالب سوداگر کا ہی لڑکا تھا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھتے ہی دعا کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست ہو کر اٹھ کھڑا ہوا آپ کا یہ فرمان ہوتا ہے کہ لڑکا بالکل تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا۔ جیسا کہ یہ لڑکا کبھی بیمار ہی نہ تھا۔

بھی اکُ اس سوداگر دے گھر آیا پت ازاری
غوث پاک دعا فرمائی ہوئی دور بیماری۔

یہ دیکھ کر تمام مجلس میں ایک شور برپا ہو گیا اور وہ سوداگر یوں پکارا۔
اللہ شرف انہاں نوں دتا کر سے قبول دعائیں۔
موئے جیوے انیاں اکھیں کرن بیمار شفا عیں۔

تمام لوگ شور میں مشغول تھے تو غوث پاک خاموشی سے اُٹھ کر بغیر کچھ کھائے وہاں سے باہر نکل آئے۔ یہ واقعہ جب شیخ ابوسعید قیلوی نے سنا تو فرمایا حضور غوث پاک مادر زاد اندھوں اور مجذامیوں کو ہی اچھا نہ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۸۳)

Marfat.com

غوثِ پاک کی دُعا سے لڑکی لڑکے کا بن گیا

ایک روز ایک شخص حضور غوثِ پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر عرض کی یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں بے آسا آپ کے در پہ آس لیکر آیا ہوں حضور پوری فرمائیں کیونکہ اس در سے کوئی بھی خالی نہیں جاتا

بے آسے جو در پہ آون پاون آس مراداں
کدی نہ خالی مڑیا کوئی جو کرے فریاداں

میں بھی آیا در تیرے پر غوث پاک جیلانی
کر پوری اج آس میری نوں سوہنے پیر گیلانی

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسکی عاجزی کو دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے جو میں تمہاری پوری کر دوں عرض کی اس آدمی نے حضور میرے ہاں لڑکا نہیں ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کر دے یہ سنتے ہی غوثِ پاک مراقبہ میں جھک گئے تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ میں نے تیرے لیئے اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دُعا کی ہے اور وہ قبول ہو گئی ہے جا تمہارے گھر لڑکا پیدا ہو گا پھر وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضری دیتا رہا اور کبھی کبھی عرض بھی دینا جب اُس کا اصرار حد سے بڑھ گیا تو غوثِ پاک نے فرمایا نکر کیوں کرتا ہے جو تمہاری آزمائش ہے میں اُسکو تمہاری بیوی کے بطن میں مشاہدہ کر رہا ہوں اس آدمی نے جب گھر جا کر تحقیق کی تو واقعی حمل موجود تھا مدت گزرنے کے بعد لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی وہ شخص فوراً آپ کی

Marfat.com

ت میں لے کر حاضر ہوا قصّہ عرض کیا اور عرض کی کہ حضورؒ آپ کا وعدہ تو لڑکے کا تھا
ئی لڑکی جس سے میری مراد پوری نہ ہوئی ۔ یہ سنتے ہی حضورؒ غوثِ پاک نے فرمایا اس
و لپیٹ کر گھر لیجا اور منتظر رہ کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے ۔
لیجا ڈھک کر اس بچے نوں غوث پاک سنایا ۔
جاندیاں جاندیاں رہ دسے وچے لڑکا رب بنایا
ہاں تو وہ آدمی آپ کا حکم سنتے ہی گھر کی طرف روانہ ہوگیا راستے میں خداوند کریم
قدرت سے اور آپ کے فرمان کے مطابق وہ لڑکی لڑکا بن گیا جب اس نے
ر جا کر دیکھا تو لڑکی لڑکا بن چکی تھی تو پھر اسکی زبان پر کیوں آیا ۔
ان اللہ علی کل شیئٍ قدیر
س ۔ لڑکی تھیں رب کردے لڑکا جیوں مرضی میراں دی ۔
بات میری اج ہوگئی پوری مہربانی پیراں دی
س ۔ فیض ہراک ونڈدا ہے پیر میرا ۔
عقیدہ چنگا نہیں خزیر تیرا ۔
تینوں منگنا نہ آوے تے میں کراں
کردے لڑکیوں لڑکا رب قدیر میرا
جدوں کہہ دیوے غوث پیر میرا
جدوں کہہ دیوے غوث پیر میرا
عقیدہ چنگا نہیں سن خزیر تیرا
تینوں منگنا نہ آوے تے میں کی کراں

Marfat.com

معلوم ہوا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات رب تعالیٰ جل شانہ، فوراً قبول کرتا ہے۔

سوانحعمری غوثِ اعظم ۳۰۸ تحفہ قادریہ میں بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

حضرت غوث پاک کے علم کے سامنے علامہ ابن جوزی کی حیرانگی

اسی طرح ایک عورت نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے آکر عرض کی حضور میریاں بیس لڑکیاں ہیں لڑکا کوئی نہیں جسکی وجہ سے شوہر مجھے طلاق دے کر دوسری شادی کرنے پر آمادہ ہے دعا کریں کہ لڑکا پیدا ہو آپ نے جب اُسکی عاجزی دیکھی تو فرمایا جا ایسا ہی ہوگا وہ عورت سمجھی کہ غوث پاک نے دعا نہیں کی ویسے مجھے تسلی دینے کے لئے فرما دیا ہے یہاں پر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نورِ باطن سے اُس عورت کے دل کی بات معلوم کر لی اور فرمایا اچھا جا تیری تمام لڑکیاں لڑکے ہو گئے جب وہ گھر گئی تو دیکھا کہ تمام لڑکیاں لڑکے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ۔

کلام اولیاء اللہ قضاء کا تیر ہوتا ہے۔

نکل جاتا ہے جب منہ سے تو وہ اکثر ہوتا ہے
تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
قضاء کو بدل دیتی ہے دعا روشن ضمیروں کی

سوانحعمری غوثِ اعظم صفحہ ۳۹۲ - یہ واقعہ تذکرہ اولیائے ہند جلد سوم

Marfat.com

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کے سامنے بڑے بڑے محدث اور مفسر دنگ رہتے ہیں مستند کتابیں آپ کو یاد تھیں مفسر اس قدر تھے کہ ایک ایک آیت کی تفسیر میں چالیس چالیس توجیہیں فرما دیتے علامہ ابن جوزی کے علمی تجربہ کی دھاک مصر سے ایران تک پڑی ہوئی تھی اور حقیقت بھی یہی تھی کہ آپ بہت بڑے محدث مفسر ادیب اور ماہر فنون تھے مگر تھے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مدرسہ میں حسب معمول درس قرآن دے رہے تھے اور ترجمہ قرآن پڑھا رہے تھے آپ کے گرد طلباء کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ حافظ ابوالعباس احمد اور علامہ ابن جوزی آپ کے سامنے دور ہی کھڑے رہے غوث پاک ہمہ تن مصروف درس تھے خبر بھی نہ تھی کہ کون کھڑا ہے اور کیا سن رہا ہے قاری نے ایک آیت پڑھی آپ نے اس کا ترجمہ بتایا اور پھر وجوہات جو بیان کرنے شروع ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحرِ ذخار ہے جو لہریں مارتا چلا آتا ہے ایک کے بعد دوسری وجہ آپ برابر فصاحت و روانگی اور بے تکلفی کے ساتھ بیان کرتے چلے گئے۔

حافظ ابوالعباس احمد علامہ ابن جوزی سے پوچھتے گئے کیا آپ کو اس کا علم ہے گیارہ وجوہ تک علامہ ابن جوزی سر ہلاتے اور اثبات میں جواب دیتے رہے اس کے بعد علامہ ابن جوزی پر ایک حیرت و استعجاب کا عالم طاری ہونا شروع ہوا اور ان پر ایک سکوت اور سناٹا چھانے لگا کیونکہ غوثِ پاک کا علم ایک سیلاب تھا جو اُمنڈتا چلا آتا کہیں رکنے میں ہی نہ آتا حتی کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکلخت اکہٹی چالیس وجوہ بیان کیں اور وہ بھی ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ کہ علامہ ابن جوزی خود اپنی نظروں میں حقیر معلوم ہونے لگے۔

Marfat.com

سُنکر علم غوثِ اعظم دابہت حیرت وچہ آیا ۔
سامنے علم غوث اعظم دے آپوں حقیر بنایا ۔

اور پھر اپنی کم علمی اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفعتِ علمی اور ہمت کا احساس قوی ہونے لگا ۔ عش عش کرنے لگے ۔

کجھ نہیں ہے علم اساڈا سامنے علم انہاندے
غوثِ پاک ہے بحرِ علم دا جدر سول جنہاندے

حافظ ابوالعباس احمد تو پہلے ہی خاص معتقد تھے ۔ انہیں تو علامہ ابن جوزی کا غرور علمی توڑنا تھا ۔ حافظ صاحب برابر علامہ صاحب، سے پوچھتے اور چھیڑتے گئے علامہ ابن جوزی عاجز ہوکر نفی میں جواب دیتے گئے ۔ آخر غوث پاک کے وسعت علم کو آپ کے باطنی کمالات پر محمول کرکے اور سخت متعجب ہوکر بے اختیار پکار اٹھے کہ میں بھی اب قال کو چھوڑ کر حال کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔

دیکھ دیکھ کمال میراں دا حیرت دل دیہ پاواں ۔
چھوڑ قال نوں حال دی طرف میں بھی ہن اج آواں

یہ کہا اور اپنے کپڑے بھی وجد میں پھاڑ ڈالے اور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے قریب جاکر آپ کی عظمت وعلم کا اعتراف واقرار اور پھر غوثِ اعظم نے علامہ پر نظر ولایت ڈال کر کچھ کا کچھ بنادیا ۔

معلوم ہوا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے علم کے سامنے بڑے بڑے محدث اور مفسرین دنگ رہ جاتے ۔

ترجمہ بہجۃ اسرار صفحہ ۳۴۳ ۔

Marfat.com

غوث پاک کے علم کے سامنے بغداد کے فقہی حیران

اسی طرح غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے علم و عظمت کی شہرت سن کر اور حسد سے جل کر بغداد کے صوفیا ایک جلسہ میں جمع ہوئے کہ ہم غوثِ پاک کے علم کا امتحان لیں گے کیونکہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اُن کی دقعت نہ رہی تھی اس لیئے وہ ایک دشوار اور پیچیدہ مسئلہ یاد کر کے آئے تھے کہ ہم یہ مسئلے غوثِ پاک سے پوچھیں گے اگر ان کو نہ آئے تو ان کی کم علمی ثابت ہو گی جب وہ فقہا آپ کی مجلس وعظ میں آئے تو تمام علوم اُن کے سینے سے آپ نے سلب کر لیئے۔

جدا دنہاں فقہا واں آ کے مجلس قدم ٹکائے۔

سب علوم سینے ادنہاں تھیں جاندے نظر نہ آئے۔

اور حیران پریشانگی کا عالم طاری ہو گیا ہوش و حواس بجا نہ رہے یہاں پر حضرت غوث پاک نے رحم کرتے ہوئے اور کمالِ علم تبانے کے لیئے اپنے پاس بلا یا۔

وانگ دیوانیاں مجلس اندر بیٹھے تکن سارے

رحم کرم تھیں بھر علم دے سدیا کول یارے

ہاں تو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو اپنے کول بلا کر تمام علم عطا کر دیے

کیا کیا حضرت سرکار میراں دی عبدالربیوں سنائے

در میراں تے آون والا فیض تیرے پاوے

Marfat.com

اور پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ہی اُن کے ہر مسئلے کو بیان کر کے اور ہر مسئلے کا وہ جواب دے کر جو ان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا انہیں بہوت کر دیا اور انہیں مقابلے کی طاقت ہی نہ رہی تمام مخالفین ٹھنڈے ہو گئے ہر ایک پر سکوت غالب ہوا اور پھر وہ یوں کہنے لگے۔

غوث اعظم پھر علم دا نگے کرن پکارے
سنکر جھیڑے پیر میراں دے خاسر جاون سارے

زبدۃ الآثار صفحہ ۵۲

غوث الاعظم رضؓ کی نظر سے چور قطب بنا

ایک دفعہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جبہ مبارک چور اٹھا کر جانے لگا تو آنکھوں سے اندھا ہو گیا آپ اسی کمرہ میں والذین یبیتون لربھم سجدًا وقیامًا کے مطابق نفل پڑھ رہے تھے اس چور نے بڑی کوشش کی کہ دروازہ اُسے مل جائے اور جبہ مبارک وہیں پر رکھ دیا جہاں سے اٹھایا تھا تو پھر اُسے آنکھیں مل گئیں الغرض اس نے تین چار دفعہ کوشش کی ہر دفعہ اُس کے ساتھ ایسا ہی ہوا تھک کر ایک صف کے نیچے سو گیا آدھی رات کا وقت ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام درِ اقدس پر حاضر ہوئے دستک دروازے پر دی حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

(من انت فی الاباب)

Marfat.com

عرض کی خضر علیہ السلام نے آنا خضر علیہ السلام اپنے فرمایا اس وقت
کس لیئے آئے ہیں عرض کی حضور ہمارے ملک کا قطب قضائے الٰہی سے فوت
ہوگیا ہے۔ میں قطب لینے کے لیئے حاضر ہوا ہوں یہاں پر حضرت غوثِ اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا صبح کو آنا رات کے وقت قطب یہاں پر ایک ہے یہ سنتے
ہی حضرت خضر علیہ السلام نے عرض کی حضور صبح تک وہ علاقہ غرق ہوگیا تو ذمہ دار
آپ ہونگے یہ سن کر آپ وجد میں آگئے اور فرمایا یہ بات ہے تو پھر آپ اندر تشریف
لائیں جب حضرت خضر علیہ السلام اندر داخل ہوئے آپ نے فرمایا وہ صف کے نیچے قطب
پڑا ہے اسے اپنے علاقہ کے لیئے لے جائیں جب حضرت خضر علیہ السلام نے اُس
چور کو اٹھایا تو وہ ڈر گیا کہ اب میں پکڑا گیا ہوں ساتھ ہی حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا
کہ چلو تم ہمارے علاقہ کے قطب ہو وہ کہنے لگا کہ میں تو چور ہوں آپ نے فرمایا نہیں تم قطب
ہو کیونکہ غوثِ اعظم نے فرما دیا ہے کہ اب تم قطب ہو گئے ہو۔

کلام اولیاء اللہ قضا کا تیر ہوتا ہے
نکل جاتا ہے جب منہ سے تو وہ اکثیر ہوتا ہے

غوثِ اعظم محبوب سبحانی رب دا ہے پیارا
چوراں نوں ہے قطب بنا ندا اس دا اک اشارا

وہ پھر بھی کہنے لگا کہ میں چور ہوں یہ سنتے ہی غوثِ پاک نے فرمایا ہمارے
در پر بھی آکر اب تک تم چور ہو فرمایا اوپر دیکھو جب اُس نے اوپر دیکھا اُسے تمام
لوح محفوظ نظر آگیا پھر فرمایا نیچے دیکھو جب نیچے دیکھا اسے تمام حالات نظر آگئے
یہاں پر وہ کہنے لگا کہ۔

Marfat.com

مردے تے مرض نہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل پیر محمد بخشا لعل بنان پتھر دا

جب وہ باہر آیا تو غوث پاک کی شان میں یوں کہتا ہوا بولا۔

غوثِ اعظم کرم تھیں بھرے جھولیاں
کوئی نہ جھولی پھیلا دیتے میں کی کراں
کھیڑا میراں دے دراتوں خالی گیا۔
تینوں منگنا نہ آوے میں کی کراں
چوراج دی اوہندے درتے بندے ولی
چورا وتھے نہ جاوے تے میں کی کراں

معلوم ہوا کہ وہ چور آپ کی نظر مبارک سے ولی بن گیا یہی نہیں بلکہ بہت واقعات ہیں کہ آپنے چوروں کو ولی بنا دیا۔ مگر منکر لوگ نہیں مانتے۔

پ ۱۹ رکوع ۳۔ خزینۃ الاصفیاء جلد ا صفحہ ۹۷

Marfat.com

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم ماننے والا ولی بن گیا

ایک چور رستا رہتا تھا کہ جس آدمی کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی کسی پیر کا مرید ہونا چاہیئے مگر میں نے اس پیر کا مرید ہونا چاہیئے جو تمام جہان سے بڑا پیر ہو آخر تلاش میں گھر سے نکل پڑا پوچھتے پوچھتے کسی نے بتایا کہ اس وقت تمام سے بڑے پیر حضرت غوثِ اعظم پاک ہیں جب وہ حضرت غوثِ اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تم کیسے آئے ہو۔ عرض کی حضور میں آپ کا غلام ہونے کے لیئے آیا ہوں۔ یعنی مرید ہونے کے لیئے آیا ہوں یہ سنتے ہی غوثِ پاک نے سامنے بلا کر ہاتھوں میں اس کا ہاتھ لے کر فرمایا۔ پڑھو!

(لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ)

بعد میں فرمایا شراب نہیں پینا۔ عرض کی حضور نہیں پیتا پھر فرمایا زنا نہیں کرنا۔ عرض کی آقا نہیں کرتا پھر فرمایا جھوٹ نہیں بولنا عرض کی حضور نہیں بولتا پھر فرمایا نماز پڑھنی ہوگی عرض کی حضور پڑھ لوں گا۔ پھر فرمایا چوری نہیں کرنی ہوگی یہاں پر وہ خاموش ہوگیا غوثِ پاک نے فرمایا بولتا نہیں عرض کی حضور یہ تو میرا پیشہ ہے مجھے اور کوئی کام نہیں آتا صرف چوری ہی کرتا ہوں یہاں پر آپ نے فرمایا چوری کرنے سے خداوند کریم اور اسکے رسولِ کریم نے منع فرمایا ہے۔

اس چور نے دست بستہ عرض کی سوہنیا میں چوری کرنے سے تو باز نہ رہ سکوں آپ یہ سنتے ہی وجد میں آگئے اور فرمایا تم ایک کام میرے کہنے پر کرنا میں تمہارا یہ

Marfat.com

لنا ہ خداوند کریم سے معاف کرادوں گا وہ کام یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھنی ہوگی۔ جس جگہ پر کوئی آدمی اذان پڑھنے والا اور جماعت کرانے والا نہ ہو تم نے خود اذان پڑھ کر جماعت کرانی ہوگی عرض کی حضور ضرور اس بات پر عمل کروں گا جب مرید ہو کر گھر واپس آیا رات کو چوری کرنے کو نکلا چلتے ہوئے بادشاہ کے مکانوں میں داخل ہوگیا اور پھر صندوق چھوٹتے پھوٹتے مال جمع کرتے کرتے صبح کا وقت ہوگیا یعنی اذان کا وقت ہوگیا سوچنے لگا اب کیا کروں اگر پیر کے کہنے پر اذان پڑھ کر جماعت کر کے نماز پڑھتا ہوں تو پکڑا جاؤں گا آخر فیصلہ کیا کہ پیر صاحب کا کہنا ضرور ماننا ہے وضو کیا اور کوٹھے پر کھڑے ہو کر اذان پڑھ دی اس وقت مکانوں میں بادشاہ کی والدہ جاگ رہی تھی۔

من فرمان پیر میراں دا اس اذان الائی

جاگے دیہہ مکاناں اسدم بادشاہ ہادی مائی۔

اذان سنتے ہی بادشاہ کی والدہ نے تمام گھر والوں کو جگا دیا اور فرمایا جلدی کرو ہمارے گھر میں تو کوئی اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ولی آگیا ہے اس نے اذان پڑھ دی ہے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں ادھر اس چور نے سنتیں پڑھ کر جماعت کرنی شروع کر دی ادھر بادشاہ کے تمام گھر والے وضو کر کے سنتیں پڑھ کر جماعت سے نماز پڑھنے کے لیئے اس چور کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ جب چور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ دائیں طرف کہا تو دیکھتا ہے کہ پیچھے مرد ہی مرد ہیں اور دوسری صف میں عورتیں ہی عورتیں ہیں اب وہ دل میں کہنے لگا کہ پیر صاحب نے مجھے بہت بڑی مشکل میں گرفتار کروا دیا یہاں سے میں کیسے جا سکتا ہوں اب میں ضرور پکڑا جاؤں گا چنانچہ وہ ڈرتا ہوا اٹھتا نہیں کہ یہ لوگ مجھے پکڑ لیں گے وہ گھر والے بھی نہیں اٹھتے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سے

Marfat.com

پہلے اٹھنے میں اللہ تعالیٰ کے ولی کی بے ادبی ہے اگر بے ادبی ہوگئی تو ہماری نماز بھی نہ ہوگی کیونکہ۔

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہ ڈھوئی
نہ پہنچیا وچہ مقصد منزل باہجہ ادب دے کوئی ۔

معلوم ہوا کہ امام کی بے ادبی کرنے والوں کی نماز نہیں ہوتی آخر وہ چوراہٹ کھڑا ہوا اور پھر وہ گھر والے تمام کے تمام اُس کے قدموں پر گر پڑے کہ ہمیں مرید کر کہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ولی ہیں یہاں پر وہ کہنے لگا کہ میں چور ہوں گھر والے کہنے لگے کہ نہیں آپ تو اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں وہ کہنے لگا اگر یقین نہیں آتا تو وہ دیکھو میں نے مال جمع کر کے باندھا میں چور ہوں یہاں پر بادشاہ کی والدہ نے یوں کہا

ربُاعی

سانوں چور دسیں دسیں ہور کوئی ایویں چور نہ مانگ الانوندنے
سن لاکے شاہی خزانیاں نوں ایویں چور نہ جماعت کرانوندنے
کھلے در رہندے اللہ والیاندے خالی کسے نوں نئیں پرتانوندنے
عبدالرسول لیکے جہیڑا آس آوے اوہنوں سینے دے نال لگانوندنے

حضور آپ کچھ بھی ہیں ہم آس لے کے آئے ہیں ہمیں محروم نہ کریں یہ سنکر وہ چور لپٹے پیر حضرت غوث دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں عرض کی حضور میں نے تو آپ کا کام کر دیا ہے۔

Marfat.com

اب آپ بھی کرم فرما کر میری مشکل کو حل فرمائیں یا غوثِ اعظم اب آپ کا غلام آپ کا نام لے کر مدد چاہتا ہے۔ اس لیئے کہ آپ کا فرمان ہے۔

من نادانی باسمی فی شدۃ خرجت عنہ

جو شخص میرا نام لے کر مجھکو پکارے مصیبت میں اُسکی مصیبت کٹ جائے

؎ جدوں مرید مصیبت اندر غوث وا نام آلاوے

غوث الاعظم مشکل اُسدی فوراً حل فرماوے ؎

یہ آواز اپنے غلام کی سنتے ہی غوثِ پاک نے وہیں سے ہی نظر فرمائی اور نظر سے ہی اسے ولی بنا دیا جب اُس نے اپنی حالت اور ہی دیکھی معنی تمام جہان اُس کے سامنے روشن ہوگیا تو پیر کی شان میں یوں بولا

رُباعی

ک کامل مرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگن چھٹے ہو۔

نال نگاہ دے پاک کریندا وچہ سبھی صابوں نہ گھٹے ہو۔

میلیاں تھیں کر دیندا چٹا وچہ ذرا میل نہ رکھ ہو۔

سیاں کو ہاں تے مرشد وسدا پر وچہ نگاہ دے رکھے ہو

ایسا مرشد ہووے یا حضرت باہو جیہڑا لوں لوں وچہ دتے ہو

؎ اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم ۔ غلاموں کے حاجت روا غوثِ اعظم

گھرا ہے مصیبت میں بندہ تمہارا ۔ مدد کے لیئے آؤ یا غوثِ اعظم

تیرا نام لے کر جو نعرہ لگا دے ۔ ہم سر ہووے ایک دم غوث اعظم

Marfat.com

اب اُس چور نے بادشاہ کے تمام گھر والوں کو مرید کیا اور غوث اعظم کے فیض سے وہ ولی بن گئے۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

غوثِ زماں نے ایک وقت میں ستر گھروں میں روزہ افطار کیا کیونکہ ہر گھر میں آپ کی دعوت تھی جب صبح ہوئی تو ایک شخص نے بازار میں کہا غوثِ پاک نے رات گذشتہ میں روزہ کی افطاری ہمارے گھر کی دوسرے نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے تیسرے نے کہا تم دونوں غلط کہتے ہو رات کو غوثِ پاک نے میرے گھر روزہ کھولا ہے اسی طرح ستر آدمیوں نے کہا آخر آپ پر فیصلہ طے ہونا پایا تو جب آپ کی خدمت میں گئے غوث پاک نے فرمایا ستر کے ستر ہی سچے میں رات کو میں نے ہر گھر میں ایک وقت میں روزہ کھولا ہے وہ لوگ سنتے ہی یوں بولے۔

ہر جا حاضر ناظر رہندا رب دا ولی پیارا۔
ملاں خشک کہے نہیں حاضر رب دا نبی سہارا

ایسے ادباں تھیں بچکر رہنا سر اک مومن بھائی
ہر جا حاضر ناظر رہندا سوہنا نبی الھی

تفریح الخاطر صفحہ ۳۸

Marfat.com

ایک دفعہ غوثِ پاک نے ایک رئیس آدمی کو بغداد میں کہلا بھیجا کہ فلاں شخص کا تمہارے پاس سونا اور غلہ ہے اس میں سے اتنا سونا اور غلہ ہمارے پاس بھیج دے وہ سوچنے لگا آپ نے دوبارہ کہلا بھیجا آخر اس نے بھیج دیا بعد اس کے مسئلہ پوچھنے کے لیئے رئیس آدمی آیا غوثِ پاک کے سامنے آکر بیٹھا تو ایک رقعہ اس رئیس آدمی کے پاس اس شخص کا آیا جس نے اس کے پاس امانت رکھی تھی اُس رقعہ میں لکھا تھا کہ جو میں نے تمہارے پاس اتنا سونا اور غلہ رکھا ہوا ہے اس میں سے اتنا سونا اور اتنا غلہ غوثِ پاک کے پاس بھیج دے رقعہ میں وہی مقدار تھی جو غوث پاک نے پہلے ہی معین فرما کر حاصل کر لی تھی بعد اس کے غوثِ پاک نے اسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم نے فقراء کے بارے میں یہ ظن کیا کہ اُن کے اشارات غیر صحیح اور خلاف علم ہوتے ہیں یہاں پر وہ یوں بولا۔

ہر اک چیز پوشیدہ جانے رب دا ولی سیانا
ملاں خشک کہے نہ جانے بہوتا نی ربانا۔

انوار المحسنین اشرف علی تھانوی

ایک دن حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات اولیاء کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ بصرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے لیئے آپ ہمت و توجہ بالھنی سے اس کو غرق ہونے سے بچا لیا تو یہ ہے مقرب بندوں کی قدرت باذن اللہ۔ سہ

ہر مشکل حل کرینداررب دا ولی پیارا۔
فیض ولی دا ملے نائیں ملاں خشک نکارا

Marfat.com

ہر جگہ تے ورد کرنید اغوث پاک گرامیں ۔

شفاعت نبی دسے منے نائیں ملاں خشک حرامیں

امداد المشتاق صفحہ ۴۴

میاں عظمۃ اللہ بن قاضی عماد فرماتے ہیں ۔ کہ

کان فی مدینۃ برھانپور رجل ذو مال من الھنود من عبدۃ النار ورا ہ منصلۃ ببدا ھنا۔

شہر برہان پور میں ایک مال دار آتش پرست ہندو رہتا تھا جس کا گھر ہمارے گھر کے متصل تھا ۔

وله اعتقاد تام فی حضرۃ الغوث الاعظم ونسب نفسہ الی نفسہ فی حضرتہ ۔

مگر وہ حضرت غوثِ پاک کا بہت معتقد تھا اور اپنے آپ کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا مرید کہتا تھا

وکان یعمل کل سنۃ انواعًا کثیرۃ مبنی الطعام اور ہر سال قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء فقرا کو کھلاتا اور مشعلوں کو روشن کرتا اور مجلس کو طرح طرح کی رسنیتوں اور خوشبو سے مزین و معطر کرتا

وکل ذلکَ فی محبّۃ الغوث الطیب

یہ سب کچھ غوث پاک کی محبت کی وجہ سے کرتا تھا

فلما توفی ذلکَ الرجل الھندی

جب وہ ہندو فوت ہوا تو ہندوؤں نے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے اُن پر

Marfat.com

بھی ڈالا اور اُس آدمی کو لکڑیوں پر رکھ کر آگ لگادی

فما اقرت القاہرۃ ولا نی شعرۃ من جسدہ لقدرۃ المنان

پس نہ جلایا اُسکو آگ نے ایک بال بھی جسم اُس کے کا قدرتِ خداوندی

سے سہ

غلام اک ہندو غوث ولی دا بزرگاں لکھ تبایا

بعد مرن دے اگ وچہ سٹیا اگ نہ اس جلایا

صدقہ غوث دا قدرت رب تھیں ایہا امن انانا

غلام غوث دا جنت جاسی ہوسن بہت سلاماں

فلما شاھدُ وھذہ الحالۃ ۔ پس جب کہ ہندوؤں نے یہ دیکھا تو آپس میں طرح طرح کے مشورے کرنے لگے

واتفقوا علی ان یلقوہ فی الماء الجاری ۔

آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ اسے جاری پانی میں ڈال دیا جائے جب اس کو پانی میں ڈال دیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام مہروان ہے اور خداوند کریم کے نزدیک، سعداللہ ہے۔

فخذہ وغسلہ وصلی علیہ صلاۃ الجنازۃ وادفنہ

پس اُسے پکڑ کر غسل دو اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دو

سہ

پھر ہندو آں نے پانی سٹیا پانی وچہ رہڑ جاوے

اک ولی نوں خواب اندر غوث پاک سناوے

Marfat.com

کرو دفن روحانی بیٹا دے کر غسل پیارا
سعد اللہ رب آکھے اسنوں مردا ہے جگ سارا

کیونکہ فان اللہ وعدنی لا احرق مریدک بالنار فی الدنیا والاخرۃ واختم فی الدنیا بحسن الخاتمۃ والحمد للہ علی ھذہ النعمۃ العظمیٰ

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مریدوں کو میں دنیا اور آخرت کی آگ میں نہ جلاؤں گا اور ان کا دنیا میں خاتمہ بالخیر کروں گا اس نعمت پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر ہے۔

وعدہ کیتا رب میرے نے میں تدھ آکھ سناواں
دینا اتے قیامت اندر غلام نہ تیرے جلاواں

رب دا شکر میں اس نعمت پر ہر دم کہواں زبانی
رہن محفوظ غلام اساڈے اندر دوہاں جہانی

تفریح الخاطر مترجم صفحہ ۴۲

Marfat.com

غوثِ پاک کا علم اور سخاوت

کہتے ہیں کہ ایک شہر میں ایک آدمی نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف سنی تو اسے آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا پس بغداد شریف میں آیا۔ فوقع طریقہ الی اصطبل۔ پس غوث پاک کے گھوڑوں کے اصطبل کو جانے والے راستے پر چلا گیا

فرای اربعین فرسًا بوطة لیس لھا نظیر وصر بطھا من الذھب والفضة

پس دیکھا کہ اس میں چالیس اعلیٰ قسم کے بے نظیر گھوڑے سونے اور چاندی کے گھونگھروں سے یعنی کلوں سے بندھے ہوئے ہیں جن کی جھولیں ریشم کی تھیں دل ہی دل میں خیال کیا کہ اولیاء اللہ دنیا کے طالب نہیں ہوتے فھذا الذی رایتہ لایوجد عند السلاطین وھذا یدل علی حب الدنیا

پس یہ ساز و ساماں جو میں نے دیکھا ہے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں اور یہ دنیا کی طلب و محبت ساز و ساماں حب دنیا پر دلالت کرتا ہے فضدت عقیدتہ فی حقہ ولم ینزل فی اللیلة وتنزل فی مکان عندہ جبل فاصابتہ مرض مھلک پس غوث پاک سے بدظن ہو گیا اور یکیہ میں نہ ٹھہرا بلکہ ایک دوسرے آدمی کے مکان میں قیام کیا پس پہنچی اسے ایک نہایت مرض حکیم اس کے علاج سے تھک گئے پس ایک حکیم نے کہا اس مرض کی کوئی دوا نہیں مگر اس صفت والے ۴۰

Marfat.com

گھوڑوں کے جگر جب تک نہ کھائے گا اچھا نہیں ہوگا لوگوں نے کہا اس صفت اور نسل کے گھوڑوں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کہیں سے نہ ملیں گے کہنے لگے ہم غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہو کر گھوڑوں کا سوال کرتے ہیں وہ کریم اور وہ سخی ہیں امید ہے کہ ہم خالی ہاتھ نہ لوٹیں گے لوگوں نے جا کر سوال کیا کہ ہمیں ایسی نسل کے گھوڑے عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ایک گھوڑا ان کو دے دو حتیٰ کہ چالیس گھوڑے اُن کے سوال پر آپ نے دے دیئے جب اللہ تعالیٰ نے مریض کو شفا بخشی تو سب آپ کے پاس شکریہ ادا کرنے کے لیئے آئے۔

پس فرمایا غوث پاک نے اُس مریض کو یہ گھوڑے جو تو نے دیکھے تھے میں نے تمہارے لیئے خریدے تھے۔

فانک لما خرجت من بیتک وقصدتنا محبۃ الینا

پس بے شک جب تو گھر سے نکلا اور قصد کیا ہماری محبت کا ہماری طرف

فعلمت انہ لیصیبک مرض مھلک لا دواء لہ الا اکل کبد اربعین

فرسًا موصوفۃ فاشتریتھم لاجلک میں مجھے معلوم ہو گیا کہ یہاں آکر تجھے

ایک ایسی مرض مہلک پہنچے گی جسکی دوا اس نسل کے چالیس گھوڑوں کے جگر کے علاوہ

اور کوئی شے نہیں ہے پس خرید لیئے میں نے اُس وقت سے

جدم گھر تھیں نکلیا ہے ساں جب آسا ڈی یاروں

پہنچے تینوں مرض اک مہلک دسیا اُس نوں پیاروں

اُس وقت دے ایہہ سب گھوڑے اساں خریدوے سارے

جگر انہاں تھیں صحت ہووے گی تینوں دسیا پیارے

Marfat.com

پھر جب تُو اصطبل سے گزرا گھوڑوں کے کھونٹوں اور جلوں کو دیکھا تو بدظن ہوکر دوسرے مکان میں جاکر قیام کیا۔

فنزل بک مانزل پھر تجھے جو تقدیر میں لکھا تھا پہنچا یہ سن کر اُس آدمی نے فتاب ذلک الرجل واستغفر وصحح عقیدتہ بس توبہ کی اور معافی مانگی۔

سو تک کے گھوڑے حق اساڈے سے بدظن سی دل پایا۔

ایسے خاطر مکان دے جے وچہ جاکر ڈیرا لایا۔

سن کے علم غوث جلی دا خوف دل وچہ پایا۔

بنیا خادم معافی منگے توبہ دے دل آیا۔

پھر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گھوڑوں کی کھونٹیں اور جلیں حکیم کو دے دو۔

معلوم ہوا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہر ایک چیز کو پوشیدہ جانتے ہیں اسی لیئے تو وہ سنتے ہی توبہ کرنے سے معافی مانگنے لگا مگر آج کل کئی ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب نہیں مانتے برے عقیدیوں توبہ کیتی سنکے علم ولی دا۔

ملاں خشک نہ منے ہرگز علم غیب نبی دا

تفریح الخاطر مترجم صفحہ ۱۱۲

Marfat.com

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لینے سے مشکل حل ہو جاتی ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ بغداد شریف کا ایک عالم فاضل نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد اپنے شاگردوں کے ساتھ

لاموات وقرأۃ الفاتحہ لھم فرای الطریق حیۃ سوداء فقتلھا بعصا فی یدہٖ۔

قبروں کی زیارت اور قبروں والوں کے لیئے فاتحہ خوانی کرنے کے لیئے گئے راستہ میں اس نے ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اپنے عصا سے اسے مار ڈالا تھوڑی دیر کے بعد اسے ایک بہت بڑے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا اور یک لخت اپنے شاگردوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ فتحیرت تلامذتہ یہ دیکھ کر اس کے شاگرد حیران ہو گئے ولبث ساعۃ ہاہُ آتیا۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا استاد عمدہ لباس پہنے ہوئے آرہا ہے آگے بڑھ کر استقبال کیا فسالوہ عن حالہٖ وعن لباسہٖ پس حال اور لباس کے متعلق دریافت تو استاد صاحب فرمانے لگے جب مجھ پر غبار چھایا تو جن مجھے پکڑ کر ایک جزیرہ میں سے گئے پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے فرایتہ قائمًا علی سریر وبیدہ سیف مسلول وقدمہ شاب میت مقتول۔ پس دیکھا میں نے کہ وہ ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لیئے

Marfat.com

تخت پر کھڑا ہے اور اُس کے سامنے ایاب نوجوان مقتول پڑا ہے جس کا سر زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے۔

نسأل علی فقال من ھذا قالوا ھذہٖ قاتل ھذا الشاب

پس اُس نے اپنے خادموں سے میرے متعلق سوال کیا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا یہی قاتل ہے اُس نوجوان کا

فنظر اِنّی مغضبا فقال یا استاذ البلد لم قتلت ھذا الشاب بلا موجب۔ پس دیکھا اُس نے میری طرف غصّے کی حالت میں کہا اے شہر کے استاد تونے اس نوجوان کو ناحق کیوں قتل کر دیا ہے فانکرت فقلت حاش للّٰہ انا ما قتلہ وھو یفترون میں نے انکار کیا اور کہا خدا کی قسم میں نے اسے نہیں قتل کیا آپ کے خادموں نے مجھ پر افترا باندھا ہے اُس کے خادموں نے کہا کہ اس کے قاتل ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے وہ خون سے لتھڑی ہوئی ہے

جب عصاء دیکھا تو واقعی خون لگا ہوا تھا مجھ سے اُس خون کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا اس عصاء سے تو میں نے ایک سانپ کو مارا ہے اور یہ اُس کا خون ہے بادشاہ نے کہا او جاہل وہ سانپ ہی میرا بیٹا تھا جسے تونے مار ڈالا یہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا پھر قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقراری ہے تم اس کے قتل کا حکم دے دو قاضی نے میرے قتل کا حکم دے دیا بادشاہ تلوار کو ہاتھ میں پکڑ کر مجھ پر وار کرنے لگا

فالتجات فی قلبی و استمدت من شیخی واستاذی حضرۃ الغوث

Marfat.com

پس میں نے اپنے دل میں اپنے شیخ اور استاد حضرت غوثِ پاک
کی طرف توجہ کی اور مدد مانگی

فظَهَرَ فی الفور رجل نورانیتی پس ظاہر ہوا ایک آدمی نورانی اُسی
وقت فقال لا تقتل هذا الرجل فانه من مریدی الغوث سلطان
الاولیاء الشیخ السید عبد القادر الگیلانی رضی الله عنه فان
عاتبك لسببة فما جوابك لحضرته پس کہا اُس نے بادشاہ کو اس آدمی
کو قتل نہ کیجو یہ تو سلطان الاولیاء شیخ عبدالقادر گیلانی حضرت غوثِ اعظم کا
مرید ہے اگر غوث پاک نے اس کے سبب تم پر عتاب فرمایا تو تم کیا جواب دو گے
پس حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نام مبارک سنتے ہی اُس نے تلوار ہاتھ
سے ڈال دی۔

وقال یا استاذ العلم لتاری بحضرة الغوث عفوت عنك من
قتل والدی فکن اماما وصلی صلاة الجنازه علیه
وادع له بالمغفرة

اور مجھے کہا اے شہری استاد جو تعظیم حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ
عنہ، کی میرے دل میں ہے اُسکی خاطر میں نے تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف کیا اب
تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کے لیئے مغفرت کی دعا مانگو اور پھر وہ
مولوی صاحب یوں بولا۔

نام سنیا جد غوث دلی دا قتلوں رخصت ہو گئی
حل مشکل ہو جاندی ہر جا جدوں غوث پکارے کوئی

Marfat.com

ہر مشکل دی گھاٹی اندر مدد آپ کرنیدے
منکر ولیاں دے بے ادبی تھیں ہرگز نہیں منیدے
کیا کیا صفت سرکار میراں دی عبدالستار سناوے
اوڑک ایہو جو منکر اس دا کافر دوزخ جاوے

پھر بادشاہ نے مجھے یہ خلعت پہنا کر ان جنوں کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں سے گئے تھے اور وہ مجھے اس مکان میں چھوڑ کر میری نظر سے غائب ہو گئے۔

تفریح الخاطر مترجم صفحہ ۷۶
مجموعہ اشعار مولوی عبدالستار صفحہ ۱۳۴

Marfat.com

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندہ کو مردہ کر دیا

ایک دفعہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بازار میں منیاری کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے شہر کے بعض لوگوں نے آپ کے متعلق فاسد ارادے کیئے کہ آج حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امتحان لینا چاہیے چنانچہ انہوں نے ایک لڑکے زندہ کو چارپائی پر ڈال کر جنازے گاہ کی طرف لے چلے حضرت غوث پاک بھی اُن کے ساتھ ہولئے کو لے کر ہو گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا حضور اس کا جنازہ پڑھا دو یہ ان کا مکر تھا کہ بعد میں ہم مخول کریں گے کہ آپ کو کہتے ہیں تم لوگ میرے سامنے شیشے کی مانند ہو میں تمہارے ظاہر کو بھی دیکھتا ہوں اور باطن کو بھی

انتم بین یدی کا القواہ بدیری مَا فِی بواطنکم ظواھرکم

ان لوگوں کو آپ کی شان معلوم نہ تھی کہ رب تعالیٰ جل شانہ، غوث پاک کی ہر بات مانتا ہے آخر آپ نے جانماز پر قدم مبارک رکھ دیا اور لڑکے کے والد سے جنازہ پڑھانے کی اجازت طلب کی اُس نے تین دفعہ اجازت دے دی غوث پاک نے نیت باندھ کر اللہ اکبر کہا تو۔

سہ نیت دی تکبیر اوہناں نے کناں تے ہتھ دھریا۔
اللہ اکبر جدوں سنایا اوہ لڑکا جیوں مریا۔

Marfat.com

جب غوثِ پاک نے سلام پھیرا تو وہ لوگ کہنے لگے یا غوثِ اعظم آپ نے زندے کا جنازہ پڑھ لیا ہم نے مخول کیا تھا کہ آپ کو معلوم ہوتا ہے یا نہیں یہ لڑکا ہم نے زندہ چارپائی مرڈالا ہے یہ سنتے ہی غوثِ پاک نے جلال میں آکر فرمایا دیکھو اسے جیسے تم نے مکر کر کے لٹایا تھا ویسے ہی اٹھالو۔

نال جلالت غوث میراں نے اُس ویلے فرمایا۔

ویکھو کھاں اُس لڑکے تائیں مکروں جویں سُلایا

جب انہوں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو وہ لڑکا واقعہ ہی مر چکا تھا تب وہ لوگ حیران ہوئے غوثِ پاک نے غصے میں آکر فرمایا جسکو رب تعالیٰ جل شانہٗ مارتا ہے وہ قیامت کے روز قبر سے اٹھے گا۔ مگر اسکو غوث نے مارا ہے خدا کی قسم خدا اس کو قیامت کو بھی قبر سے نہیں اٹھائے گا۔

نال غصے دے غوث الاعظم سخن جلال سنائے۔

اس نوں روز قیامت والے کدی نہ رب اٹھائے۔

اس دا ایسا اساں جنازہ پڑھ چھڈیاں تکبیراں

قبر قیامت وچہ عدالت نہ اُٹھ ملسی ویراں

معلوم ہوا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت بڑی شان ہے مگر گستاخ لوگ نہیں جانتے۔

بے ادباں نوں شان ولی دا ہرگز معالم نائیں۔

روز قیامت بے ادباں نوں پچھے گا رب سائیں۔

عبدالرسول نمانے اُتے نظر کرم دی پانا

خادم اوگنہار سے تائیں رب سہیں جا بخشانا

Marfat.com

بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۴ قصص المحسنین مولوی عبدالرحمن دردصفحہ ۳۶

حضرت غوثِ اعظم مردے کو زندہ کر سکتے ہیں

شیخ ابوالعباس احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ توفی احد خدام الغوث الاعظم حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خادم فوت ہوگیا

وجاءت زوجتہ الی الغوث فتضرعت وابتجارت الیہ وطلبت حیاۃ زوجہا اور اُسکی بیوی حضرت غوثِ اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئی لپس آہ وزاری سے اپنے خاوند کے زندہ ہونے کی التجا کی حضرت غوث پاک نے مراقبہ کیا پس دیکھا کہ اُس روز ملک الموت نے جتنی ارواح قبض کی تھیں وہ ان کو آسمان کی طرف لے جا رہا ہے پس آپ نے فرمایا۔

یا ملک الموت قف واعطنی روح خادمی فلان وسما ہ

یا اسمہ

اے ملک الموت ٹھہر جا اور میرے فلاں خادم کی روح مجھے واپس کر دے سہ ٹھہر جا ملک الموت فرشتے غوث پاک سنایا۔

دے جا روح خادم میرے دی جوتوں کڈھ لیایا

ملک الموت نے کہا انی اقبض الارواح بامر الٰہی ۔ میں ارواح کو حکم الٰہی

Marfat.com

سے قبض کرتے اُس کی درگاہ میں پیش کرتا ہوں

کیف یمکنی ان اعطیک روح الذی قبضۃ بامرِ ربی

یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں اُس شخص کی روح آپ کو دے دوں جسکو میں خدا کے حکم سے قبض کر چکا ہوں آپ نے دوبارہ کہا مگر وہ نہ مانا۔

سہ۔ کہیا عزرائیل فرشتے غوث پاک جیلانی۔

کہتا روح قبض میں اُس دا پاکر حکم رحمانی

والپس روح کراں کس لئی میں حکم خدا تھیں آندا

غوثِ اعظم پھیر دوبارہ اُسنوں حکم سُنا ندا

ملک الموت کے نہ ماننے پر غوثِ پاک کی محبوبیت جوش میں آگئی اور ملک الموت کے ہاتھ سے ٹوکری روحوں والی چھین لی۔

فتفرقت الارواح وہ رجعت الی ابدانہا۔ تو روحیں نکل کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو گئیں۔

ساتھ عزرائیل فرشتے جو ٹوکری روحانوالی

ہتھوں اُسدے چھین لئی پھر غوث اعظم عالی

نکل روحاں پھر اُسدے وچوں چلیاں مار اڈاری

روح خادم دی وچے آہی آگئی بدن دوبارہ

پس ملک الموت نے اپنے رب سے مناجات کی کہ اے مولا تو جانتا ہے جو میرے اور تیرے محبوب عبدالقادر کے درمیان تکرار ہوا جو روحیں میں نے قبض کی تھیں تمہارے محبوب نے مجھ سے چھین لی ہیں۔

Marfat.com

مخاطبہُ الحق جل جلالہ یاملک الموت ان الغوث الاعظم محبوبی ومطلوبی لم لا اعطیتہ روح خادمہ

حق تعالیٰ نے فرمایا اے ملک الموت بے شک غوث الاعظم میرا محبوب اور مطلوب ہے تو نے اسے اُس کے خادم کی روح واپس کیوں نہ دی اگر ایک روح واپس دے دیتے تو ایک روح کی وجہ سے کئی روحیں اپنے ہاتھ سے نہ دے دیتے اور نہ پچھتاتے

غوث اعظم محبوب میرا سی آیا حکم ربانا
دے دیندا روح خادم اونہاں ہن کس کم پچھتانا۔

معلوم ہوا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے

رکھیں خادم عمراں ساری میں نمانے تائیں۔
عبدالرسول نکارا ہر دم عرض کرے رب سائیں۔

تفریح الخاطر مترجم صفحہ ۴۰

Marfat.com

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

ایک دفعہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ معراج پاک کا وعظ فرما رہے تھے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پاک پر تشریف لے گئے اور ایک ہی رات میں بلکہ رات کے تھوڑے ہی حصّہ میں مکہ پاک سے بیت المقدس اور بیت المقدس سدرۃ المنتہیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ سے لامکان تک اور لامکان میں رب قدیر کا دیدار پاک اور انعام واکرام حاصل کر کے جنت و دوزخ کا ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لائے جب تشریف لائے جب تشریف لائے تو بستر پاک گرم اور دروازے کی زنجیر حرکت کر رہی تھی وہاں پر وعظ میں ایک منکر معراج بھی بیٹھا تھا واقعہ معراج سنتے ہی وہ کہنے لگا یہ سب جھوٹ ہے عقل سے باہر باتیں ہی نہیں مانتا یہ کہہ کر مسجد سے باہر نکل گیا اور بازار سے ایک مچھلی زندہ خریدی اور گھر میں اپنی بیوی سے کہا کہ اس مچھلی کو جلدی سے پکاؤ اور میں دریا سے غسل کر کے آتا ہوں بیوی اسکی سوت کی پونی کات رہی تھی اس نے کہا تھوڑی سی پونی میری باقی ہے پوری کر کے پکاتی ہوں جب وہ منکر معراج پاک غسل کرنے کو دریا پر گیا اور اپنے کپڑے اتار کر کنارے دریا پر رکھ کر غسل کرنے لگا جب غوطہ لگا کر سر اٹھایا تو دوسرا کنارہ دریا کا نظر آیا اور کپڑے بھی غائب اپنے آپ کو دیکھا تو ایک عورت کی شکل میں پایا حیران ہو کر کہنے لگا یہ کیا کیا معاملہ ہے نہ وہ دریا کا کنارہ ہے اور نہ کپڑے ہیں نہ میری مرد کی صورت

Marfat.com

ہے نہایت حیران و پریشان تھا اور بسبب شرم برہنگی کے ایک درخت کی آڑ میں
بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں ایک جوان گھوڑے پر سوار اُس کے پاس آپہنچا دیکھا کہ ایک
عورت بہت خوبصورت برہنہ بیٹھی ہے اپنی چادر اُسکو دی اور پھر گھوڑے پر
سوار کر کے گھر لایا اور اُس کے ساتھ نکاح کیا بارہ برس اُس جوان کے پاس رہی
سات لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں پھر ایک روز یہی عورت ہمسایہ کی عورتوں کے
ساتھ دریا میں نہانے کو آئی اور غسل کرنے میں مشغول ہوئی جب غوطہ لگا کے سر کو
اٹھایا تو وہی اپنے شہر کے دریا کا کنارہ نظر آیا تو کپڑے بھی اُسی مقام پر موجود ہیں
اور وہی وقت ہے اور جو لوگ اُس وقت کنارے پر غسل کرتے تھے سب غسل کر رہے
ہیں اپنے آپ کو دیکھا تو اصلی صورت مرد کی حیرت ہوئی دریا سے باہر نکل کر وہی اپنے
کپڑے پہنے جب گھر آیا تو دیکھا کہ مچھلی زندہ تڑپ رہی ہے اور اُسکی عورت وہی پونی
کات رہی ہے تب اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب تک مچھلی کیوں نہ پکائی اتنی دیر کیوں
کی عورت نے کہا اللہ کے بندے ابھی تک تو آپ نے مجھے مچھلی لا کر دی ہے ایک گھڑی
بھی نہیں گزری بھلا اتنی جلدی مچھلی میں کس طرح پکاتی یہاں پر وہ کہنے لگا کہ تم کہتی ہو
اتنی جلدی میں تو وہاں پر بارہ برس عورت بن کر رہا ہوں اور سات لڑکے چار لڑکیاں
مجھ سے پیدا ہوئے ہیں اور پھر یوں کہا۔

سہ باراں سال میں رہ کرا و تھے آتناں وقت لنگایا۔
سرت لڑکے تے چار لڑکیاں ہیں منکرا و تھے آیا۔

اور پھر اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ اب مجھے مسئلہ سمجھ میں آگیا وہ کہنے لگی کہ
وہ مسئلہ کیا ہے تو اُس نے جواب دیا کہ میں نے پیران پیر دست گیر حضرت غوث اعظم

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنکر حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج پاک کا انکار کیا تھا کہ اتنی جلدی حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کچھ دیکھ واپس نہیں آسکتے اب مجھے اس واقعہ سے یقین ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم ضرور معراج پاک رات کو تھوڑے ہی حصہ میں کرکے واپس تشریف لائے ہیں اور پھر یوں کہا۔

سچ بیان تے سچ سب کچھ ہے جو میراں فرمایا۔

ست آسمانا تے عرش و کرسی دیکھ محمدؐ آیا

اور میں نے رسول پاک کے معراج شریف کے معجزے کو جھوٹا کہا تھا اسی کی سزا پائی اب مجھے جاکر حضرت غوثِ پاک کے دستِ مبارک پر توبہ کرنی چاہیئے یہ کہہ کر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا دیکھتا کیا ہے کہ حضرت غوث پاک نے معراج کا ہی ذکر فرما رہے ہیں کہ لوگو!

حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں پر جاکر عرش و کرسی جنت و دوزخ اور وہاں کے عجائبات رات کے تھوڑے ہی حصہ میں دیکھ کر واپس یوں تشریف لائے کہ آپ کا بستر مبارک گرم تھا اور دروازے کی زنجیر حرکت کر رہی تھی۔ ؎

دروازے دی کنڈی ہلدی بستر گرم آپایا

عرش و کرسی دیکھ محمد پل وچہ واپس آیا۔

یہ سنتے ہی وہ شخص پکار کر کہنے لگا کہ یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج پاک

Marfat.com

کا انکار کیا اور اس کی سزا پائی اب تو یہ کرتا ہوں بعض نے لکھا ہے کہ وہ یہودی تھا کلمہ طیب پڑھ کر مسلمان ہو گیا

جب حاضرین مجلس نے پوچھا تو اس نے سارا واقعہ بتا دیا لوگ خوش ہوئے اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت سب پر ظاہر ہوئی ۔

(مجموعہ مولود شریف صفحہ ۵۰)

حضرت غوث پاک نے اپنے مرید کا لڑکا شیر سے بچا لیا

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید تھا جو کہ بہت بڑا معتقد تھا ایک دفعہ عرض کی حضور کبھی غلام کے گھر بھی تشریف لائیں آپ نے فرمایا میرے شیر کی خوراک روزانہ ایک آدمی ہے اگر تم میرے شیر کی خوراک دے سکتے ہو تو میں آجاؤں گا حضور غلام آپ کے شیر کی خوراک بھی دے گا۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکی عرض مان کر اس کے گھر تشریف لائے اور اپنے شیر کو ایک کمرے میں بند کر دیا جب رات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے میرے غلام میرے شیر کو بھی اسکی خوراک دینی ہو گی۔ غلام نے عرض کی حضور بہت اچھا اس آدمی کا ایک لڑکا تھا جو کہ ابھی بچہ ہی تھا اپنے لڑکے کو اٹھایا اور شیر کے کمرے میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا جب شیر نے بچے پر حملہ کیا تو حضرت غوث پاک

Marfat.com

شیر کے سامنے آگئے ساری رات اسی طرح ہوتا رہا جب صبح ہوئی تو لوگوں کو پتہ چلا لوگ اس آدمی کے پاس آئے اور کہنے لگے تمہارا ایک ہی بچہ تھا وہی بھی اپنے پیر کے شیر کو کھلا دیا۔

حضور غوث پاک نے بھی ان کا مشورہ سنا اُن کو بلا کر کہا تم لوگ کیا بات کر رہے ہو ان لوگوں نے عرض کی حضور آپ کے غلام کا ایک ہی لڑکا تھا وہ بھی آپ کا شیر کھا گیا۔

یہاں پر آپ نے فرمایا چلو دیکھتے ہیں کیا شیر نے کھایا ہے یا نہیں جب شیر کا کمرہ کھولا تو دیکھا بچہ کھیل رہا ہے اور شیر ایک کونے میں بیٹھا ہے حضرت غوث پاک نے فرمایا اور شیر تم نے اپنی خوراک کھائی کیوں نہیں شیر نے عرض کی حضور جب بھی میں اس پر حملہ کرتا تھا۔ سامنے آپ کھڑے ہوتے تھے جناب میں اس کو کیسے کھا لیتا یہ سن کر غلام اپنے پیر کی شان میں یوں کہنے لگا۔

سہ۔ چک بچہ میں اپنا آپے شیر آگے آ پایا۔
پیر میرے نے کرم کما کر بچہ آپ بچایا۔
سب غلاماں پر کرم کما دے غوث پاک پیارا
فیض غوث دے منے نائیں ملاں خشک نکارا
منکر غوث دے بے نورے تے کندی بوہتی والے
کی جواب خدانوں دیسن روز قیامت والے

غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
ان میدی علی صریمی کما سماءَ علی الارض۔

Marfat.com

بے شک میں اپنے مریدوں پر اس طرح چھایا ہوا ہوں جس طرح آسمان زمین پر چھایا ہوا ہے معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدوں کا ہر وقت خیال اور دھیان رکھتے ہیں۔

کراں دعا میں ہر دم اہو یا رب خالق سائیں۔
عبدالرسول عاجز نوں ربا خادم غوث بنائیں
بے ادباں تھیں ہر مومن نوں رکھیں آپ بچائیں۔
تاں پھر روز قیامت والے ہووے نہ رسوائی

(سوانحعمری غوثِ اعظم صفحہ ۱۸۵)

ایک اور واقعہ ملاحظہ کریں

یہ واقعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک آدمی غوثِ اعظم کا غلام تھا اُس نے عرض کی حضور ہماری دعوت بھی قبول فرما کر ہمارے گھر میں بھی تشریف لائیں عین نوازش ہوگی اپنے فرمایا میں آؤں تو جاؤں گا مگر میرے شیر کی خوراک روزانہ ایک آدمی ہے اس غلام نے عرض کی حضور سات دن

Marfat.com

ہمارے گھر آپ کی دعوت ہوگی چنانچہ آپ اُس کے گھر تشریف لائے اور پھر اُس غلام نے آپکی بھی بہت خدمت کی اور آپ کے شیر کی خوراک بھی یوں دی کہ اُس کے چھ لڑکے تھے ایک۔ ایک کرکے چھ روز شیر کے کمرے میں داخل کرکے دروازہ بند کردیتا اور شیر روزانہ ان کا خون پیتا رہا ساتویں روز اُس کی اپنی باری تھی تو غوثِ اعظم نے اُسکی طرف دیکھ کر دجدانہ حالت میں فرمایا تم عشق میں سچے ہو تمہارے عشق کا اِمتحان ہوگیا اب جاؤ شیر کا کمرہ کھول کر باری باری اپنے لڑکوں کا نام لے کر بلاؤ۔

اِنشاء اللہ زندہ ہونگے یہ فرمان سنتے ہی آپ کا غلام سچا عاشق گیا اور شیر کا کمرہ کھول کر ترتیب سے بیٹوں کے نام لے کر بلایا تو پھر

س۔ چھ لڑکے سی اُس بندے دے کھاہدے شیر پیر اندے
لے کر نام بُلایا جسدم ہوگئے کرم میراں دے

یعنی تمام زِندہ ہوگئے اور پھر کوئی قطب ہوا اور کوئی ولی ہوا یہ دیکھ کر آپ کا غلام کہنے لگا یہ تمام کرم میرے پیر غوث ولی کا ہے۔

س کوئی قطب کوئی ولی نبیا صدقہ غوث جلی دا
تیراں نوں اوہ تک تک کہندا ایہہ صدقہ غوثؒ ولی دا

معلوم ہوا کہ جو بات غوثِ پاکؒ زبان مبارک سے نکال دیں۔ رب تعالیٰ جلّ شانہٗ فوراً پوری کردی۔ اور پھر آپ غلاموں کی ہر بات کو جانتے ہیں اس لیئے آپ کا فرمان ہے۔

انتم بین یدی کالقوارہ یرمانی بوالھنکم وظواھرکم

Marfat.com

۵۔ شیشے دانگوں سامنے میرے رہندے تُسی جے سارے
دیکھاں باطن ظاہر تُساندا آکھیا غوثؒ پیارے

(بہجۃ الاسرار ص ۲۴)

Marfat.com

اہلِ تصوف حضرات کیلئے عظیم تحفہ

تفسیر ابنِ عربی

مؤلف

شیخ اکبر محی الدین ابن العربی

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

Marfat.com

نشری تقریروں کا مجموعہ

سیّد محمد ہاشمی میاں آف انڈیا

کی

تقریریں

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

Marfat.com

ابتلائے انبیاء کے دردناک واقعات
واقعۂ کربلا کے مستند تاریخ

روضۃ الشہداء

اردو ترجمہ

ملا حسین کاشفی رح

ترجمہ

علامہ ضیائی چشتی

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

Marfat.com

کلام الامام امام الکلام

مراٰۃ العارفین

از

جگر گوشۂ بتول، نواسۂ رسول

امام عالی مقام حضرت امام

حسین علیہ السلام

ترجمہ

علامہ صائمہ چشتی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

شہبازِ خطابت
صاحبزادہ سید
شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی افتخار حسن زیدی
تقریر

مرتب
محمد لطیف ساجد

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

Marfat.com

بے مثال تفسیر قرآن کا اُردو ترجمہ

تفسیر خازن

امام الائمہ العلام نام الشریعت حضرت علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی خازن

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

Marfat.com

دنیائے عظیم تفسیر کا اوّلین اُردو ترجمہ

تفسیر کبیر

مؤلف
سید المفسرین امام فخر الدّین رازی
مترجم
علّامہ صائم چشتی

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

Marfat.com

اہلِ محبت اہلِ علم حضرات کے لئے نادرِ روزگار تحفہ

دنیا کی عظیم تفسیر کا اُردو ترجمہ

تفسیر معالم التنزیل بغوی

مؤلف

مفسرِ عظیم امام اہلسنّت محی السنہ ابی محمد حسین فراء بغوی

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

Marfat.com

علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے نعتوں کے کیف آور مجموعے

اردو پنجابی نعتوں کا مجموعہ

ارمغان مدینہ

اردو پنجابی نعتوں کا مجموعہ

حسنِ کائنات

پنجابی نعتوں کا مجموعہ

رحمت دا خزانہ

خزینۂ علم و ادب

الکریم مارکیٹ اُردو بازار - لاہور ۷۳۱۴۱۶۹

جشتی کتب خانہ جھنگ بازار ارشد مارکیٹ فیصل آباد

Marfat.com